UnEven Page Numbers within the book only

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224032
UNIVERSAL LIBRARY

رجسٹرڈ نمبر ۴۸۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست　　غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست
آزادہ دلان اسیر دام دگرند　　بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیّر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ۔ لکھنؤ

باہتمام
حامد حسن علوی منیجر

قیمت سالانہ قسم اعلیٰ ۲/
قیمت سالانہ قسم دوم ۱/۸
قیمت فی پرچہ قسم اعلیٰ ۱۰/
قیمت فی پرچہ قسم دوم ۸/

نیّر پریس پاٹانالہ لکھنؤ مین طبع ہوا

(کتبہ سیّد محمد نواب معکوس نویس لکھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

جلد ۱	یکم اگست ۱۹۲۱ء	نمبر ۸

(۱) اردو نظم کا پہلا مدون
جناب احسن مارہروی ۱

(۲) وما علینا الا البلاغ المبین
جناب الفت علی صاحب ایٹھوی ۹

(۳) جوابات امور مشورہ طلب
جناب اولاد حسین صاحب شادان

(۴) امور مشورہ طلب
اڈیٹر ۱۵

(۵) اودھ پنچ کی بہترین مضامین کا انتخاب
ماخوذ از اودھ پنچ ۱۶

(۶) روح سخن
جناب باسط بسوانی - جناب ثمر بسوانی
جناب جلیل - جناب جگر - جناب حسین
جناب خلیل جناب دل - لسان الملک
حضرت ریاض جناب ساقی جناب شاد
جناب ضبط جناب فصاحت جناب نفضا
جناب قمر جناب نوازش جناب نور ۲۹

نور اللغات ۱۱۳/۱۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۲ جلد ۱ یکم اگست سنہ ۱۹۲۱ء

اُردو نظم کا پہلا مدوّن

جس طرح کہ مرزا صائب نے ہابیل و قابیل کے واقعے کی بدولت حضرت [illegible] رمانتے ہوئے کہا ہے ؎

اوّل کسے شعر گفت آدم صفی اللہ بود طبع موزون حجت فرزندی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ ولی سے پہلے نہ صرف ریختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پزیر ہو چکے تھے، مگر یہ بات صرف تاریخی لحاظ سے ایک خانہ پری ہوسکتی ہے ورنہ فی الحقیقتہ جس مذاق، جس رنگ اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھ اس وقت اُردو شاعری رائج ہو رہی ہے اُس کا رہنما و پیش رو صحیح مفہوم مین اگر کوئی ہوسکتا ہے تو وہ صرف ولی کی ذات ہے قطب شاہی سلاطین کے جن تین دیوانون کی شہرت ہر اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدرآباد دکن مین بتایا جاتا ہے مگر اُن کا انداز بیان اور طریقۂ نظم و زبان دکنی ہونے کے سوا اس قدر نامانوس اور غیر مطبوع ہے

کہ اگر اُن تمام دواوین کا تصفح کیا جائے تو اُن تینوں دیوانوں سے بمشکل شاید ایک جزو ایسا انتخاب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہلِ دہلی و لکھنؤ بے تکلف سمجھ سکیں گے بلکہ دکنی مخلوق بھی اٹک اٹک کر مطلب بیان کر سکے گی۔ برخلاف اس کے ولی کا تمام سرمایۂ نظم بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک اُردو کے لیے مایۂ نازو افتخار ہے۔ ولی نے اپنے دیوان مین متعدد مقام پر اس کا احساس کیا ہے کہ مین ریختہ گوئی کا موجد ہون۔ اس دعوی کے ثبوت مین اُن کے کلام کو بالاستیعاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی قابلِ ترک روش کو چھوڑتے گئے ہین اور اس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا مصلحِ زبان ہونا بھی مسلّم ہوتا ہے۔

ان سب باتون سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے مسابقت کے لیے اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینون مین ہون نہ عام دسترس کے سفینون مین ایک فعل عبث ہے اور ایسے وجودِ موہوم و مجہول کو معلوم و معروف سمجھنا دعوی بے دلیل ہے۔ لہذا قطب شاہ ظلّ اللہ۔ اور عبد اللہ قطب شاہ کو پہلا مدوّن اُردو کہنا گویا عنقا کے وجود کا ماننا اور سیمرغ و ہما کی استخوان بندی کرنا ہے جس کی وقعت کوہ کندن و کاہ بر آوردن سے زیادہ نہین۔

جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جائے تو اُس مین آغازِ کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آئے گا۔ اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھ معلوم نہین ہوتی کہ اوّل اوّل الفاظ کی نامربوطی۔ تراکیب کی قلت۔ اور بندشون کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہین ہونے دیتی جن پر مشاقی کے بعد عبور رہتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ بہرام گور۔ عباس مروزی، یعقوب صفّار غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو د غلطان غلطان ہی رودتا لب گور لنگی طرح قدم اٹھائے ہین، اردو بھی اس سنّت شاعری کو واجبات سے کیون نہ سمجھتی ملک الشعرا نصرتی یا ہاشمی کے اندازِ کلام مین بھی یہ تو نظر آتا ہے۔ اس لحاظ سے اتنی بات البتہ ماننی پڑے گی کہ ولی سے پہلے اردو نے اچھی خاصی نشو و نما پالی تھی اور جس وقت، کہ ولی کی

ریختہ گوئی کا زمانہ تھا اُس وقت الفاظ تراکیب، اور بندشون کا کافی سرمایہ موجود ہو چکا تھا - اور جذبات وخیالات کے ساتھ طرز گفتار اور اسالیب بیان کے عنوانات بھی قایم ہو چکے تھے -

ولی کو خسرو یا سعدی دکنی وغیرہ کی طرح صنعت تلمع کا خیال بھی نہین آیا اُن کی ٹکسال مین ایسے کھرے اور کامل العیار سکے ڈہالے گئے ہین جن کے سانچون مین آج تک وقت و عہد کے تغیر سنین کے سوا کوئی کھوٹ کسر نہین جس ترتیب کی لڑی مین وہ موتی پروئے گئے تھے وہی تسلسل اس دور مین بھی جاری ہے اسی تنظیم و تدوین کی وجہ سے بلا تامل ولی کو اردو نظم کا پہلا مدون ماننا پڑتا ہے -

پیرس ... لکھنؤ یا بمبئی کے جن جن مطابع مین ان کا چیدہ جزوی دیوان چھپا ہے قلمی دیوانون سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ بعض معمولی کمی و بیشی اور اختلاف کے سوا یہی ولی کی ساری کرامات ہے - مگر اصناف سخن کے لحاظ سے جو کچھ اس مین موجود ہے وہ بجائے خود مکمل ہے - غزلین تمام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہین - اسی طرح مستزاد - قصائد - قطعات - رباعیات ترجیع ترکیب بند، مثنوی غرض کہ ہر رنگ کی سخن آفرینی کافی تعداد مین نظر افروز ہے -

بیجا یا ناموزون نہ ہو گا اگر اُس نقد سخن کے چند سکے بطور نمونہ پیش کئے جائین جن کو نقادان سخن نے اپنی رائج الوقت ٹکسالون مین ڈھالا ہے - ان نمونون مین پہلے ۳ قطب شاہی حکمرانون کے اشعار لکھکر مذکورہ بالا دعوی کو ثابت کیا جاتا ہے کہ اس زبان کو موجودہ اُردو کا پیش رو نہین کہا جا سکتا

(۱) محمد قلی قطب شاہ - بانی شہر حیدر آباد دکن جن کا تخلص فارسی مین قطب شاہ اور ریختے مین معانی تھا - ۱۰۲۰ ہجری مین وفات پائی

دلا نانگ خدا کن کہ خدا کام دوے گا　　تمن کے مراداں کے بھرے جام دوے گا

(کہنے)　　(دے)　　(تمھارے)

تجھ عاشقاں مین ہوتا جنگ جدل سون　　ہے شرع احمدی تجھ انصاف کر خدارا

نبی کی دعا تھی برس گانٹھ پایا　　خوشیان کی خبر کے دمامے بجایا

دکھا ہون پینا کہ مے خانے کا ہوا دربار — کرون گا شکر گزارون کا سود دوگانہ نماز
(دیکھا) (خواب)

کرتے ہین دعوے شعر کے سب ہی پی طبع سون — بخشا نصیب شعر معانی کے تئین خدا

(۲) سلطان محمد قطب شاہ برادر زادہ و داماد محمد قلی مذکور المتوفی ۱۰۳۵ہجری

بکر بد عید آیا سب صلوات بر محمد — آنند علم آیا صلوات بر محمد

سکھی تو مہر کھڑی مجھ پر نہ کر غیظ — محبت پر نظر رکھ بسر غیظ

دو لب ترے رنگیلے یاقوت دوئے رنگ — ہے ہبھیا رنگ عقیقان رنگین ہے چمن مین

پھول بن خ یار خوشش نہ دیسے — بن مد پھلے جھاڑ خوشش نہ دیسے
(پھول) (نظر آئے) (درخت)

گشت چمن و ہوائے کلیان — بن پیالہ کنار خوشش نہ دیسے

(۳) سلطان عبداللہ قطب شاہ فرزند محمد قطب شاہ مذکورۃ الصدر المتوفی ۔ ۱۰۸۳ھ مقطع مین عبداللہ منظوم ہوتا تھا ۔

جو کچھ راز پردے مین غیب کے ہین — سو مخفی نہین اُس پہ ہین آشکارا

عبداللہ علی ولی کے صدقے — معشوق سے حظ مدام لیتا

تری پیشانی پہ ٹیکا جھمکتا — تماشا ہے اُجالے مین اندھارا

شاہ عبداللہ نبی کے صدقے تیری عشق مین — یون ہوا مشہور جگ مین جیوں ہرش

آب حیات سے ہے زیادہ کہ لب ترا — کرتے ہین مجھسے خضر علیہ السلام بحث

کام مردان کا نکو جان تو اے خام عبث — کہ جو کوئی مرد ہین کرتے نہین وہ کام عبث

یہ اشعار مختصراً انتخاب (یہ) کیے گئے ہین ورنہ صرف محمد قلی قطب شاہ کا دیوان ولی کی کلیات سے دس حصے زیادہ ہے جس کا ایک نسخہ حیدرآباد دکن کے کتبخانہ آصفیہ مین موجود ہی ۔ اگرچہ ان دیوانون کی زبانین بالکل اجنبی اور ابتدائی حالت مین ہین تاہم یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی زبان مین دیوانون کی ترتیب ولی سے پہلے شروع ہوگئی تھی ۔ نیز یہ کہ ان دیوانون مین مضامین کا تنوع خیالات کی جدت بندش کی چستی ۔ اور دوسرے روابط و ضوابط نادر ہین مگر قافیہ و ردیف کی ترتیب دیوان کی شکل قائم کر چکی تھی ساتھ ہی

اس کے ان متعدد شاہی دیوانوں کا وجود بتاتا ہے کہ بادشاہوں سے پہلے علم دوست رعایا نے زبان کی بہت کچھ خدمتیں کی ہوں گی۔ اہل زمانہ کی غفلتوں اور انقلابات سلطنت کے جزرو مد نے جہان ہزاروں لاکھوں بے شمار نفیس کتابوں، قلمی یادگاروں کو نیست و نابود کر دیا وہاں ممکن اور بہت ممکن ہے کہ اُن نونہالوں کو بھی اُسی باد مخالف نے مرجھا دیا ہو، جن کی خاک بھی اب ڈھونڈے نہیں ملتی ہاں نیاریا بنکر ہندوستان کی علمی قصبات اور شہروں کے پرانے اور غیر معروف گھروں کے صندوقوں اور الماریوں میں بھری ہوئی رویوں کی خاک چھانی جائے تو کہیں کہیں پرانا سرمایہ ہاتھ آجاتا ہے۔ ایسا وجود کالعدم جس کے دستیاب ہونے میں کاوش و تلاش کے بعد بھی احتمال ہو اُسکو کسی بیش نظر کارنامے کے سامنے لانا ہوائی باتیں ہیں۔ اسی بنا پر راقم حروف ولی دکنی کو اُردو نظم کا صحیح اور پہلا مدوّن کہتا ہے ولی کے کلام پر نظر ڈالنے سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُردو شاعری جذبات و خیالات کے اظہار میں از سر تا پا فارسی کا مثنیٰ ہے یہانتک کہ قوافی و ردیف کے قواعد، بحور عروض کی پابندیاں بھی اُسی روش پر کی گئی ہیں۔ اس قید والتزام کے ہوتے ہوے کیا جا سکتی تھی کہ اُردو شاعری اپنے لیے کوئی راہ جدید نکالتی۔ فارسی کی عام ابتدا عربی کے خلاف مداحی و قصیدہ گوئی سے ہوئی مگر متقدمین فارسی کے بعد متوسطین کے تغزل کا رنگ تمام ملک پر اس قدر چھا گیا تھا کہ متاخرین کا کوئی مجموعۂ نظم ایسا نہیں ملتا جس میں دوسری اصناف سخن کے سامنے غزلوں کا سرمایہ دہ چند نہ ہو۔ ہر کام کی ابتدا نہایت سادہ اور ہلکی ہوتی ہے تکلف و آورد کا تو کیا خیال بھی نہیں آتا فارسی میں عرصے تک غزل کو کوئی امتیازی جگہ نہیں ملی۔ متقدمین کی شاعری کا آغاز قصائد سے ہوا اور اُسی کی تمہید و تشبیب میں جو عشقیہ اشعار ہوتے وہی غزل سمجھے جاتی تھی حتی کہ اُس وقت تک غزلوں کے آخر میں مقطع بھی نہ ہوتا تھا۔ چھٹی صدی ہجری میں حکیم سنائی۔ اوحدی وغیرہ نے غزل کا رنگ چمکایا اور پھر سعدی و خسرو، خواجہ و حافظ اور اُن کے بعد نظیری، کلیم، صائب اور عرفی وغیرہ

نے آسمانِ تغزل پر جیسے چار چاند لگا دیے وہ اظہر من الشمس ہین - اصناف سخن مین ہر نظم کے لیے ایک جدا گانہ نام اور نام کے ساتھ خصوصیت مضمون اور پیرایۂ صنعتِ نظم کے الفاظ و خیالات مخصوص و مقرر ہوتے ہین عشقیہ مضامین اور سوز و گداز کے جذبات عموماً غزل مین ادا کیے جاتے ہین جس کی ہر بیت مستقل مضمون و مطلب رکھتی ہے اور چونکہ غزل عاشق و معشوق کی ترجمانی کرتی ہے اس لیے اُس کے الفاظ نہایت سادہ مگر دلکش ہونے چاہیے یعنی زبان و بیان ایسا سلیس اور قریب الفہم ہونا چاہیے گویا روزمرہ کی بات چیت معلوم ہوتی ہے اردو کو اپنے آغاز رفتار مین کسی پگ ڈنڈی پر پڑ جانے کا خوف نہ تھا لوگون کو فارسی کی شاہ راہ اُس کے سامنے صاف اور سیدھی موجود تھی تاہم ایک نرالی زبان سے نو زائیدہ بول چال مین خیالات کا فراہم کرنا جس قدر دقت طلب ہو سکتا ہے وہ سب دقتین اردو کو ضرور اٹھانی پڑین یہی وجہ ہے کہ ولی سے پہلے جو آنے گئے متقدمین نے ریختہ گوئی کا شوق کیا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان مین ادا نہین کر سکے - ایسی شاعری جس کا لب و لہجہ اور وزن سب اجنبی ہو کیا مطبوع ہو سکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو ولی کے مقابل مین نہین لایا جا سکتا - اگرچہ ولی کے کلام مین بھی چند شماری غزلین ایسی ضرور ہین جو بالکل دکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہین مگر اُن کا مانوس وزنِ عروضی کے ساتھ عموماً مردف و مقفی ہونا باوجود اجنبیت گفتار نفسِ گفتار کو بے کیف نہین بنا سکتا - اہل فارس نے ابتداءً غزل مین ردیف کا التزام نہین رکھا اور مضامین بھی ایسے سادہ اور معمولی لکھے جن کو انگلیون پر شمار کیا جا سکتا ہے - رفتہ رفتہ اردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی تغزل مین تصوف کی بدولت استعارہ و ابہام نے یہ رنگ جمایا کہ مجازی الفاظ مین حقیقی معنون کا لطف آنے لگا اور اس کے ساتھ ہی مضامین مین بھی وسعت ہونے لگی معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل و جذبات کے علاوہ عام اخلاقی اور مناظرِ کائنات کی مصوری بھی شروع ہو گئی غرضکہ عشقیہ، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی - تمدنی - قومی - ملی و ملکی تمام مضمونون کی کھپت ہونے لگی اور یہ مضامین بے تکلف غزلون مین لکھے

جانے لگا اسی طرح صنف غزل جو صرف سخن با یار گفتن کا مفہوم لئے ہوئے تھی مجموعۂ سخن بن گئی۔ بعض لوگوں کو خیال ہو گا کہ ولی کی غزلیں بھی فارسی کے منشیانہ الادب کی طرح سیدھے سادے اور انے گنے خیالات و مضامین سے لبریز ہوں گی مگر ایسا نہیں ہے۔ ولی نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعرائے فارسی کے زمانہ میں ہو چکا تھا یا جس تنوع کو آج دیا جا رہا ہے۔ مگر دیکھنے والوں کا فرض ہو گا کہ ولی کو زمانہ موجودہ کا شاعر نہ سمجھیں، ان کے خیالات اُن کے مفروضات ہرگز قابل اعتراض نہیں البتہ عالمگیری عہد کی زبان اُردو کے ابتدائی الفاظ اور اس کا لہجہ اس زمانے کیلئے ضرور اجنبی ہے۔ اس اجنبیت سے بھڑک کر نفس مطلب کو خارج از آہنگ سمجھنا تبصرہ کی شان نہیں۔

ولی صرف راقم حروف ہی کا ممدوح نہیں بلکہ جس طرح فارسی نظم کے پہلے مدون رودکی کی غزل سرائے پر عنصری کا مقولہ ہے

غزل رودکی وار نیکو بود — غزلہائے من رودکی وار نیست

اسی طرح ولی کیلئے میر تقی میر سے مسلم غزل گو کا ارشاد ہے۔

خوگر نہیں کچھ یونہی ہم ریختہ گوئی کے — معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

ذیل میں اب چند اشعار ولی کی غزلوں سے منتخب کئے جاتے ہیں جنکو اگر بغیر تخلص یا بغیر بتائے ہوئے کسی کے سامنے پڑھ دیا جائے تو میر سودا۔ بلکہ مومن۔ ذوق۔ غالب کے کلام سے مماثل نظر آئیں گے

ہوا ہے جب سے ترا ل سوار آتش حسن — سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن

جلوہ گر جب سے وہ جمال ہوا — نور خرشید پائمال ہوا

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں — بے تکلف صفحہ کاغذ ید بیضا کروں

ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد — نہ جاوے دولت حسن خداداد

مضطرب عشق سے ہوں مجکو ملامت نہ کرو — تپش دل نے دیا رعشہ سیماب مجھے

آج تیری نگہ نے مسجد میں — ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

لالہ و گل مجھسے لے جاتے ہیں رنگ و بوئے دل — گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے خون مجھ

زبانِ قال نہین طفل اشک کو لیکن
زبان حال سے کرتے ہین عشق کی تقریر

پروانہ وار عشق مین تیرے جو جی دیا
اُس کا کفن ہو رشتہ شمع نگاہ سے

تو سر سے قدم تک ملک جھلک مین
گویا ہے قصیدہ انوری کا

جنونِ عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موجِ بوریا زنجیر

بے خبر ہین تجھ گلی سے اس سبب اے گلبدن
بلبلین کرتی ہین گلشن مین سراغ بزم حسن

ترے جو قد سے رکھائی فکر نے دل مین گرہ
تو کھینچ پوست کیا اس کا بند بند جدا

اگر اشارتِ ابرو کرے وہ ماہ تمام
ہلال بزم مین ہو چرخ زن بجائے قدح

آنکھین ہین یہ خوبانِ جہان کی کہ لگی ہین
بوٹی نہین نرگس کی صنم تیری قبا پر

نہین ہے کسوتِ زر شعلہ قد کی قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُٹھے ہین شرارِ آتشِ حسن

اب تمہارے ہین شفا بخش وہی ہی بیمار
حیف صد حیف کہ اس وقت مین درمان کرد

موسیٰ جو آکے دیکھے تجھ نور کا تماشا
اُس کو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا

سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جبکہ اُس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

زندہ کرنا استخوان کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھ ناز کا اعجاز ہے

ہر سحر ہے تجھ نعمتِ دیدار کی
آرسی کو اشتہائے صاف ہے

اطرافِ آسمان کے ہجوم شفق نہین
تجھ رنگ نے ہوا کو کیا ہے یہ لالہ زار

بیمار گر نہین یہ تری چشم غمزہ زن
کیون ہاتھ مین لیے ہے نگہہ کا [illegible]

ہزار بلبل [illegible] کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن مین بہار ہنوز

آغوش مین آنے کی کہان تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہہ جس قدِ نازک پہ گرانی

کہان ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی
کہ دل سے تاب جی سے صبر سر سے ہوش لیجاوے

آہ سے عاشق کی عارف پوچھتے ہین حال دل
جیون کہ سمجھے صوت سے صراف تقریر طلا

بے منتِ شراب ہون سرشار انبساط
تجھ آنکھ کا خیال مجھے جام جم ہوا

شرابِ جلوۂ ساقی سے مست کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم مین ہنگام جوانی کا

بات رہ جائیگی قاصد وقت رہنے کا نہین
دل تڑپتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی

بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غریب
بھول جاتا ہے وہ سب کچھ دیکھ صورت یار کی

مفلسی سب [illegible] ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے

تجربے سے ہوا مجھے ظاہر — ناز مفہوم بے نیازی ہے
سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ — آخر ہے روزہ دار کو اک روز عید یہان
ولی میری تواضع سے رقیب سنگدل دائم — پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت یکسو ہے
سخن شناس کے نزدیک کم نہین ہے یزید — کسی کے مطلب رنگین کو جو کیا ہے شہید
ولی شعر میرا سراسر ہے درد — خط و خال کی بات ہے خال خال
ولی دیوان مین میرے تو وہ دفتر کی حاجت نہین — کہ مجھ دیوان مین اک شعر سو دفتر برابر ہے

الغرض جس کسی کو ولی کے حالات اور کلیات کی مفصل سیر منظور ہو وہ چندے صبر کرکے دیوان ولی مرتبہ حقیر دیکھکر بیانات حقیر کی تصدیق کر سکتا ہے

راقم

احسن مارہروی

وما علینا الا البلاغ المبین

مکرمی جناب مولوی نور الحسن صاحب نیّر۔ سلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
آپ کے استصوابات عشرہ کے متعلق ماہ مارچ و اپریل کے پرچون مین چند اصحاب ذہن رسانے جوابات لکھے ہین اوسمین جناب شادان صاحب و جناب حیرت صاحب کے درمیان اختلاف رائے اصولاً واقع ہوا ہے جسپر مین بھی بطور دخل معقولات کچھ کہنا چاہتا ہون مجھے امید ہے کہ جملہ اہل علم عموماً اور آپ خصوصاً گوش دل سے استماع فرمائینگے (وہو ہذا)۔
ذرہ کے املے کے متعلق ذری سی بات یہ ہے کہ عربی الاصل لفظ ہے جسطرح اسکا املا عربی مین ہے وہی صحیح ہے جو لفظ کے عربی الاصل ہونیکا نشان اور علامت بھی ہے (وفی القرآن المجید) فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ تفسیر ذرۃ نملۃ صغیرۃ۔ ذرہ سے ذرہ ہوا تائے مبالغہ بڑھائی گئی جسسے مزید خوردی کا منشا حاصل ہوا۔ فارسی زبان کے تلفظ مین تے ہے سے بدل گئی جیسے۔

امین الدولت سے امین الدولہ۔ پھر اُردو میں ہائے ہوز الف سے تبدیل ہوئی جو اردو زبان کے تبادلہ کا منشہ ہے۔ رہی رفع تشدید کی بحث سو یہ لفظ عربی میں بالتشدید زاو بالحرکت دونوں طرح آیا ہے۔ اس طریق پر ایک عمل سے کام نکلا نشتر پر نشتر دینے کی ضرورت نہیں ہوئی جناب شادان صاحب نے تصرف فی المعنی و تصرف فی اللفظ کے دو اقسام مقرر فرمائے پھر تصرف فی الالفاظ کے تین درجے مقرر کئے تصرف بالحرف تصرف بالاعراب تصرف بالمعنی والحرف جنمیں سے تصرف بالاعراب غیر صحیح اور تصرف بالحرف شاذ و نادر اب رہا تصرف بالمعنی وہ اردو زبان کی مسلّم بات ہے۔ تغیر اعراب وقوع میں آنا خطائے قبیح ہے جس سے ایسی خطا ہوئی وہ مورد اعتراض ہوا اسمیں چاہے حضرت عنصری ہوں یا حضرت فردوسی اور جناب خاقانی ہوں یا جناب انوری جو مثالیں شعرائے فحول کی لکھی ہیں وہ غلط نویس عامی کاتبوں کی خطا ہے اشعار نسخ صحیح سے لکھے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں ؎ ملک الشعرا طالب آملی ؎ شد چو کارِ کفن و دفن بساز + خلق گشتند از مزارش باز + اسمیں کفن بالسکون فاکہاں ہے شیخ شیراز رحمۃ اللہ علیہ ؎ غرق نہمت اذان دست و پا میزند + اسمیں غرق بالسکون راکہاں واقع ہے۔ خلاق المعانی کمال اسمٰعیل اصفہانی کے شعر میں لفظ لطف سے مصرع نا موزوں ہے ممکن ہے غلط چھپا ہو جناب شادان نے لطفت لکھا ہو اسطرح ؎ اے نسیم لطفت غیر سائی + وے زلال کرمت جان افزائی + یہاں لطف بالضم لام و سکون طا نہیں ہے جسکے معنی نرمی و نازکی و مہربانی کرنیکے ہیں بلکہ لَطَف بہ فتحتین ہے جسکے معنی احسان کے ہیں جسکو غیر سائی سے بالظاہر و بالباطن مناسبت ہے۔ ملک الشعرا امیر معزی ؎ از حربت باد مدد بر مدد + و ز ظفرت باد نصر بر نصر + بجائے حرب طرب لکھا گیا تھا۔ ہرگز امیر معزی سے فرید زمانہ شاعر نے طرب نہیں کہا طرب کو ظفر کو واسطہ اور مدد سے تعلق کیا صحیح مصرعۂ اول میں حربت ہے جسکے معنی لڑائی کے ہیں جو ظفر و مدد کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور مصرعۂ دوم کے آخر میں نصر بالضم نون و فتحہ۔ صاد مہملہ و سکون را بمعنی یاری کنندگان جمع ناصر ہے۔

شیخ شیراز رحمۃ اللہ علیہ سے ازو عفو کردم عملہائے زشت + برا ہو کاتب غلط نویس کا جو عفو کو بحرکت فازیب رقم فرمایا اور آپ نے کیا لکھا ہے۔ ذکر تشتیم از اعراب و آدیم بہ تخفیف و تشدید۔ ناموس العالم والفن شیخ نصیر الدین المحقق الطوسی فرماتی ہیں چندانکہ در لغت فارسی تشدید کمتر آید نہ چہ تشدید را در آن لغت اصلی نیست

ہم کہتے ہیں فارسی زبان میں مد بھی نہیں ہے آب اسکا تبع املا دو الف سے ہے اسطرح پر (اا ب) اور یون ہی باستانی کتب میں لکھا گیا ہی اہل عجم نے لغات عربیہ مشددہ میں نظر باین امور تصرف کر کے اکثر لغات کو بالتخفیف استعمال کیا ہے جیسے ہم دم اور یہ خصوصیت نظم کے ساتھ نہین نثر مین بھی بالتخفیف تلفظ کرتے ہین گویا تشدید کے لئے اونکی زبان بنائی ہی نہین گئی۔ جناب حاذق گیلانی۔ جناب طاہر شیرازی جناب نجم طہرانی تو برسوں تحقیقین رہیں مگر مجھے کوئی لفظ مشدد بے تکلف عبارت عربیہ مین بھی ادا کرتی ہوئے نہین سُنا تا الکلام فارسی چہ رسد۔ عظمائی فارس نے اکثر الفاظ مشددہ عربیہ کو بالتخفیف و اوسطر متحرک الفاظ عربیہ کو بالسکون استعمال کیا ہے۔ خیر شعرائے غزل کا اجماع واقع ہوا ہے اور وہ الفاظ معدود و مشہور بین الشعراء متقدمین متاخرین ہین۔ سوا ان لغات کے دیگر لغات مین تغیر و تبدل غلط کاری ہے ملاحظہ ہو علامہ محمد بن قیس اپنی مشہور عالم کتاب معیار المعجم مین جسکو انہوں نے سنہ ۶۱۵ھ مین تصنیف فرمایا رقم طراز ہین۔

عدول از جادۂ صواب

نوع اول آنست کہ شاعر برائے صحت وزن یا درستی قافیت لفظی در شعر خویش بیارد و خطائے لفظی یا معنوی جایز دارد شعرا درین باب رخصت تجوز للشاعر ما لا یجوز لغیرہ و تعلیل قولیت و بہانہ ضرورت شعر را مستند سے۔ لیکن این معنی با شعار عرب خاص مخصوص است کہ کلام منظوم را واضع اصل اند و طرق وزن سخن را سالک اول و مقاییس لغت ایشان را فروع فراوان است و تصرفات نحو و صرف آنرا شعب بسیار

بدین سبب اگر بعضے از حفات عرب در انتہاج این طریق نا سلوک بطریقے دور دست بیرون افتادہ باشد و در ابتداع این ترتیل بلیغ پائی از منہج کلام قوی یک سو نہادہ برایشان نگیرند و آنرا از ایشان بعیب نشمرند وانکہ سیبویہ میگوید ہرچہ شعراے عرب عاریہ در مواضع ضرورت و مواقع اضطرار از جنس زیادات و حذف و تغیر حرکات و تبدیل حروف باشعار خویش در آوردہ اند ہر یک را وجہی درست دانستہ اند و دخلے راست تصور کردہ باجماع ائمہ این علم احداث مستغربہ و متاخرین شعرا را در اسخہ صحیح اللغظ ظاہر المعنی بود تقلید ایشان نشاید کرد و بوجوہ بعید ایشان تمسک نباید نمود - فکیف لغت دری کہ موخر سیت از لغات پارسی - پس شاعر مفلق و صاحب سخن حاذق آنست کہ در نظم از شیوہ نثر بلیغ عدول نہ نماید و از کلمات فارسی جز انچہ در خطب و رسایل غرا و فصول و حکایات مصنوع مستعمل است در شعر خویش بکار نبرد و چنان سازد کہ اگر نظم او را از ہم فرو گشایند نثرے مصنوع بود - علامہ سیوطی نے بہ اتباع سیبویہ شعراے جاہلیت کے اون اشعار کو جنمین اونہون نے جادۂ صواب سے انحراف کیا ہے لکھا ہے - ہم اس جگہ اونکو نقل کرتے مگر بخیال وقت و طوالت نظر انداز کرتے ہین صرف اون اشعار مین سے ایک شعر لکھتے ہین - امرا القیس شعرائی جاہلیت مین سب سے قدیم تو نہین مگر سب سے افضل مانا گیا ہے اوسکا قصیدہ لامیہ جو قصاید سبع معلقات مین سے اول قصیدہ ہے اور در کعبہ پر مدت دراز تک آویزان رہا کہ کوئی دوسرا شاعر اوس زمین و قافیہ مین جواب دے لیکن ناممکن ہوا اسکا مطلع یہ ہے ؎

قِفَا نَبْکِ مِنْ ذِکْرَیٰ حَبِیبٍ وَمَنْزِلِ　　بِسَقْطِ اللِّوَیٰ بَیْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

یہ بحر طویل ہے عروض و ضرب لزوماً مقبوض ہین ارکان و افاعیل اسکے یہ ہین -

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن　　فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

مصرعہ دوم کے ابتدا مین لفظ سقط ہے جو بحرکت ثلاثہ ہے مگر بحالت نظم

تقطیع میں بسکون قاف واقع ہوتا ہے یوں (ابسقطل - فعولن) کہا سیبویہ نے کہ امرا القیس تو اس خطا سے معاف کیا گیا ہے کیونکہ وضع علم عروض سے بہت پیشتر ہے لیکن اگر کسی دوسرے نے ایسا کہا تو مردود و مطعون عالم ٹھہریگا - ہم کہتے ہیں اسی لئے ایک گروہ ناقدین فن نے جریر - فرزدق متنبی کو شعرائے جاہلیت پر ترجیح دی ہے کیونکہ انکا کلام ان قبایح سے پاک ہے - حیرت صاحب کا قول درست ہے کہ اصحاب اردو و لغات عربیہ کے اعراب میں کچھ بھی مجال تغیر و تبدل نہیں رکھتے البتہ معنی حقیقی چھوڑ کر مجازی معنی مراد لے سکتے ہیں لیکن میں اسقدر زیادہ کرتا ہوں (کہ بشرطیکہ کوئی قرینہ مجاز کے لئے ہو) جیسے لفظ تماشا میں ہے شیخ شیراز سے

اے تماشاگاہ عالم روئے تو / تو کجا بہر تماشا می روی

ذرا کی بحث ختم ہوئی ناظرین با تمکین تازگی دل و دماغ کے لئے یہ غزل اس ذرہ ناچیز کی ملاحظہ فرمائیں -

ابوالسید - محمد الفت علی
امیٹھی - لکھنؤ

عجب فروغ در آئینہ دل افتاد است / کہ ماہتاب رخ او مقابل افتاد است
کنار داغ بر آوردہ ہر طرف زخمے / خوش است ہالہ کہ دسماہ کامل افتاد است
تو در خمار نگر چشم سرمہ آلودش / بجام بادہ چہ زہر ہلاہل افتاد است
دل من است و زنخدان تو یکے بنگر / فرشتہ ایست کہ در چاہ بابل افتاد است
بہ پیش عارض تو آفتاب و خال ترا / چہ خوش مناظرہ حق و باطل افتاد است
ز نازکتے بنگر نیم جنبشم دم ذبح / پسند طبع تو چون رقص بسمل افتاد است
حزین و غالب و صائب ظہوری و عرفی / بہ بین بہ این ہمہ افسر مقابل افتاد است
ز سوز عشق تو داغے کہ بر دل افتاد است / بسنگ اسود کعبہ مقابل افتاد است
مپرس وشنہ گردش چہ راحتے می داد / کہ دل بزیر کف پائے قاتل افتاد است
چہ اضطراب ز طوفان اشک بحر بہ بینم / دل شکستہ چو کشتی بہ ساحل افتاد است
مگر بباغ گل زخم من ہمی خندد / کہ شور نالہ میان عنادل افتاد است

بخندہ نمکینش اَلامان خوشم کہ بدل　　نمک فشاند و شیرین شمائل افتاد است
بحیرتم کہ غلامی حوزانِ دل خموشش چیست　　برفت قافلۂ جان و محمل افتاد است

بہ طرز خاص نظیری طراز نو دادن
بپرس از دل آنکس کہ مشکل افتاد است

جوابات بعض امور مشورہ طلب

(مطبوعہ رسالہ ادیب اردو بابت مئی ۱۹۲۱ء)

سوال اول - قسائی کا املا سین سے ہے یا صاد سے - بظاہر یہ لفظ قصاب کا بگاڑا ہوا ہے -

جواب - میرا خیال یہ ہے کہ لفظ عربی قسا ہے "ی" نسبت کے واسطے بڑھایا گیا ہے - اور - قسو - قسوہ - قساوت - قسا - بمعنی سختی دل ہے - چنانچہ سخت دل کو قسّی القلب کہتے ہین - قسوة بمعنی سختی قرآن شریف مین بھی مستعمل ہے - قولہ تعالی - وھی کالحجارة او اشد قسوة - چونکہ کسی ذیحیات کا ذبح کرنا قسی القلب کا کام ہے اسلئے بز اور گاؤ قصاب کو قسائی کہتے ہین - قصاب کا بگڑا ہوا نہین معلوم ہوتا -

سوال نہم - "بوغرا نکالنا" مین بوغرا کس زبان کا لفظ ہے اور کیا معنے ہین -

جواب - اہل لغت لکھتے ہین کہ بُغرا ایک قسم کا مشہور سالن ہے جسکا واضع بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا - اہل لغت نے اتنے پر اکتفا کی ہے - لیکن لغت اسٹنگاس مین لکھا ہے کہ بوغرا ترکی زبان کا لفظ ہے اور قیمہ کو کہتے ہین - ترکی مین چونکہ اعراب بالحروف ہوتے ہین اسلئے واو لکھتے ہین مگر تلفظ مین صرف ضمہ ہے - لغت مین جو معنی سالن لکھے ہین کیا عجب ہے کہ قیمہ کا سالن ہو - اردو کے محاورہ "بوغرا نکالنے" مین واو مجہول تلفظ مین ہے - اور غین کی جگہ کاف فارسی بھی بولتے ہین - بوغرا نکالنے کے معنے اتنا مارنا کہ ہڈیان چورا مثل قیمہ کے ہو جائین - مجازاً ضرب شدید کثیر کو بھی کہتے ہین - اس تشریح سے معنی وضعی اور معنی مصطلح کے مناسبت ظاہر ہے

سوال پنجم کچھ سنرچنے کے معنے مین بونٹ ہے یا بوٹ
جواب ا- بلا نون کے تلفظ زیادہ ہے کمتر لوگون کے منھ سے تلفظ مین نون کی بھی بو آتی ہے -
سوال چہارم- مبارکبادی صحیح ہے یا غلط -
جواب- اردو مین ضرور صحیح ہے -
سوال سوم بلٹی کیا لفظ ہے -
جواب- انگریزی لفظ Bill (بل) مین کچھ اضافہ کرلیا ہے مگر نہین کہہ سکتا کہ یہ اضافہ کس اصول پر ہے -

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور
از بلگرام

امور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

رشک مرحوم کے اشعار مندرجہ ذیل مین الفاظ پشادست - پرچھا کرنا، پرچھا یہان ڈکن لگانا - خاطر نشان ہونا - کی تشریح کیجئے -

جنس دل ایسی مہنگی نہین نقد بوسہ پر　　کیون عہد ہے پر پشادست توڑیئے
پرچھا مین بھی اک ایک کی بچنے نہین پاتی　　کب جاتے ہین مقتل مین کہ پرچھا نہین کرتے
تجھ مین اونچالا چال ایسی ہے کہ اوڑتی ہین حسن　　چال کا بالفرض اگر کبک دری مین لطف ہو
جسید عاشق کیلئے یون ہے ترا شستہ عشق　　جسطرح لوگ لگاتے ہین ڈکن دسا مین
اب تو قاتل کیطرف سے ہو گئی خاطر نشان　　اپنے تودے پر لگا رکھا مری تصویر کو

اودھ پنچ کے بہترین مضامین کا انتخاب

اودھ پنچ ہمارے اودھ ہی کا نہین بلکہ تمام ہندوستان کا وہ پہلا پرچہ تھا جس نے نئے دلکش انداز سے اخلاقی مضامین کے دریا بہا رے۔ گورنمنٹ پر رعایا کی عام خیالات ظاہر کر دئے۔

سوسائٹی کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا۔ اور مہذب پیرائے مین بلٹنے نقائص دکھا دئے۔ یہ کہنا بیجا نہوگا کہ اردو زبان کے مردہ جسم مین پہلے پہلے روح اسی نے پھونکی۔ اپنے زمانے کی لوگون کے مذاق کی کایا پلٹ اسنے کی۔ اردو زبان مین مغربی خیالات کا رنگ پائداری کے ساتھ اسی نے چڑھایا

اکثر ناظرین نے ہم سے خواہش کی کہ ہم اودھ پنچ کی بہترین ادبی مضامین کا انتخاب ادیب اردو کے ساتھ شایع کرین تاکہ علمی مضامین پڑھنے کے بعد ناظرین چٹ پٹی عبارت سے تفریح اور مضمون سے نصیحت حاصل کرین چنانچہ ہم نے مندرجہ ذیل اصول پر انتخاب کرنا شروع کر دیا ہے

۱ صرف وہ مضامین شایع کئے جاوین گے جو نثر اردو کا بہترین نمونہ ہون گے

۲ یا جنمین الفاظ و محاورات کی تنقید ہوگی۔

۳ اودھ پنچ کے ہر پرچہ کی تاریخ ابتدا مین لکھدی جائیگی۔

۴ جو مضامین مسلسل کئی پرچون مین شایع ہوے ہین وہ پرچون کی ترتیب سے شایع ہونگے اودھ پنچ ۱۸۷۷ء مین جاری ہوا۔ اس سال اہم واقعات یہ تھے ۱ دہلی کالج کا ٹوٹنا اور یونیورسٹی کالج پنجاب کا قائم ہونا ۲ اودھ کا ممالک مغربی و شمالی سے الحاق ۳ جنگ روم و روس۔

(اڈیٹر)

رویداد جلسہ انجمن ہیچکاران

۱۲۔ جنوری ۱۸۷۷ء

کئی روز ہوئے شہر مفلوک نگر محلہ بادہوائی مین یہ جلسہ منعقد ہوا

حاضرین جلسہ

جناب نکبت مآب ابو الغافل کاہل الدہر　پریسیڈنٹ
جناب غفلت مآب ابو الاوباش بن قلاش　وائس پریسیڈنٹ
تسیر قالین　سکرٹری
ممبران نواب مجہول الدولہ بہادر۔ اونگھنے مرزا۔ مکھی مار خان۔ اپاہج سنگہ۔ شیخ سہل انگار۔ احدی خان۔ سستی دیال۔ نکبت رائے۔ مرزا سرگشت آوارہ بیگ۔ افلاس الزمان بیکار بیگ۔ میر کوچہ گرد۔ شاہ ہرزہ گرد۔

کارروائی

تسیر قالین صاحب سکرٹیری نے جلسہ گذشتہ کی بابت اپنی رپورٹ پڑہی، کہ جلسہ گذشتہ مین حسب عادت مستمرہ ورواج سابقہ اور بپابندی دستور العمل انجمن ہذا، ہر حرکت مین ہیچکاری ملحوظ رہے۔

احدی خان نے ایک لکچر اس مضمون کا پڑہا۔ ہو فی الحال بعض عیش وعشرت کے دشمنون، آرام وچین کے مخالفون نے کام کرنا لازم انسانی سے فرض کرلیا ہے اور حتی المقدور اس امر مین ساعی رہتے ہین کہ کسی طرح کاہلی اور سستی کا استیصال کیا جاوے۔ ہم لوگ کہ جوان دو متبرک صفات کے برقرار رکھنے مین جان۔ مال۔ عزت آبرو کسی چیز کی پروا نہین کرتے ہین اون لوگون کے ہاتہون طرح طرح کی تکلیفین اوٹہاتے ہین اور اسی لئے اپنا درد دل ایک دوسرے سے کہنے کو یہان جمع ہوتے ہین ہمکو مناسب ہے کہ اپنے دشمنون کی ایذادہون کا جواب دینے کے عوض اپنے ہی ہاتھ پانون بچاتے رہین، تاکہ کسیطرح کا گزند ہمکو نہ پہونچنے پائے۔ کیونکہ بھئی لڑائی تو عقلمندونکا شیوہ نہین حتی الوسع اس سے پہلوتہی لازم ہے اور پہر جنگ دو سر دارد، خدا جانے ہاتہی چہوٹے گہوڑا چہوٹے جو اتنا ہی ٹہکانا نہ ہے تو پہر کہین کے نہون اس لئے ہمکو چاہیے کہ مستقل مزاجی اور وضعداری کو ہاتھ سے ندین اور ہمیشہ اوس کے قائم

رکھنے کی تمنا رکھین"۔ بعد ختم ہونے اس لکچر کے سب تحسین و آفرین کیواسطے منہ کھول کر رہ گئے اس کی تھوڑی دیر بعد افلاس الزمان صاحب نے کسیقدر تبدیل انتظام کی نیت ظاہر کی مگر لالہ سُستی دیال نے بشد و مد اوسکی تردید کی۔ اور چند ممبرون نے لالہ صاحب کی راے کی تائید۔ شیخ سہل انکار اور او نگھنے مرزا نے خیر الامور اوسطہا کہکر اس جھگڑے کو دوسرے جلسہ پر منحصر رکھا۔ بعد اوسکے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا۔

"ڈاکٹر احد بخا نصاحب نے جو لکچر سنایا نہایت پسندیدہ اور قابل تعریف ہے صاحبو۔ مین آپ لوگون کو تیقین دلاتا ہون کہ ایک نہ ایک دن ہماری ہی بات بالا ہوگی، یہ سب طوفان بے تمیزی چند روزہ ہے اسپر صبر کرنا چاہیے دیکھہ لینا چند روز مین سب روے زمین کے آدمی ہمارے ہی ڈہرے پر آلگین گے۔ روم کا جھگڑا ایک نہ ایک دن فیصل ہو جائیگا اوس کا شمالی دریچہ کسی نہ کسی دن کھلے ہی گا انگریز کبتک چلتے پرزے بنے رہین گے کبھی نہ کبھی انہین بھی زنگ لگ ہی جائیگا۔ ملک ہندوستان کا جسکو ہمنے اپنا دار الخلافت ایک عرصہ دراز سے بنا رکھا تھا اس سرکاری تعلیم کی بدولت ہاتھہ سے نکلا جاتا تھا بارے خدا رڈ گشن صاحب کنگیف کو زندہ و سلامت رکھے جو عدم ہمی کرتے ہین کہ ہم طلباے مدارس مردانہ و زنانہ کو دائمی تعطیل دلادین گے پھر اس چار دن کی زندگی کے لئے موہوم فکرون مین اپنی عمر بھر کے عیش تلخ کرنا، خدا کی دی ہوئی نعمتون پر شاکر نہ رہنا تقدیرات الہی سے لڑنا۔ ہرگز ہرگز انسان کا کام نہین ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست۔ ابتدا ہی سے ہم انجام کار پر کیون نظر نہ کہین۔ ع چہ الکارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

حضرات ان تجویزات مین یہ امر بھی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ مہلت و تعطیل خود خدا نے روا رکھی ہے بلکہ یون سمجھو کہ خود اونہین کی ایجاد ہے۔ کتب سماوی سے ثابت ہے کہ چھہ دن مین سب مخلوقات بنی ساتوین دن تعطیل ہوئی بیشک یہ اون نعمتون مین سے ہے، جنکو خدا نے بہشت مین عطا فرما

کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ایسی نعمت کی بیقدری کرنا گویا اوسکی رحمت عام سے خودہی محروم رہتا ہے یارو۔ ایک دن وہ ہوگا کہ ہم لوگ بہشت مین سلسبیل کے کنارے، سدرۃ المنتھی کی گھنی چھاؤن مین چین سے پڑے ہون گے، جس میوے کو ذرا بھی جی چاہے گا فوراً اوسکی شاخ جھک کر ہمارے منھ مین لگے گی۔ وہان نہ کسی درخت تلے منھ کھول کر چت لیٹنے کی حاجت نہ کسی رہرو کو بغرض امداد نزدیک بلانے کی ضرورت نہ کوئی فرشتہ چابک مارنے پر مستعد نہ کوئی ظریف لطیفہ بنانے کو طیار۔

پریسیڈنٹ صاحب نے تقریر ختم کرکے آنکھہ بند کرلی اور پانون کو ذری اور پھیلا کر ایک انگڑائی لی۔ حاضرین جلسہ نے تعریف کے واسطے لب کو جنبش دی مگر بخوف پریسیڈنٹ صاحب سب خاموش ہو رہے اتنے مین باہر سے آواز آئی کہ ایک حضرت سفارشی چھٹی لائے ہین اور اندر آنیکی درخواست کرتے ہین حکم ہوا (آہستہ سے) "اچھا۔ اونکو۔ اندر۔ بلاؤ" ایک صاحب زرد رنگ۔ لاغر اندام۔ آیل سے بال بنائے۔ ٹوپی تینون طرف کانٹون سے اٹکائے ڈہاگے کی جامدانی کا انگرکھا (مگر میلا کچیلا) گلے مین ڈالے۔ بند کھولے تشریف لائے ایک چھٹی پیش کی۔ سکرٹری صاحب نے سب کے سامنے اوسکو پڑہا۔ مضمون یہ تھا۔

مخدوم بندہ پریسیڈنٹ انجمن ہیچکاران سلامت۔ حامل عریضہ ہذا مسمی بہ معطل الدولہ ہماری دوکان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اکثر سرفراز فرماتے ہین آج آپکی انجمن مین داخل ہونے کے خواہشمند ہین امید ہے کہ آپ بعد کارروائی مقررہ نام صاحب موصوف کا داخل رجسٹر ممبران فرمائین گے۔

آپ کے آنریری ایجنٹ
مدنک چانڈو اینڈ کمپنی

اسکے بعد معطل الدولہ صاحب کا نام پیگو کے رجسٹر پر، قوام کی روشنائی

تھک کے قلم سے لکھا گیا اور تصدیق کو مہر و کی مہر ثبت کی گئی۔ اور دائمی کاہلی کا اس طرح حلف لیا گیا۔

سکرٹری۔ "کہو مین ابو المسکرات حضرت افیون کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ ہیچکاری کو ہر کام مین اپنا ہادی سمجھتا رہونگا۔

نئے ممبر۔ "ایضاً"

ایا ہیچ سنگھ آدمی ہونہار معلوم ہوتے ہین محنت بچانے کو کیا حلف کا اختصار کیا ہے" پھر نئے ممبر ایک ہلکی سی کوٹھری (مسہری) مین بند کر دئے گئے

پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا "ہم اپنے بڑے معاونون بدک اور چانڈو وغیرہ کے تہ دل سے ممنون ہین جو ہمیشہ ہمارے جلسے کی ترقی کی فکر مین رہتے ہین اور اکثر نئے ممبر بھرتی کر کے بھیجا کرتے ہین۔ آؤ۔ ان بزرگونکی صحت و سلامتی کے نام کا ایک چھینٹا پئین۔

اسکے بعد جو کچھ جلسہ مین کارروائی ہوئی سب ہیچ۔ اوسکا بیان ہیچ اوسکا علم ہیچ۔

سرمۂ بینش

۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

خوش رہنا خوش رکھنا۔ اور خوش مزاجونکی صحبت رکھنا کیا ہی نعمت ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ دنیا مین بہت کم لوگ ایسے ہین جنکو اس نعمت عظمےٰ کا کوئی حصہ میسر ہو۔ بڑے بڑے حکما نے اسمین سر مارا۔ بڑے بڑے عقلمندون نے اس کوچہ کی خاک چھانی۔ کسینے آزادی کی کف دست میدان مین اسکا مسکن سمجھا۔ کوئی خلوت کی سنسان جنگل مین اسکی تلاش کرتا رہا کوئی علم کے اونچے پہاڑ تا ہموار پہاڑیون اور درون مین سرگردان پھرا۔ مگر کسیکو ایسا وسیلہ نملا جسے خوشی کے رفیع الشان قصر تک رسائی ہوتی ہان اگر کچھ پایا تو اون لوگون نے پایا جو یہ سمجھتے رہے کہ خوشی ہم مین ہے۔ اون چیزون مین جو ہمکو خوشی کیواسطے عطا ہوئی ہین۔ اور سچ یہ ہے

کہ اگر ہمارا جی خوش، طبیعت بشاش، مزاج درست ہے تو سب چیزیں بھلی معلوم ہوتی ہیں چاروں طرف خوشی ہی خوشی نظر آتی ہے اور اگر ذرا بھی رنجیدہ خاطر ہوئے تو انتہائی درجہ کی خوش آیند بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ اگر بچپن کی چہل پہل بھولے بھالے شوخی، نادانی ملی ہوئی چھیڑ چھاڑ۔ یاد کیجائے تو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اوس زمانہ میں جب عقل و فکر کی تلوار پر علم کی باڑ۔ اور تجربہ کی صیقل نہ تھی تو ہر خلقی شئے کس قدر مسرت بخش، اور ذرا سی بات کیسی خوش آیند معلوم ہوتی تھی۔ گو اُن دنوں میں کسی نوع کی تراش خراش نہ تھی اختراعات کے خراد نے آج کل کی طرح سڈول نہ بنایا تھا، مگر سیدھی سادی ظرافت بڑا مزا دیجاتی۔ معمولی دل لگی بہت لطف دکھاتی مٹی یا مین کی ٹوٹی پھوٹی بانسری کی آواز۔ دمڑی کی چون چون کی صدا۔ ادھی کے پوستے کی اوچھل پھاند۔ بندر کا ناچ۔ ریچھ کا تماشا۔ اس زمانہ کی نہایت خوش گلو شخص کے نغمے۔ ستار کی اچھی سے اچھی گت۔ ہارمونیم اور پیانو کے پیارے پیارے تال سُر۔ کھلونا اور کالکا بندا کے پردوں میں آگ لگانے والے ناچ سے کہیں زیادہ خوش آیند تھا۔ اوس زمانے میں فکر کا نام منقا تھا۔ طبیعت رنج سے ناواقف تھی۔ خوشی تھی خوشنما جو بات تھی مسرت بخش اب جب ہوش سنبھالا عقل و فکر نے زمین و آسمان دکھایا۔ نشیب و فراز سے آگاہ کیا ممیزہ نے نیک و بد کے امتیاز کا قصہ نکالا۔ حافظے کا نشتر رہ رہ کر جگر میں چبھنے لگا۔ گڑے مُردے اکھڑنے لگے۔ تو رنج و الم کے مزے سے زبان واقف ہوئی۔ عمر و علم تجربہ و تمیز مزاج کے مخرب اور عیش کے مخل بننے لگے۔

اس لابدی امر رنج و عیش سے محفوظ رہنے کی یا تو یہ تدبیر ہے کہ عقل و ہمت کی صلاح لیکر غم کا مقابلہ کریں۔ یا غم ہی کو غلط کر ڈالیں مقابلے سے نہ غم رفع ہو سکتا ہے نہ کم۔ ہاں اتنا ہے کہ دوسرے نیز ظاہر نہیں ہونے پاتا مگر ہمارے قلب پر اوسکا اثر کامل قائم رہتا ہے۔ لیکن غم غلط کر ڈالنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ غم خود ہماری ذات سے پوشیدہ ہو جاتا ہے اور کوئی

ضرر ہمکو نہین پہونچا سکتا - بس یہی ایک معقول تدبیر ہے جو ایک ہوشیار آدمی اختیار کر سکتا ہے -

بعض لوگونکا دستور ہے کہ گزشتہ مصائب یا آئندہ تکالیف کے تصور مین تمام عمر گھلا کرتے ہین - اور لطف یہ ہے کہ اسکا نام تجربہ اور حزم و احتیاط رکھتے ہین - گذشتہ امور کو اسواسطے یاد رکھنا کہ آئندہ ہر کام مین ہمکو مدد ملے البتہ منشاے عقلمندی ہے اور قس علی ہذا آئندہ امور کیواسطے مآل اندیشی اور پیش بندی کی فکرین کرنا ہمارا کام ہے نہ کہ اونکا تصور کر کے ہمیشہ دریاے الم مین مستغرق رہنا - اس سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب کسی نئے غم کا سامنا ہو جاتا ہے تو یہان چونکہ پہلے ہی سے ہوش و حواس عقل و خرد ہزیمت خوردہ سپاہ کی طرح کمزور ہو چکے ہوتے ہین حفاظت خود اختیاری یا ضبط کی فوری تدبیر بھی غیر ممکن ہو جاتی ہے - اور ذراسی مصیبت جو صرف استقلال کے سپر سے رک سکتی تھی کاری زخم دیجاتی ہے گولڈ اسمتھ صاحب فرماتے ہین "ایک قلعہ مین ایک مقید غلام کو مین نے دیکھا کہ اوسکو اپنی حالت پر ذرا بھی رنج نہ تھا گو چند اعضا اوسکے تراش ڈالے گئے تھے صورت بگڑی ہوئی تھی - زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا کام اتنا کرنا پڑتا کہ صبح سے شام تک محنت سے گلو خلاصی نہوتی مگر اوسپر بھی وہ اکثر خوش خوش گاتا اور اگر ٹانگ نہ کٹی ہوتی تو ناچتا - اور تمام قلعہ والون سے زیادہ خوش و خرم پایا جاتا - سبحان اللہ کیا حکمت اوسکی ہر حرکت سے ٹپکتی تھی بعض نادان اوسکی یہ کیفیت دیکھ کر اوسپر جنون کا شبہ کرتے، مگر وہ ایسا دیوانہ نہ تھا کہ بڑے بڑے ہوشیار اوسکی پیروی کرتے کرتے مرجاتے ہین اور بن نہین پڑتی "

پس اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ اپنا خیال اوس جانب رکھتے ہین - جدہر سے ہر شے خوشنما ہو واقعہ ایک مضحکہ معلوم ہوتا ہے - یا بہ تبدیل الفاظ - یعنی کہ جو دنیا کے واقعات کو مضحکہ کی آنکھ سے دیکھتے رہتے ہین اونہین کو خوشی ہاتھ لگتی ہے اور بڑے سے بڑے واقعات بھی ذرا

رنج نہین دیتے۔
المختصر جو شخص خوشی کا خواہان ہو اوسکو لازم ہے کہ اوس حکیم کی صلاح مانے جو کہتا ہے ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش

اور اوسکی مدد کرنے اور ہان مین ہان ملانے کو اودھ پنچ موجود ہین بر رسولان ۔ الخ۔

(ماخوذ از اودھ پنچ)

چہ میگوئیان

۲۳ جنوری ۱۸۷۷ء

اودھ پنچ کے دفتر مین یہ ڈال کی ٹوٹی تازہ خبرین چنڈو خانہ اور بٹیر کی پالی سے عالی دماغ کارسپانڈنٹونکی معرفت پہونچین۔
(۱) مشک گنج کے چنڈو خانہ مین آج اس طرح بحث دربیش تھی۔
میر صاحب "کیون حضرت! سننے مین آیا ہے کہ ملکہ توریہ کے خزانے سے چاندی کی چوری ہو گئی، اسلئے لاکھون آدمی موقوف ہو گئے اور جو باقی ہین اونکی تنخواہین بھی خصت سلامت من کچھ کم ہو گئین"
مرزا صاحب "ہان سننے تو ہم بھی کچھ ایسا ہی ہین، اور یہ بھی سنا ہے کہ ٹکس بھی بند ہونے والا ہے"
آغا صاحب "کیا خوب! اجی ہم سے پوچھو، ہم تو عین دربار مین موجود تھے، ارے یہ دربار کس بات کے لئے تھا؟" میر صاحب "ہان حضرت آپ اسکے رگ و ریشہ سے خوب واقف ہون گے آپ خوب میزان ملاوینگے" آغا صاحب "ارے میان تم جانتے ہو، یہ لوگ تو بلا کے ہین اب دہلی مین سب کا روپیہ پیسا جانچ لیا، اب دیکھئے گا کیا گل کھلتا ہے۔ ٹکس کا فرشتہ ہر ایک کے دروازے پر روز کھڑا رہیگا۔ مگر بھئی الحمد

حیدر آباد والا بھی کیا ہی چالاکی کر گیا عین دربار کے دن سب تو حماقت سے خوب خوب پوشاکین پہنے تھے۔ مگر وہ کئی دن کے میلے پہن کر گیا مین وہان موجود ہی تھا لاٹ صاحب نے پوچھا "دل نواب صاحب آپ کپڑا نہین بدلا؟ تو وہ رئیس تھا نا کیا جواب دیتا ہے حضور مین تو مفلس ہون اگر میرا ملک ملجائے تو البتہ اتنے مین ایک صاحب خواب غفلت سے بیدار ہوے اور گھبرا کر کیا پوچھتے ہین "واین" ! کیا اوسکا ملک بھی نکل گیا اجی سنو تو سہی بھئی اسکا تو خدا عالم مگر کچھ سنتے ہین کہ کوئی ملک وہ مانگتا ہے اور بھئی ایک بات اور سنی خدا کرے سچ ہو۔ (آہستہ سے) سنا ہے کہ جہانپناہ نے کلکتہ سے لکھا تھا کہ آپ شہنشاہ ہونیوالے ہین کسیکو تاج بخشی تو کیجیئے۔ سو وہان سے جواب آیا مر آپ منظور کیجئے تو آج لکھنؤ حاضر ہے مگر اونھون نے کہا مجھے اوسی زمانے مین ایسی کچھہ ملک گیری کی پروا تھی اور اب تو میرے اللہ اللہ کرنے کے دن ہین ہان آپکا جی چاہے تم جسے قدر کو بٹھا دیجئے، سو لاٹ صاحب نے دربار مین صاف صاف تو نہین در پردہ کچھہ کہا ہے "

مرزا صاحب "تو اور قلعہ تو اور ایک نیا بنتا ہے "

آغا صاحب "اجی وہ کچھہ رزیڈنٹی ویزیڈنٹی بنتی ہوگی "

اتنے مین ایک نوابصاحب نیا بیش قیمت بھولائے اور اوسمین سب اولجھ گئے اور بات رہ گئی۔

(۲) محمود نگر کی بالی مین یوسف مرزا صاحب سے مخاطب ہو کر خانصاحب نے فرمایا "کیون جناب کچھہ جہانپناہ کی خبر بھی آپ نے سنی ہے ؟ -

یوسف مرزا " اے لو تمھین واللہ ! تم شہر مین رہتے ہو ؟ اجی یہ دربار کے پہلے لاٹ کابل گیا ہی تھا خدا جانے کس بات پر میزان نہ پٹی اب سارے شہر مین تو چرچا ہی مشہور ہے، بلکہ جاپان مین چھپ گیا ہے "خانصاحب" اجی جاپان کی تو کہنا اونکی تو بات کا اعتبار نہین - ہان جو دس پانچ سے سنی ہو وہ پیچھے یوسف مرزا "سنی ہو! اے چرچا ہی ہے - اب یہ نہین کہہ سکتے یہ چرچا ہین کہ یا وہ"

یعقوب مرزا - آپ بھی واللہ صاحبزادونکی سی باتین کرتے ہین - کجا کابل کجا ہندوستان اوس سے انگریزون سے کیا مطلب ہے! ابھی یہ سب کہنے کی باتین ہین اصل تو روسی ہین مین عرض کرون (ذرا آگے کھسک کے) روسیون نے یہ تدبیر گانٹھی ہے کہ مصر ہوتے ہوئے - مین عرض کرون پہلے نیپال آئین اور وہان سے برجبیں قدر کو مین عرض کرون ساتھہ لیتے ہوئے اوتر پڑین مین عرض کرون - اسی مارے سب کے پیٹ مین چوہے ٹپرے ہین - سب کے اوسان خطا ہین - اے جناب ابھی کل جسے دلی مین مین عرض کرون تخت پر بٹھایا تھا وہ بھی رنگ بیرنگ دیکھہ کر ہاتھہ کھینچ بیٹھا - اور مین عرض کرون استعفا لکھہ کر ولایت بھیج چکا ہے - آج ہی کل مین وہ بھی ولایت جانیوالا ہے - اتنے مین پالی شروع ہوگی اور روسی نیپال پر اٹکے رہے -

سُرمۂ بینش

۲۳ - جنوری سنہ ۱۸۷۷ء

حضرات ناظرین، آپ جانتے ہین یہ کسکی تصویر ہے - چہرے پر گھری جھریان شانون پر بڑے بڑے کشادہ پر، سر گنجا - صرف پیشانی پر ایک مختصر سی چوٹی - ایک ہاتھ مین تلوار دوسرے مین شیشہ ساعت لئے اس ہیئت سے کون ہے جو سرگرم پرواز ہے!

آیئے ہم بتادین - یہ وہ ہے جسکا نام وقت ہے جو قبل خلقت جمیع مخلوقات موجود تھا اور عاقبت کا بوریا سمیٹنے کو طیار رہے پر کشادہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ نہایت سرعت کے ساتھہ اوڑا جاتا ہے اور کوئی اوسکو روک نہین سکتا پیشانی کی چوٹی صرف عقلا کے واسطے ہے جو ردواردی مین اپنا کام نکال لیتے ہین یعنی اوسکو بیکار نہین گذرجانے دیتے اور وہ ہر فانی شئے کو بعد انقضائے مدت مقررہ گھڑی مین دیکھہ دیکھہ کر نیست و نابود کرتا جاتا ہے -

جہالت کی روانگی، تہذیب کی آمد، پیغمبروں کا دور، مذاہب و ملل کا تبدل، حکما کا زمانہ فتاحونکی ترقی و تنزل، شہروں، ملکوں کی آبادی و ویرانی، شہنشاہونکی حکمرانی۔ زبانوں کا استعمال و ترک، نامورون کا نصف النہار شہرت تک پہونچکر مغرب عدم مین غروب ہونا سب اسکے بائین ہاتھ کے کام ہین۔ زمین کی گردش سے وقت کا انداز لیا گیا ہے۔ ہر ایک دفعہ اپنے محور پر زمین کے گھوم جانے سے دن اور آفتاب کے گرد گردش کرنے سے سال، پیدا ہوتا ہے۔ یہی دن اور سال وقت کے انداز کیواسطے خلقی حصے مقرر کئے گئے ہین پھر دن بھی ۲۴ گھنٹے اور ہر گھنٹہ ساٹھ منٹ اور ہر منٹ ساٹھ سکنڈ پر منقسم ہے ہر چند یہ تقسیم انگریزی ہے اور ہندوستانی فارسی، عربی تقسیم سے مختلف ہے، مگر آج کل بہت مستعمل ہے۔ اوائل مین بالوگھڑی، پانی گھڑی، دھوپ گھڑی، گھنٹہ اور منٹ وغیرہ پہچاننے کو مستعمل تہین، مگر جس طرح تہذیب اور شایستگی کی ترقی کے ساتھ اور چیزین درست و نادر ہوتی گئین۔ اوسیطرح وقت انداز کرنے کے آلون مین بھی درستی ہوتی گئی۔ اب ہمارے ملک مین انگریزی گھڑیان، نہایت نفیس پائدار بلحاظ خوبی و آرام، بہت ارزان دستیاب ہوسکتی ہین اور ہر متوسط حیثیت کا آدمی اپنے پاس رکھکر اوس سے فایدہ حاصل کرسکتا ہے۔ چنانچہ بہت سے ہمارے ہندوستانی بھائی گھڑیون کو رکھتے ہین۔ مگر وقت کی قیمت چونکہ بخوبی معلوم نہین اسواسطے صرف دکھاوے کے کام مین لاتے ہین اکثر ہم دیکھتے ہین کہ جیبی گھڑیان زیبایش جسمانی اور بڑی گھڑیان آرایش مکانی کی غرض سے مستعمل ہین انکے مالک لہو ولعب مین اس قدر ہمہ تن مصروف رہتے ہین کہ گھنٹہ اور منٹ کیا مال ہے، یہی نہین جانتے کہ رات کدھر ہوتی اور دن کدھر، جہان سر مین تیل ڈالنا، کنگھی کرنا، پوشاک تبدیل کرنا، عطر کا ملنا کا بناؤ ہے، وہان ایک گھڑی بھی مع ایک بڑی سی زنجیر کی (جو گلے کا حصہ ہی ہوتی ہے) بناؤ کی ریج دریج مین داخل ہے۔ رہین بڑی گھڑیان۔ اونکی یہ حالت ہے کہ انضباط اوقات کے عوض، جھاڑ، فانوس، کنول، ہانڈی

کی طرح مکان کے صرف آراستہ کرنے کے کام میں آتی ہیں۔ افسوس کیسی بیکار آمد چیز، اور کیسا اوسکا بیہودہ استعمال! اگر اس کے ایجاد کے وقت اسکی مفید خدمتوں پر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہے، کہ تمام اشیاء سے جو بذریعۂ علم علمی بہزاران ہزار جستجو و کوشش انسان نے بنائی ہیں، یہی زیادہ بکار آمد ہے لیکن ہر قوم و ملت کے لوگوں میں بہت کم ایسے ہیں جو اسکا ٹھیک استعمال جانتے ہوں اور اس کے مطابق برتاؤ بھی کرتے ہوں۔ سنیکا حکیم کہتا ہے۔ "ہم سب وقت کے کوتہی کے شاکی رہتے ہیں۔ تاہم جتنا استعمال اوسکا ہمکو معلوم ہے اوس سے زیادہ ملتا ہے۔ ہماری زندگی یا تو کچھ نہ کرنے میں صرف ہوتی ہے یا افعال عبث، یا منہیات میں۔ گو ہمیشہ اسیکا رونا رہتا ہے کہ ہماری زندگی بہت قلیل، مگر کام اسطرح کے کرتے ہیں کہ گویا کبھی حیات کا خاتمہ ہی نہ ہوگا اگر دنیا کے معاملات روزمرہ پر نظر کیجائے تو یہ بات بخوبی تمام پایۂ ثبوت کو پہونچ سکتی ہے کہ کم اور بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس بات کی خواہش نہ رکھتے ہوں کہ یہ وقت کہیں جلد گذر جاوے۔ والدین کی دعا جو بچوں کے حق میں ہوتی ہے اوسکا یہی منشا ہے کہ صغر سنی کا زمانہ جلد طے ہو اور خود بچہ سمجھدار ہونے پر اسیطرح کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ کاشتکار زرد کے زمانے کا منتظر، تاجر ہمیشہ اون اوقات کی آمد کا خواہاں جنمیں اوس کے اشیاء زیادہ فروخت ہوے ہیں۔ نوکر انقضائے میعاد تنخواہ کا آرزومند یا محبوس زمان رہائی کا خواہاں ہے، علیل بستر علالت پر پڑے ہی پڑے ایام علالت کے اختتام کا متمنی رہتا ہے اور کچھ حالت مصیبت ہی میں انسان وقت گذرنے کی آرزو نہیں کرتا بلکہ عالم عیش و آرام میں بھی خواہش رہتی ہے کیونکہ انسان خود تازگی پسند ہے اچھا ہے کیسی ہی اچھی حالت کیوں نہو مگر جہاں عرصہ تک اوسکو قیام ہوا کہ اجیرن ہوگئی۔ اوسپر امید نے آکر اور طرہ دکھا کر حالت آیندہ پر وہ غضب کا روغن قاز ملا اور بقول ڈاکٹر جانسن کے وہ بلا کی چہلا دی"۔ دکھائے کہ ہر شخص پیر و جوان، غریب و امیر، صغیر و

کبیر مفلس و متمول بہزار جان سے لگا دعا مانگنے کہ خدا کہے وہ امید کا دکھایا ہوا زمانہ آوے جو ہماری تمنا بر لائے پس ہر طرح تہ دل سے انسان یہی چاہتا ہے کہ یہ وقت کسیطرح گذر جائے گو منہ سے اختصار وقت کی شکایت کیا کرے تو کیا ہوتا ہے - اٹلی کے ایک حکیم کا سجع تھا "وقت میری آراضی ہے" اسکا مطلب یہ کہ جبتک اوسپر کاشت و زراعت نہوگی کچھ پیدا نہوگا - اگر غفلت کیوجہ سے کوئی اوسکا حصہ افتادہ نہ رہا اور مفید غلہ کے عوض گھاس پھوس نہ اوگا - یا استعمال کے بدلے نمایش ظاہری مین صرف نہوا تو ہمیشہ محنت کا ثمرہ دیگا - اور بڑی بڑی خواہشین پوری کریگا" وقت بیکار گذارنے سے وہی نقصان عاید ہوتا ہے - جو اسامی کو بے جوتے بوے زمین کو افتادہ رکھنے سے ادائی قسط کے وقت جس طرح وہ کاہل کسان تہیدستی و بے مائگی کے سبب نمبردار کے پاس جاتے بغلین جھانکتا ہے اوسی طرح وہ غافل شخص بھی اپنا وقت بیہودہ کامون یا امید کے جھوٹے وعدون مین بیکار گنوا دینے سے روز آخرت کو بڑے نمبردار یعنی خدائے قہار و جبار کے حضور مین جاتے انتہا کا شرمندہ منفعل و متاسف ہوگا - عقلمند وہی ہے جو "جیتے جاگتے" حالت موجودہ مین جیتا جاگتا رہتا ہے - موت کے لئے کوئی فصل نہین کوئی دن نہین کوئی وقت نہین ہردم موت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے ہر گھڑی و ہر ساعت کا حساب بیباق رکھنا چاہئے - (راقم الحروف) ماخوذ از اودھ پنچ

ہمارا اصول ایک قیمت - ایک وزن ایک جنس

کیون کرتے ہو
آنکھون کا خون ؟

آپ آنکھون کی طرف سے بے پرواہ ہو رہے ہو - یاد رکھو پچھتاوگے - ہندوستان مین شروع سے سرمہ کا استعمال چلا آتا ہے - جس سے نظر تیز رہتی ہے - اور عینک کی ضرورت نہین ہوتی اسی طرح کا مشہور عالم - پسند کردہ طبی نمایش دہلی کا -

رامی سرمہ

مصدقہ سر - ڈاکٹر - جے - سی - بوس - کلکتہ
آنکھوں کی تمام امراض مثلاً کمزور نظری - سرخی - جالا - خارش پانی آنا شبکوری - کیلئے مفید ہے اور ککرون کا شرطیہ علاج ہے - اس سے بہتر و مفید سرمہ آجتک ثابت نہین ہوا قیمت فی ڈبیہ معہ سرمچو عہ
نمونہ کا پیکٹ پانچ پیسہ - محصول ڈاک ذمہ خریدار -
المشتہر منیجر رامی سرمہ فارمیسی - ڈیرہ اسمٰعیل خان

روح سخن

انتخاب

چوٹی کے شعر

جناب باسط بسوانی

دور مین رند چہک اٹھتے ہین بلبل کیطرح — مے گلرنگ ہے یا پھول ہے پیمانے مین
دم بھی توڑون تو نہین توڑون مین توبہ کیطرح — پھول بھی ہون مرے ساقی ترے میخانے مین
ساقیا عکس پڑا ہے جو تری آنکھون کا — اور دو جام نظر آتے ہین پیمانے مین
سب تو روتے ہین مگر انکو ہنسی آتی ہے — ایسی کیا بات ہے باسط ترے افسانے مین

جناب ثمر بسوانی

جان جب لی تھی حیا انکو نہین آئی تھی — شرم آتی ہے انھین قبر پہ آ بسنے مین

جناب جلیل القدر نواب فصاحت جنگ جلیل

ساقیا دیر نہ کر کشتی مے لانے مین — جان پیاسون کی پڑی ہے تری پیمانے مین
درد دل ہوگا مرے دیدۂ تر سے ظاہر — جو ہے شیشے مین وہی آئیگا پیمانے مین
ہر جگہہ اوسکو نئے روپ مین ہم دیکھتے ہین — مے ہے شیشے مین پری حور ہے پیمانے مین
ساقی توبہ شکن فصل بہار آنے دے — خون توبہ کا بھر ینگے ترے پیمانے مین
یون تو جل بجھنے مین دونون ہین برابر لیکن — وہ کہان شمع مین جو آگ ہے پروانے مین
چھوڑ کر خانہ زنجیر کو پچھتا تا ہون ✢ — جی بہلتا ہے نہ گلشن مین نہ ویرانے مین
میرے کہنے کا یقین تم کو نہ آئیگا جلیل — چل کے جنت کا سمان دیکھ لو میخانے مین

جناب حکیم جگر صدیقی

شیخ نے ڈھال کے پی شیشے سی پیمانے مین
پھول توبہ کے ہوئے دھوم سی میخانے مین

جو مقدر مین ہے مل جائیگا میخانے مین
خط تقدیر ہے ساقی ترے پیمانے مین

حسن سے پیتے ہین ہم حسن کے پیمانے مین
آنکھ ساقی سے لڑی بٹتی ہے میخانے مین

لے تو کنج نشینان حرم مین شاید
کچھ نئے لوگ نظر آتے ہین میخانے مین

خون دل سے جو لکھی انکی ستم کی تشریح
ایک باب اور بڑھا ڈالا کے افسانے مین

دل نازک کی حقیقت سے نہین تم واقف
شیشہ ہی شیشے مین پھول ہے مرجھانے مین

عشق گیسو مین ہوا خاتمہ بالخیر اپنا
کاٹ دی عمر کی شب ایک ہی افسانے مین

دونون مل بجھتے ہین یہ فیصلا تابکے ہو
شمع مین سوز زیادہ ہے کہ پروانے مین

تونے کعبے مین جگر دل سے دعا مانگی ہے
اب رسائی تری ہو جائیگی میخانے مین

جناب حسین محمود آبادی

دست رنگین سے جو دے بادہ گلگون ساقی
لطف آجائے ہمین ایک ہی پیمانے مین

جناب خلیل بسوانی

لطف ساقی سے جو محروم ہین میخانے مین
آنکھ سے اشک ٹپک پڑتے ہین پیمانے مین

چشم ساقی کی محبت نہین چھپتی دل مین
بادۂ تند ٹھہرتی نہین پیمانے مین

جناب دل شاہجہانپوری

جب کوئی دید کی صورت نہ حرم مین نکلی
ہم نے گھبرا کے پکارا انھین میخانے مین

جن سے دنیا مین کسیکو بھی نہو دلچسپی
واقعات ایسے ہون شامل مرے افسانے مین

لسان الملک حضرت ریاض

دُرد تہ ہے جو موج ہے پیمانے مین
بجلیان کوندتی ہین آج تو میخانے مین

ایک خم سے لے برا مجھ نہیں میخانے میں
خم میں جو ہے وہی انگور کے ہر دانے میں

شعلۂ شمع سے مل کر لگے سرخاب کے پر
اور تو بات نہیں کوئی بھی پروانے میں

چھیڑے یوں دل وابستہ شگفتہ ہو جائے
لطف کھلنے میں ہے یا پھول کے مرجھانے میں

رہتے ہیں جو لب لعلیں بتاں پر اکثر
ایسے ٹکڑے تو کئی ہیں مرے افسانے میں

آپ کا وصل نہ ہو جان کا جنجال کہیں
بڑھ گئے زلف سے بھی آپ تو الجھانے میں

اور بھی چاند سی شکلیں ہیں نہیں آپ ہی تنہا
نور کی شمعیں ہیں روشن مرے کاشانے میں

اودی اودی یہ گھٹائیں سوئے گلشن جائیں
نہ کریں رقص یہ پریاں مرے ویرانے میں

پھر یہ زنجیر جنوں کہاں آئی جہاں فصل بہار
قوت آجاتی ہے کتنی ترے دیوانے میں

لطف ہے دیر و حرم دونوں سے مجھ کو اے شیخ
دل ہے کعبے میں مری جان ہے بتخانے میں

جیسے ہر وقت کلیجے میں ہوں شمعیں روشن
سوز ہی سوز ہے جان سوختہ پروانے میں

رزق ملتا ہے در حضرت ساحر سے ریاض
جام چھلکاتے ہیں بیٹھے ہوئے میخانے میں

جناب ساقی بسوانی

آج کچھ پیر خرابات ہے ساقی ناراض
رنگ اچھا نظر آتا نہیں میخانے میں

جناب شاد بسوانی

غیر کا قصۂ غم سن کے کہا ہنس کر +
وہ کہاں بات جو ہے شاد کے افسانے میں

جناب ضبط بسوانی

خم کے خم ہو گئے خالی ترے میخانے میں
خاک اڑتی رہی ساقی مرے پیمانے میں

جناب فصاحت لکھنوی

دختر رز کو نہیں شوخی سے قرار اک جگہ
خم سے شیشے میں گئی شیشے سے پیمانے میں

بیلیں انگور کی چھائی ہوئی ہیں سایہ ہے
دھوپ آتی نہیں ساقی ترے میخانے میں

گردن شیخ مین ڈالے ہوے دہری زنار برہمن کھینچے لئے جاتا ہے تبخانے مین

جناب فضا بسوانی

غول پریون کے چلے آتے ہین دیرانی مین کونسی بات ہے ایسی تری دیوانی مین
اور محفل مین مرے دلکی لگی بھڑکائی کہہ کے بیدردنے کیا سوز ہے پروانے مین
یاد ان رکھو وہ کہین دل پہ مرے پڑتا ہے یہ قیامت کی ادا ہے مرے مستانے مین
دیکھکر حسن بتان مین تو ز خود رفتہ تہا لوگ کہتے ہین کہ سجدے کئے تبخانے مین
پہول اٹھین جو ہماری تو دکھین نازک ہاتہہ غیر کی نعش اٹھے درد نہ ہو شانے مین
مشق کی جھوم کے شاخون نے چمن مین برسون وہ نہ آئی جو ادا ہے مرے مستانے مین
شمع کہتی ہی بلا میری جلائے اسکو خود جلے سوز تو موجود ہے پروانے مین
کہہ رہی ہے مرے ساقی کی یہ مستی بھری آنکھ آنی مے ہے کہ سماتی نہین پیمانے مین
اے نسیم سحری شمع کو گل کر نہ ابھی جان تھوڑی سی ہے جلتے ہوے پروانے مین

اے فضا جو تمہین کہنا ہے وہ ساقی سی کہو
کون سنتا ہے سبھی مست ہین میخانے مین

جناب قمر بسوانی

جسطرح پردے سے باہر کوئی معشوق آئے اسطرح آتی ہے مے شیشے سی پیمانے مین

جناب نوازش لکھنوی

زاہد اس خوف سے رندون سے نہین ملتا ہے راز برسون کے کھلا کرتے ہین میخانے مین
دیکھتا ہے نظر غیظ سے ساقی سب کو اب تو ہر وقت کجھی رہتی ہے میخانے مین

جناب نور شاہجہانپوری

یہی دنیا یہی دین ہے یہی ایمان یہی کفر روز کونین کا ہے ایک ہی پیمانے مین

بال پکنا۔ ۱۔ لازم۔ بالوں کا سفید ہوجانا
(امیر) زینت ہوئی بدن کی جو ہر بال
پک گیا گویا بھری مکان میں سپیدی چک گیا
بال پھیلانا۔ ۱۔ متعدی۔ غسل کے بعد
بالوں کو خشک کرنے کے لئے پریشان کرنا
بال پی جانا۔ ۱۔ متعدی۔ کسی رقیق
چیز کے ساتھ بال کا نگل جانا۔ معمولی
لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جو شخص بال پی جاتا ہے
اُسکے گلے میں درد ہونے لگتا ہے۔
اسکے دفع کرنیکی یہ ترکیب بتاتے ہیں کہ پانی
کو کٹورے میں رکھکر چاقو سے کاٹتے ہیں
اور وہ پانی اُس شخص کو پلاتے ہیں جسکے
گلے میں درد ہوتا ہے۔ (اسیر) درد لے
قاتل گلے میں بسملوں کے ہے کمال پی گئے
کیا بال پانی میں تری تلوار کا۔
بال توڑ۔ مذکر (دہلی) وہ پھنسی
جو بال ٹوٹ جانے سے ہوجاتی ہے (داغ)
تو کریگا علاج کیا جراح۔ دل کا پھوڑا ہے
بال توڑ نہیں۔ لکھنؤ میں اس جگہ بلتوڑ بولتے
ہیں۔
بال ٹیڑھا ہونا۔ ۱۔ لازم۔ لکھنؤ جو
بال بیکا ہونا۔ (جانصاحب) ناک کٹوا کر
میں منڈ وادونگی پی سوت کا سر
دشمنوں کا مرے ٹیڑھا اگر اک بال ہو
بال جھاڑنا۔ ۱۔ متعدی۔ کنگھی کرنا۔

۲ بالوں کو گرانا۔
بال جھڑنا۔ ۱۔ لازم۔ سر کے بالوں کا
گرنا۔
بال جھٹکنا۔ ۱۔ متعدی۔ بالوں کو
صدمہ پہنچانا۔ بالوں کو جھٹکا دینا۔
بال چکٹ جانا۔ ۱۔ لازم۔ بال کا
میلا ہوجانا۔ جب بالوں میں میل کی شدت
سے ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ
آپس میں چپٹنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں بال
چکٹ گئے (میر) مہندی میں تھا لہو جو
کسی خاکسار کے عطر حنا سے بال تمھارے
چکٹ گئے۔
بال چنوانا۔ ۱۔ متعدی۔ موچنے سے
بالوں کو نکلوانا۔
بال چننا۔ ۱۔ لازم۔ موچنے سے سفید
بالوں کو کھینچنا۔
بال چھترنا۔ ۱۔ لازم۔ (ہندو) بال
بکھرنا۔
بال چھڑی۔ مونث ۱۔ (لکھنؤ) وہ
چھڑی جو گھوڑدوڑ کے واسطے بناتے ہیں
(میر) یار کی زلفوں نے دل کا چھوٹنا دشوار
ہے کیا ہے جھنسکر بال چھڑی میں کبھو
رہگیا ۲۔ (دہلی) انسان کے سر کی چلندی
کے بال ۳۔ شاہجہانی پگڑی۔
بالچھڑ۔ (ھ) مذکر۔ ایک خوشبودار

دوا کا نام ۔
بال خورا ۔ ا ۔ مذکر ۔ ایک قسم کی بیماری جس سے سر کے بال گر جاتے ہیں (جانتفا) اتنا بچو رہے سے ڈرا کر سر پہ بالی تم ۔ اسی سے یہ ہوا ہو جاتا بال خورا ہے ۔
بالدار ۔ ا ۔ صفت ۔ روئیں دار ۔
بال دھوپ میں سفید کرنا ۔ ا ۔ متعدی کرنا ہے بڑھاپے تک ناتجربہ کار رہنے کا عموماً نفی کے ساتھ استعمال ہیں ہے ۔
بال دھوپ میں سفید ہونا ۔ لازم
بال دھلوانا ۔ متعدی ۔
بال دھونا ۔ لازم ۔ کھلی بیسن وغیرہ سے بالوں کو صاف کرنا ۔
بال دینا ۔ (ھ) ا ۔ لازم ۔ اہل ہنود کے یہاں رسم ہے کہ موت ہو جانے پر متوفی کے خاص عزیز بال منڈاتے ہیں اس رسم ادا کرنیکو بال دینا کہتے ہیں ۔ ۲ ۔ ماتم کرنا ۔ چھاتی پیٹنا بعض عورتوں میں دستور ہے محرم میں تعزیہ کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے سر کو اسطرح ہلاتی ہیں کہ انکے بال کبھی چہرے پر اور کبھی گدی پر آگرتے ہیں اور اس حرکت کے ساتھ ماتم کے الفاظ کہتی اور چھاتی پیٹتی جاتی ہیں اس فعل کو بال دینا کہتی ہیں ۔

بال ڈالنا ۔ ا ۔ متعدی خط ڈالنا (شمشاد)
بال سینے پر نہ ڈالے دلکو کر دے پاش پاش
خنجر مژگاں میں کیا صانع نے جوہر رکھ دیا ۔
بال رانڈ (ھ) مونث (ہندو) نو عمر بیوہ ۔
بال رکھنا ۔ ا ۔ مذکر ۔ چٹائی کی اونچی نشست جسپر بیٹھکر کھیت کی حفاظت کیجاتی ہے ۲ ۔ وہ اجرت جو اس شخص کو ملتی ہے جو طیار غلے کی حفاظت کرے
بال رکھنا ۔ ا ۔ لازم ۔ ۱ ۔ بالونکا بڑھنے دینا (منیر) جب سے اس بیوفا نے بال رکھے
صید بندوں نے جال ڈال رکھے ۲ ۔ بالونکی منت ماننا (قلق ۔ ۶) بال منتا کے جو رکھوائے ہیں جانان سر پر ۳ ۔ ہندو برہمن یہ منت مانتے ہیں کہ جبتک انکے دشمن کو جان و مال کا نقصان نہوگا بال نہیں بنوائیں گے اسکو بھی بال رکھنا کہتے ہیں ۔
بال سکھانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ تر بالونکو خشک کرنا (رشک) چمن میں سنبل تر کا مزا ہے لے گل تر نہا کے بال سکھاتی کو کون کہتا ہے ۔
بال سفید ہونا ۔ ا ۔ لازم ۔ ۱ ۔ سیاہ بالونکا سفید ہو جانا ۔ (محاورۃً) بڑھاپا

آنا۔ (ناسخ) بل بے طول شب فرقت
نہوئی ابتک صبح ۔ ہو گئے آہ مرے
موئے سیہ فام سفید
بال سلجھانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ اُلجھے ہوئے
بالون کو کھول کر صاف کرنا ۔ کنگھی کرنا
(امیر) تنگ ہو کر کہتی ہے مشاطہ اُنسے
بار بار ۔ اسقدر اُلجھو نہ صاحب بال سلجھانے
بھی دیجے
بال سلجھنا ۔ ا ۔ لازم ۔ کنگھی سے بالون کا
آراستہ ہوجانا ۔
بال سے باریک ۔ ا ۔ صفت ۔ بہت
مہین ۔ بہت دُبلا ۔ نہایت لاغر (فسانۂ
عجائب) ادرک کا لچھا میان خیراللہ کی
دوکان کا بال سے باریک کترا ۔
بال سے پتلا ۔ ا ۔ صفت ۔ بال سے
زیادہ باریک ۔ (قلق) اک پتلی بال سے
بھی وہ کمر ہے ۔
بال سے کھال جدا کرنا ۔ ا ۔ متعدی
۱ باریک بات نکالنا ۔ (رشک) فکر ہی
اور مضامین کمر ۔ بال سے کھال جدا کرتے
ہین ۲ گوشت سے پوست جدا کرنا ۔
ایک عزیز سے دوسرے عزیز کو چھڑانا
آپس مین فساد ڈلوانا ۔ رنجش کرا دینا
بال صفا ۔ ا ۔ مذکر ۔ وہ دوا جس
سے موئے زیر ناف صاف کرتے ہین ۔

بال کا پھندا ۔ ا ۔ بال کا وہ حلقہ جس
سے چڑیون کو پکڑتے ہین (ناسخ)
اور طائر ادمین پھنستے ہین تو ایک ہین
مرغ روح ۔ بال تیرے پھندے کو کیا نسبت
کمر کے بال سے ۔
بال کا کمبل بنانا ۔ ا ۔ لازم (دہلی)
چھوٹی سے بات کو بڑا کر کے دکھانا ۔ بیجا
مبالغہ کرنا ۔
بال کترنا ۔ لازم ۔ قینچی سے بال کاٹنا
بال کتروانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ کسی سے
بذریعہ قینچی کے بال کٹوانا ۔
بال کترنے سے مردہ ہلکا نہین ہوتا ۔
مثل ۔ بڑے ذخیرے سے اگر تھوڑا
نکال لین تو کچھ فائدہ نہین ہوتا ۔ تھوڑی
مصیبت اگر ٹلے تو کیا ۔ اگر تھوڑا بوجھ
کم ہوا تو کیا ۔
بال کمانی ۔ ا ۔ مونث ۔ گھڑی کی
اندر کی وہ کمانی جو نہایت باریک ہوتی
ہے (منیر) (ع) نئی اسمین بال کمانی
ہے جو گھڑی تمہاری کمر کی ہے ۔
بال کھا جانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ لفظی معنی
مین جو شخص بال کھا جاتا ہے اُسکے
گلے مین درد ہوتا ہے (منیر) درد گلو ہوا
لب شیرین کو چوم کر ۔ شاید کہ کھا گیا ہون
کوئی اس شکر مین بال ۔

بال کھچڑی ہونا - ۱ - لازم - بالون
مین سفیدی غالب ہونا - (فقرہ) زید
خالد سے دو برس چھوٹا ہے لیکن سر کے
بال کھچڑی ہوگئے ہین -

بال کھڑے ہونا - ۱ - لازم - رونگٹے
کھڑے ہونا - یہ حالت تپ آنے سے
پہلے یا خوف مین ہوتی ہے (رشک)
ہر موئے تن سے ہم تری تعظیم کرتے ہین
بال اپنے خوف و قہر و غضب سے کھڑے
نہین -

بال کھولنا - ۱ - متعدی - جوڑا کھولنا
(سہرا) گھٹا ہے کہ زہرہ نے کھولے ہین
بال - دھنک ہے کہ موباف ہے لال
لال ۲ - نوحہ و فریاد کے لئے عورتونکا
بالونکو پریشان کرنا (جلال) کھول کر
بال پریشان نہ کرو روح کو تم - او مری
سوگ کے پردے مین سنورنے والے

بال کھلنا - ۱ - لازم -

بال کی بھیڑ بنانا - لازم (دہلی) بال
کا کمبل بنانا -

بال کی کھال کھینچنا - ۱ - لازم - ۱ -
باریکیان نکالنا - موشگافی کرنا - [illegible]
چھان بین کرنا (داغ) مضمون کہ بین
تیرے شاعر کیا بال کی کھال کھینچتے
ہین ۲ - بہت ایذا پہنچانا (اسیر) صدقہ
حسین امام کا ایذا سے کھینچ رہے ہین بال - ۳ - (اکثر)
بہت ہین بال کی کھینچے کھال [illegible]

بال کی کھال نکالنا - ۱ - متعدی - نکتہ چینی
کرنا - ہندی کی چندی کرنا - (فقرہ) [illegible]
کورس کو بھی بنظر تحقیق پڑھا کرو ہر لفظ کی
بال کی کھال نکال لیا کرو -

بال گندھانا یا گندھوانا - ۱ - متعدی -
بالون کی چوٹی بنوانا -

بال گوندھنا - ۱ - لازم - چوٹی بنانا -

بال گوپال - (ھ) - مذکر - بال بچے
لڑکے بالے - وہ مرے جو بچہ بالے بیٹے
کے ہون جیلے - (انشا) بال گوپالون
نے اکثر اپنے بھی لئے جبرئیل - سدرہ کی
سایہ تلے جا کر جایا بستر -

بال لینا - ۱ - لازم - مونڈنا - استرے
سے بال مونڈنا - موئے زہار کا مونڈنا

بال مٹی سے باندھنا - ۱ - متعدی - ان
کا یہ علاج ہے کہ بال سے باندھتے ہین
تا کہ خشک ہو کر گر پڑین (ذوق) اس
نزاکت سے بسر کرتا ہے وہ رشک پری
بال بھی باندھے جو مٹی پر تو زلف حور کا

بال مروڑنا - ۱ - متعدی - بال کو
پیچ دینا -

بال منڈوانا - ۱ - متعدی - بالونکا
استرے سے صاف کرانا -

بال نوچنا۔ا۔لازم۔ اُسترے سے بالوں کا اڑا دینا۔

بال مین گرہ پڑنا۔ا۔لازم (مجازاً) مشکل پیش آنا۔ کسی امر کا وقت طلب ہونا۔

بال نوچنا۔ا۔متعدی۔بال اکھاڑنا وحشت یا پریشانی سے بالونکا پریشان کرنا (بحر) بال نوچوگے مرے دلکی گرفتاری پر۔ عنبری زلف پہ آئیگی بلا مرے بعد۔

بال وپر۔(ف)۔بازو اور پر (مجازاً) وسیلہ۔ذریعہ۔

بال وپر نکالنا۔ا۔متعدی۔پر پرزے نکالنا۔ اُڑنے کے قابل ہونا۔ہوش سنبھالنا طاقتور ہونا ۲ اندرونی شرارت ظاہر کرنا۔شریر ہونا فتنہ انگیز ہونا ۳ نودولت ہونا نیا مال ہاتھ لگنا کی جگہہ

بال وپر نکلنا۔ا۔لازم۔

بال ہتیا (ہندی) مونث۔قتل کرنا حمل ساقط کرنا۔

بال ہٹ۔(ھ)۔مونث۔لڑکپن کی ضد۔

بال ہٹ۔تریا ہٹ۔راج ہٹ ۔ا۔مقولہ۔بچے۔عورت۔اور راجا کی ضد مشہور ہے۔

بالا۔(ھ)۔سنسکرت مین اس لڑکی کو کہتے ہین جو جوانی کے اُٹھان مین ہو ۲ مذکر۔انسان کا بچہ۔لڑکا۔اردو مین تنہا مستعمل نہین ہے۔لڑکا کے ساتھ بولتے ہین۔جیسے لڑکا بالا ہونیوالا ہی ۳ سید سالار مسعود غازی کا نام (جرأت) جو ہین چھڑیون کے لوگ اُنکو جھٹ دکھلا کے بلے کی۔گئے تم ٹالے بلے دو مجھے درگاہ بالے کی عموماً۔اس معنی مین بالے میان کہتے ہین ۴ ایک کیڑا جو گیہون اور جو کے چھوٹے درختون کو کھالیتا ہے ۵ ایک خوشبودار درخت جسکی جڑ سے پٹیان بناتے ہین ۶ مذکر ایک قسم کا کان کا زیور ۷ صفت بچونکا سا جیسے لڑکا لامنھ بالا ۸ ناسمجھ نادان ۹ جو اور گیہون کے درخت جبتک ٹھنی بھرکے رہتے ہین انکو بھی بالا کہتے ہین ۱۰ فریب۔حیلہ۔بہانہ۔

بالا بہنا۔ا۔متعدی۔

بالا پہننا۔ا۔لازم۔(امتیاز کیلئے غلامون کو بالا پہنا دیا کرتے ہین) حلقہ بگوش ہونا۔مطیع ہونا۔(ظفر) یہ آسمان غلام ہے کس مہ جمال کا۔ چنے پھیری ہے کان مین بالا ہلال کا۔

بالے کی مچھلی۔مچھلی کی صورت کا زیور جسکو عورتین بالے مین ڈالتی ہین

(ناسخ) بوسہ لیتی ہے ترے پانے کی مچھلی
اے صنم۔ ہے ہمارے دلمین عالم ماہیِ
بے آب کا۔

بالآخر (ع۔ ب) آلآخر۔ پچھلا۔ اول کا ضد تلفظ بل آخر ہی دیکھو ب۔

بالا۔ (ف) ۱ اوپر۔ فوق۔ زیر کا مقابل ۲ بلند۔ دراز۔ اونچا۔ (صبا) ہوگیا عالم بالا سے بھی بالا پانی۔ جبکہ طوفان مرے دیدہ تر سے اٹھا ۳ آگے۔ سامنے ۴ غالب۔ ترجیح رکھنے والا (میر) گرے ہے کان کی بجلی ہزاروں جانوں پہ تمھاری گیسوؤں سے کسطرح ہو بالا سانپ ۵ قد و قامت (میر) آئندہ اس بلند بالا کی دکیا بلا مرے سر پہ لائی ہے ۶ اوپر گزرا ہوا۔ اوپر لکھا ہوا۔ جیسے مضمون بالا پر غور فرمائیے۔

بالا بالا۔ (ف) تابع فعل خفیہ۔ بے سکے سنے علیحدہ۔ الگ ہی الگ بے اطلاع۔ اوپر ہی اوپر (امانت) پتے یاقوت کے دکھلاتا تھا کوئی لالا بجلیاں یار کو آنے لگین بالا بالا (فقرہ) ممکن ہے دہان بالا بالا دشمنوں سے ساز ہوجائے۔ اور گورنمنٹ تک اطلاع بھی نہ پہنچے (صبا) خون عشاق کا جاتا نہین بالا بالا۔ برف سے پانے سے ہر سال حنا جلتی ہے۔

بالا بالا جانا۔ ا۔ لازم۔ (مجازاً) ۱ اوپر اوپر جانا خفیہ جانا۔ پوشیدہ جانا الگ الگ جانا (فقرہ) کچھ بالا بالا گیا کچھ زمین میں پیوست ہوا ۲ بے نتیجہ ہونا بے اثر ہونا (شرف) توجو سر گردان اسے رکھتا ہے روز اے آسمان بالا بالا نہین جاتی آہ آفتاب۔

بالا بتانا۔ ا۔ متعدی۔ ٹالنا۔ بہانہ کرنا۔ فریب دینا۔ دھوکا دینا (میر حسن) خواصوں کو بالا بتانا اسے۔ اکیلے درختوں مین جانا اُسے

بالا بر۔ ا۔ مذکر۔ انگرکھے کا وہ حصہ جو آگے کی کلی سے نکلا ہوا ہوتا ہے اور دامن کے نیچے چھپا رہتا ہے ۲ ایک قسم کا انگرکھا جسکا اگلا دامن آگے تک ٹیڑھا ہوتا ہے۔

بالا بند۔ (ف) مذکر۔ وہ گوشوارہ جو پگڑی کے اوپر باندھتے ہین۔ سرپیچ سربند ۲ دستار ۳ ایک قسم کا لحاف ۴ ایک قسم کا لبادہ۔

بالا بلند۔ (ف) بالا۔ قد۔ بلند اونچا) صفت۔ بلند قد والا معشوق (آتش) عاشقوں سے جھک کے کب ملتا ہے وہ بالا بلند۔

بالا بھولا - (ھ) ا - مذکر - سادہ مزاج معصوم - سیدھا سادھا (نظیر) غل شور بالے بھولے کھلونیکی ہے بہار - کیا کیا مزے ہین عید کے اس عیدگاہ مین -

بالاپن - (ھ) مذکر - کم عمری - لڑکپنا (رشک) طوق زر موتے بچپن سے آ.. گردن کا - بالا ہے حلقہ بگوش آپ کے بالے پن کا -

بالاپوش - (ف - لحاف) ا - مذکر پلنگ پوش - اس کپڑے کو کہتے ہین جو پلنگ لحاف یا توشک پر ڈالا جاتا ہے - غلاف (زکی) اب کہان آرام کیسی نیند کیسا لیٹنا بھر گیا کانٹے وہ گل توشک مین بالاپوش مین

بالاتر - (ف) صفت - زیادہ بلند زیادہ مرتبے والا -

بالا جوبن - ا - عم - اٹھتی جوانی نوجوانی

بالا چاند - (س) مذکر - (دہلی) نیا چاند ماہ نو - ہلال - دوج کا چاند -

بالاخانہ - (ف) - مذکر کوٹھا - وہ مکان جو چھت پر بنایا جائے - اوپر کا کمرہ -

بالادست - (ف) ا - صفت - ۱ عالی مرتبہ - اعلے - بلند مرتبہ - زبردست ۲ افسر - حاکم ۳ غالب ۴ بہتر - نفیس - پاکیزہ - افضل - غالب (ناسخ) حسن ہو کیسا ہی پر رہتا ہے بالادست عشق -

ہے زلیخا کو جنون اور حبیب یوسف جیا ... ہوئے صدر مجلس -

بالا دینا - (ھ) ا - لازم - فریب دینا (جرات) بتا اس پرفن نے کان لیتے مین ڈالا وہ بالا کیون نہ دیوے سب کو بالا

بالاشاہی - ا - ایک قسم کا سکہ

بالا کھینچی - ا - مونث - وہ آلہ جس سے وزنی چیزون کو نیچے سے اوپر چڑھاتی ہین - جر ثقیل -

بالا گشتی - (ف) ا - مذکر - پولس کا انسپکٹر -

بالانشین - ا - صفت ۱ صدر نشین صدر انجمن ۲ وہ امیرانہ چیز جو حیثیت سے زیادہ جانچ مین آئے ۳ وہ شخص جو خاص عزت کی جگہ بیٹھے - (امیر) اعلی پر اسفلون کو ہے تکبر جہان مین فوق - دریا مین موتیون سے ہے بالانشین حباب -

بالا و پست - (ف) (مجازاً) آسمان و زمین - دشمن (حبیب) خداوند بالا و پست فدا کجیسہ ہستی دہر انکہ ہست -

بالائی - (ف) ا - تابع فعل ۱ بلندی کا اوپر کا ۲ غیر معمولی ۳ سطح کے اوپر کی ۴ دودھ کی ملائی - یہ لفظ اس معنی مین فارسی مین مستعمل نہین ہے یہ نام نواب سعادت علیخان مرحوم نے رکھا تھا -

بالائی آمدنی یا آمد - ا - مونث - وہ آمدنی جو علاوہ معمولی آمدنی کی ہو - (آتش)
مرود روئش ہوں تکیہ ہے توکل میرا خرچ
ہر روز ہے یاں آمد بالائی کا - رشوت

بالائی انتظام - ا - مذکر - غیر معمولی انتظام متفرق انتظام - اوپر کا انتظام - امراۃ العروس مکتب کے واسطے محمود نے عاقل سے اتنا کہہ دیا کہ پڑھا لکھانا وغیرہ سب محمودہ کر لیا کریگی آپ صرف بالائی انتظام کی خبر لیلیا کیجئے

بالائی پیدا - ا - مونث (دہلی) بالائی آمدنی -

بالائی خرچ - ا - مذکر - زاید خرچ وہ خرچ جو معمولی سے زیادہ ہو - (سحر)
خرچ بالائی چلے جاتا ہے دست غیب سے
گنج باد آورد ہے اپنے اڑا دینے کے لئے -

بالائی رقم - ا - مونث - وہ رقم جو علاوہ مقررہ رقم کے ہو - وہ رقم جو مقررہ رقم سے زاید ہو -

بالائی مزے - ا - مذکر - خفیہ لطف - چوری چھپے کے لطف -

بالائی یافت - ا - مونث - غیر معمولی آمدنی - رشوت - تنخواہ کے علاوہ آمدنی

بالائے طاق - (ف - طاق پر) صفت - کنارے - الگ - علیحدہ -
(داغ) صورت سیرت رہی بالائے طاق - دل تو آجاتا ہے لکھے نام پر -
(رہنا - ہونا - رکھنا کے ساتھ)

بالائے طاق رکھنا - کسی چیز کو بیخبری کی حالت میں ڈال دینا - پروا نہ کرنا - غفلت کرنا -

بالاتفاق (ع - ب + الاتفاق - اکٹھا ہونا - تلفظ بل اتفاق ہے) دیکھو ب

بالاجماع (ع - ب + الاجماع) اکٹھا ہونا - سب کی رائے متفق ہونا - تلفظ بل اجماع ہے) دیکھو ب -

بالارادہ (ع - ب + الارادہ) چاہ کر دیکھو ب -

بالاستیعاب (ع - ب + الاستیعاب پورا لیلینا) دیکھو ب -

بالاشتراک (ع - ب + الاشتراک [illegible]

بالاعلان (ع - ب + الاعلان) ظاہر کرنا - کھول دینا)

بالتخصیص (ع ب + التخصیص - خاص کرنا - خصوصیت -

بالٹی - (ہ) - مونث - لکڑی یا ٹین کا ڈول - عموماً وہ ظرف جس میں گھوڑوں کو پانی پلاتے ہیں -

BALLAST TRAIN **بالسٹ ٹرین** (انگ) ا - مونث - وہ ریل گاڑی جو سڑک کی

تعمیر کے لئے مسالا ڈہوتی ہے۔ عوام
بالش ٹرین کہتے ہین۔

بالش۔ (ف) ا۔ مذکر ا۔ تکیہ ۲۔ مسند
۳۔ انزودنی۔ سرھانا۔

بالش پر۔ ا۔ مذکر۔ پر دن کا تکیہ (سحر)
زمیر سہر بھیٹ پھٹ کے سارا بالش
پر اُڑ گیا۔ ہم یہ تڑپے دھجیان ہو ہو کی
بستر اڑ گیا۔

بالشت (س بشت سست) لکھنو
مین مذکر دھلی مین مونث۔ ہاتھ کے
انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک
تک کا فاصلہ۔ بارہ انگل کا پیمانہ اس
معنی مین یہ لفظ ہندی ہے اہل فارس
کے کلام مین بمعنی "تکیہ" ہے (داغ)
ہاتھ مین ہاتھ لیا ہم نے یہ کہکر انکا
ہین بڑی دیکھین ہماری کہ تمھاری
بالشت۔

بالشتیا۔ ا۔ صفت۔ بونا۔ نہایت پست
قد۔ بالشت کے برابر آدمی۔

بالعکس (ع۔ ب + العکس۔ لوٹنا
الٹنا۔ تلفظ بل عکس ہے) دیکھو ب۔

بالعموم (ع۔ ب + العموم۔ عام ہونا
سب جگہ ہونا۔ تلفظ بل عموم ہے) دیکھو
ب۔

بالغ (ع)۔ مذکر۔ سن بلوغ پر پہنچنے
والا۔ سیانا۔ جوان۔ نابالغ کی ضد۔
(قانونا) ۱۸ سال کی عمر کا مرد۔

بالغ بالسن (ع۔ تلفظ دوسرے
لفظ کا بسن ہے) صفت۔ عمر کے اعتبار
سے بالغ۔

بالغ بالعلامات (ع دوسرے
لفظ کا تلفظ بل علامات ہے) صفت
جوانی کے علامات نمایان ہوجانے سے
بالغ۔

بالغ نظر۔ (ف) ا۔ صفت۔ نکتہ
رس۔ غور سے دیکھنے والا کسی امر کا
گہری نظر سے دیکھنے والا۔

بالغہ (ع)۔ مونث۔ جوان عورت
پندرہ سال سے زیادہ عمر کی عورت

بالغہ بالسن۔ عمر کے اعتبار سے
بالغ عورت۔

بالغہ بالعلامات فقہائیون کی
رو سے بالغہ عورت یعنی وہ عورت
جسکی عمر پندرہ سال کی نہوئی ہو لیکن
حیض کا آنا جو علامات بلوغ مین سے ہے
پایا جائے۔

بالفرض (ع۔ ب + الفرض۔ معین
کرنا کسی چیز کا۔ تلفظ بل فرضا ہے) دیکھو
ب۔

بالفعل (ع۔ ب + الفعل۔ کام۔

بِل تلفظ بِل فعل ہے دیکھو ب ۔
بالقصد ع ب + القصد ارادہ
تلفظ بِل قصد ہے) دیکھو ب
بالقوے (ع ۔ ب + القوے
قوت کی جمع ۔ تلفظ بِل قوا ہے ۔
بالقابہ (ع ۔ ب + القاب ۔ ہ
تلفظ ۔ ب القابہی ہے) دیکھو ب
بالک ۔ (ھ) ۔ مذکر ۔ بچہ ۔ شیر خوار بچہ
بالکا (ھ) بچا ۔ مرید جو بجائے فرزند
کے ہو ۔ فقیر کا مرید چیلا ۔ شاگرد ۔
بالک بن بالک پنا ۔ مذکر ۔ عم ۔ لڑکپن
بالکل ۔ (ع ۔ ب + الکل ۔ پورا تلفظ
بِل کل ہے) ۔ دیکھو ب ۔
بالکنایہ (ع ب + الکنایۃ ۔ پوشیدہ
طور سے کہنا دیکھو ب) ۔
بالکی ۔ (ھ) مونث ۔ مرید عورت ۔
بالگیر ۔ ا ۔ تابع فعل ۔ سائیس ۔ دیکھو بارگیر
بالم ۔ (ھ) ۔ ا ۔ مذکر عم ۔ عاشق ۲ خاوند
۳ ایک قسم کا کپڑا ۔
بالم کھیرا ۔ ا ۔ مذکر ایک قسم کا بڑا کھیرا
بالمرہ ۔ (ع ۔ ب + المرہ ۔ ایک دفعہ
تلفظ بِل مرہ ہے دیکھو ب ۔
بالمقابلہ ۔ (ع ۔ ب + المقابلہ ۔ روبرو
ہونا ۔ آمنا سامنا تلفظ بِل مقابلہ ہے
دیکھو ب ۔

بالمقطع (ع ۔ ب + المقطع ۔ انتہا کی
جگہ کٹنے کی جگہ ۔ تلفظ بِل مقطع ہے) دیکھو
ب ۔
بالمواجہہ (ع ۔ ب + المواجہہ باہم
روبرو ہونا ۔ تلفظ بِل مواجہہ ہے) دیکھو
ب ۔
بالنا ۔ (ھ) ۱ ۔ متعدی ۔ عم ۔ سلگانا آگ
روشن کرنا ۔
بالنگو ۔ (ف) مذکر ۔ (بکسر لام و
ضم گاف) ایک دوا کا نام ۔
بالو ۔ (ھ) مونث ۱ ریت ۔ ریگ ۔ بھٹے
کی وہ ریشے جو داڑھی کیطرح ہوتے ہیں
بالو برد ۱ ۔ مونث ۱ وہ زمین جو سیلاب
آنیکی وجہ سے ریت میں چھپ جائے ۲
تخفیف مالگزاری کی جو آراضی ریت میں
دب جانیکی وجہ سے ہو ۔
بالوچری ۔ ا ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا ریشمی
کپڑا جو بالوچر (مرشد آباد میں) بُنا جاتا ہے
بالوشاہی ۔ ا ۔ مذکر ۔ ایک قسم کی مٹھائی
(خستگی کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے)
بالو کا آبخورا ۔ ایک قسم کا مٹی کا
آبخورا (فقرہ) کوری صراحیاں پانی بھری
منڈیر پر منگوا دی گئیں تھیں انپر بالو کے
آبخورے ڈھکے ہوئے تھے ۔
بالو کی بھیت اوچھے کی پریت ۔ ا ۔

مقولہ - دونون چیزین ناقابل اعتبار ہین

بالو کی دوات - ۱ - وہ مٹی کا چھوٹا ظرف جسمین ریت رکھتے ہین اور لکھنے والے تر حرفون کے خشک کرنیکے لئے تازہ لکھے ہوے کاغذ پر ڈال دیتے ہین

بالو گھڑی - ۱ - مونث - اک خاص شیشے کا ظرف جسکے اوپر کے حصے مین بالو ڈالتے ہین جو ایک چھوٹے سوراخ کے ذریعے سے نیچے کے حصے مین گرتی ہے جتنے عرصے مین پوری بالو گرجاتی ہے اس سے وقت کا اندازہ کرلیتے ہین اور اسطرح اس سے گھڑی کا کام لیتے ہین - (قدر) عشرتکدہ تھا کل وہ مکدر ہے چرخ سے بالو گھڑی ہوا مرا شیشہ شراب کا -

بالی - (ھ) ۱ - مونث - ۱ ایک قسم کا زیور جسکو عورتین کان مین پہنتی ہین ۲ (عو) کم عمر لڑکی (جانصاحب) کنواری بالی ہے موتی بیگم - نہ بال کھوے ہوے پھراکر - اس معنی مین بھولی اور کنواری کے ساتھ بولا جاتا ہے ۳ خوشہ - (منیر) کہ رشک کیوڑے کی بالی کا ہوا اسوا جانان پر ۴ عورتون کے سر کے باریک چھوٹے بال جو بڑھتے نہین ہین -

بالی بھولی ۱ چھوٹی کم عمر لڑکی ۲ بیوقوف کم عقل عورت -

بالی کی سوئیان - ۱ - وہ چھوٹے سخت ریشے جو گیہون اور جو کے خوشون کے گرداگرد ہوتے ہین -

بالی عمر - لڑکپن یا بچپن کی عمر - کمسنی

بالیدگی - (ف) مونث - نمو - روئیدگی بڑھنا - پیدائش - (فقرہ) جسم کی توانائی اور بالیدگی غذا پر موقوف ہے -

بالے میان - ۱ - مذکر - مسعود غازی (محمود غزنوی کے بھانجے) کا لقب ہے جو بمقام بہرایچ (اودہ) شہید ہوے انکی نام کی چھڑیان بھی کھڑی کیجاتی ہین (جانصاحب) گیا تھا گنگا مہاجن آتے ہی پہنچا بالے میان کے میلے - نہ ٹالے بالے تبادٔ صاحب منگا دو بالے مرے چھڑا کر -

بالے میان کی مہندی - ۱ - مونث وہ گروہ جو بالے میان کے مزار کو میلے کے زمانہ مین جاتا ہے (انشا) یون چلی اشکون سے چشم خونفشان کی مہندی - جیسے بہرایچ چلے بالے میان کی مہندی

بالے کی مان اور بوڑھے کی جورو کو خدا نہ ملے - ۱ - مقولہ یعنی اس عمر کا آدمی دوسرے کا محتاج ہوتا ہے پھر نہ بالے کو مان ملیگی - اور نہ بوڑھے کو جورو ہاتھ آئیگی -

بالین۔(ف۔ بال۔ ین کلمہ نسبت) مذکر ۱۔ سرہانا۔(امیر) آے بالین پر جو مجھ بیمار کے خوب رو ئی موت ڈار ہین مار کے ۲۔ تکیہ (تکیہ مین پر بھرتے ہین)(شمشاد)

ع بنمون کو مخلی بالین سے ہے دوران سر

بالین پرست۔(ف)(مجازاً) بیمار آرام طلب۔

بام۔(ف)۔ مذکر ۱۔ کوٹھا چھت۔ بالا خانہ ۲۔ مونث۔ ایک قسم کی مچھلی ۳۔ تعرض اس معنی مین بجاے بام کے دام بولا جاتا ہے۔

بامِ مسیح۔ف (مجازاً) آسمانِ چہارم

بامِ نہم۔ف (مجازاً) عرش۔

بامب۔(انگ BOMB

۱۔ مذکر۔ بم کا گولا۔ گولا۔

بامداد۔ بامدادان (بامدادان مین الف نون زاید ہے) تابع فعل صبح سویرے۔ قبل طلوع آفتاب۔

بامَن (ھ) مذکر برہمن۔ دیدون کا عالم وشنو جی کے ایک اوتار کا نام۔

بامھن (ھ)۔ مذکر۔(عو) پنڈت برہمن (جانصاحب) بامھن نے مجھسے کہتے ہین پوتھی بچار کے پھندے مین تم پھنسو گے ابھی تین چار کے۔

بامن کی بیٹی کلمہ پھرے یا پڑھے

۱۔(عو) مسلمان عورتین نہایت خوش ذائقہ اور سلونی چیز کی تعریف مین کہتی ہین (فقرہ) اُستانی جی نے جس ہنڈیا مین ہاتھ لگا دیا ایسی بنگئی کہ بامن کی بیٹی ہو تو کلمہ پڑھے۔

بامنی بامھنی۔(ھ) مونث ۱۔ برہمنی عورت ۲۔ ایک کیڑا جسکی دُم سرخ اور جسم چمکتا ہوا ہوتا ہے ۳۔ کنول کے پھول کا زر دزیرہ ۴۔ آنکھ کی ایک بیماری جس سے پلکین گر جاتی ہین۔

بان۔(ع) مذکر ۱۔ ایک نازک خوشبودار درخت جسکے بیج سے تیل نکالتے ہین یہ درخت عرب مین ہوتا ہے ۲۔ بید مشک کو بھی کہتے ہین۔ بعض فرہنگ نگارون نے سہو سے درخت سہجنہ اور بکائن کی معنی لکھے ہین۔

بان۔(ف) اسم کے آخر مین ملانے سے ۱۔ صاحب۔ محافظ کے معانے دیتا ہے جیسے۔ باغبان میزبان۔ دربان ۲۔ کبھی چلانیوالے کے جیسے۔ گاڑی بان

بان۔(س۔ صفت۔ ھ وان۔ تیر۔ راجہ بلی کے بیٹے کا نام) ۱۔ مذکر موبنج کی رسی جس سے چارپائی بنتے ہین (نظیر) بٹھا کے پاس جو تو دل مرا جلائیگا۔ پہر ایک بان بچھنے کا تر سے کھٹولے کا ۲۔ مذکر

آتشبازی۔ (میر) نالہ تا آسمان جاتا ہے شور سے جیسے بان جاتا ہے ۲ مونث طور ڈھنگ۔ مزاج۔ خاصیت۔ آن کے ساتھ بطور تابع کے بولا جاتا ہے ۳ مونث (دہلی) عادت۔ (ڈالنا۔ پڑنا سیکھنا کے ساتھ) (فقرہ) جیسی بان ڈالوگے ویسی پڑیگی ۵ ایک قسم کی ہوائی جو اگلے زمانے کی لڑائیوں مین دشمن کیطرف پھینکتے تھے (مصحفی) جون مرغ صبح بولا صدمہ یہ دلکو پہنچا۔ جیسے کسینے میری چھاتی پہ بان مارا۔ یہ لفظ اگن بان کا مخفف ہے اگن بمعنی آتش۔ بان بمعنی تیر ۶ مذکر بڑا جوار بھاٹا جو دریاؤن مین آتا ہے ۷ مونث (ہندو) مانجا۔ مائیان شادی سے کچھ روز پہلے دولہا دلھن کے ساتھ ایک رسم برتی جاتی ہے کہ وہ کسی مکان کے گوشہ مین بیٹھا دئے جاتے ہین (بٹھانے کے ساتھ) ۸ مذکر تیر تکا خدنگ ۹ زخمی جانور کے خون کے نشانات۔

بان بان کرنا۔ ا۔ لازم۔ بکواس کرنا۔ بیہودہ بکنا۔

بان دار ۱ مذکر۔ ہوائی پھینکنے والا ۲ (مجاز) وہ مسلح سپاہی جو حفاظت کیلئے سواری کے ساتھ رہتا ہے (رشک) نہ وہ رکھتا ہے سواری مین نہ دروازے پر۔ باندارون مین ٹھکانا ہے نہ دربانون مین

بان ڈالنا۔ ا۔ لازم۔ دہلی۔ عادت ڈالنا۔ سدھانا۔ خوگر کرنا۔

بانا۔ (ھ)۔ عم۔ متعدی۔ کھولنا (فقرہ) اُسنے منھ بانا۔

بانا۔ (ھ) ۱ مذکر۔ پوشاک۔ لباس ۲ تانا کے خلاف یعنی وہ تار جسے جولاہے کپڑے کے عرض مین بُنتے ہین ۳ ریشمی دھاگا جو بُننے اور سینے مین استعمال کیا جاتا ہے ۴ وردی۔ وضع بھیس (داغ) جگر پر داغ سینے پہ نشان ہین اُنکے چھلے کے یہی عاشق کا تمغا ہے یہی بانکے کا بانا ہے ۵ شکل صورت رنگ ۶ طلائی۔ نقرئی۔ ریشمی ڈورا جو بہادر آدمی اپنے ایک پاؤن مین دلاوری ظاہر کرنیکے واسطے باندھتے ہین (اترنا اور پڑنا کے ساتھ) (بحر) بس اب زندگی بیڑیون مین کٹےگی۔ نہ اُتریگا پاؤن سے بانا ہمارا (قلق) بانا پڑا ہے یار کے پائے نگاہ مین۔ ڈورا نہین ہے سرمی کا چشم سیاہ مین (برق) ساتھ مہندی پہ نہ چھوڑا قاتل سفاک کا۔ پاؤن مین بانا پڑا ہے حلقہ فتراک کا ۷ حرفہ پیشہ ہنر (ناسخ) حقارت سے نظر کرتے ہو

کیا چاک گریبان پر۔ نہ سمجھو مفلسی ہم عشق
باز ذ نکایہ بانا ہے ۵ ایک قسم کا آلۂ حرب
جسکو لڑائی مین دونون ہاتھون سے پکڑ
کے پھراتے ہین ۹ ایک قسم کا لوہے کا
ڈول جس سے آبپاشی کیواسطے پانی
نکالتے ہین ۱۰ دھاگون کا چھلا جو کبوترونکے
پاؤن مین ڈالتے ہین۔

بانا اترنا۔ دیکھو بانا نمبر ۶۔

بانا باندھنا۔ ا۔ لازم ۱ دعوی
کے ساتھ کسی کام کا بیڑا اُٹھانا۔ ذمہ لینا
(بحر) سر اُٹھایا بہت آشفتہ سری مین ہم
نے۔ بیڑی پہنی کہ فن عشق مین بانا باندھا
۲ ہتھیار بند ہونا ۳ تیار رہنا۔ کمر باندھنا ۴
کسی کام مین بیمثل ہونیکا دعوے کرنا ۵
شرط بدنا۔

بانا بدلنا۔ ا۔ لازم۔ لباس تبدیل
کرنا۔ بھیس بدلنا۔ روپ بھرنا۔

بانا پڑنا۔ دیکھو بانا نمبر ۶

بانات۔ (ف) مونث۔ ایک قسم کا
اونی کپڑا جو دبیز اور گرم ہوتا ہے۔

باناتی۔ ا۔ صفت۔ بانات کا بنا ہوا
۲ بانات کے رنگ کا۔ بہت سُرخ رنگ

بانبی۔ (ھ نون غنہ) مونث ۱ سوراخ سانپ
کا۔ (بحر) جواب ہو نہ سکا تیری زلف
کی لٹ کا نکل کے سانپ نے بانبی
سے لاکھ سر پٹکا۔

بانٹ۔ (س۔ بانٹ تقسیم کر) ا۔ مونث
۱ بانٹنا کا حاصل مصدر۔ تقسیم ۲ بٹوارہ
(داغ) غیر کی قسمت سے ہوئی ہین کم
نصیب۔ بانٹ کیسی تھی یہی تقسیم
کیا ۳ خارج قسمت۔ حاصل قسمت ۴
حصہ ۵ (گنجفہ بازونکی اصطلاح) تاش
یا گنجفے کے پتّون کی تقسیم ۶ وہ چارہ
دانہ جو گائے کے سامنے دودھ دوہتی
وقت رکھ دیتے ہین ۷ (لکھنؤ) سنگِ ترازو
پتھر لوہے وغیرہ کے وہ آلات جن سے
تولتے ہین دہلی مین بٹ یا باٹ کہتے ہین

بانٹا۔ مذکر۔ حصہ۔ بٹوارہ۔ تقسیم۔

بانٹ بونٹ کر۔ تقسیم کر کے۔

بانٹ چونٹ۔ (س) حصہ تقسیم

بانٹ چھل۔ خارج قسمت۔

بانٹ چونٹ کر۔ (عو) دے دلا کر
تقسیم کر کے (الحقوق والفرائض) عرب کے
لوگون نے پاسون کی جگہہ کچھ تیر بنا رکھے
ہین اور اُنسے طرح طرح پر جوا کھیلتے۔
مثلا اونٹ ذبح کیا اور اُن ہی تیرون سے
گوشت کی بانٹ چونٹ کی۔

بانٹ دینا۔ متعدی (گنجفہ بازونکی
اصطلاح) پتون کا تقسیم کرنا ۲ تقسیم کر دینا

بانٹ کھانا۔ ا۔ لازم۔ تقسیم کر لینا

(بحر) گو سنگ دنیا ہون پر تنہا خودی
مجھ مین نہین مگر (انگر) بانٹ کھایا ہو تعیسر
ہو گیا۔

بانٹ لینا۔ لازم تقسیم کر لینا۔

بانٹنا (ھ) متعدی۔ تقسیم کرنا حصہ
لگانا۔

بانٹیا (ھ) مذکر۔ عم 1 واسطہ۔
مطلب۔ علاقہ 2 سبب۔ باعث موقع

بانجھ (ھ۔ بانجھ) صفت۔ وہ عورت
جسکے حمل نہ رہے (جانصاحب) سوت
کی بھی نہ کھائی بانجھ دنیا سے چلی 2 اوسر
شور۔ وہ بنجر زمین جسمین کچھ پیدا نہین
ہوتا۔

بانجھ اچھی اکوانجھ بری۔ (مثل) بانجھ
اُس عورت کو کہتے ہین جسکے کبھی بچہ نہ پیدا
ہوا (اور اکوانجھ وہ عورت جو ایکبار بچہ
جنکر پھر نہ جنے) صاف انکار کر دینا بہتر
ہے بمقابلہ اُسکے کہ امید دلائی جائے اور
وہ پوری نہو۔

بانجھ بیائی سونٹھ اڑائی۔ (مثل)
(طنزاً) کسی بے لیاقت کے کامیاب نے
پر کہتے ہین۔

بانجھہ۔ (س) مونث تجارت۔

بانجھر (ھ) مذکر (عم) بنجر۔

بانچنا (ھ) 1 متعدی۔ عم 1 پڑھنا
مطالعہ کرنا 2 لازم محفوظ رہنا۔ بچنا۔

بانچی (ھ۔ بغیر اعلان نون) مونث۔
ایک چھوٹی کنکیّا۔

بانچھا (ھ۔ بغیر اعلان نون) عم۔ خواہش
ہوس۔

باندا۔ (ھ بغیر اعلان نون) مذکر۔ وہ پودھا
جو اور درختوں پر پیدا ہوتے ہین (لگنا کے
ساتھ) (حاجی نغلول) کھوپڑی مین باندا
لگے آم کیطرح گڑگڑیان۔

باندرنی۔ باندری (ھ) مونث۔ حم
دیکھو بندریا۔

باندغلام (ف) زر خرید۔

باندھ (س) مذکر 1 بندھن۔ بند
(فقرہ) باندھ مضبوط بندھا تھا چڑھی
پانی نہ رک سکا 2 پشتہ 3 قید 4 گٹھا

باندھا جانا۔ لازم گرفتار رہنا۔
(آتش) ہاخواندہ شرح شوق جلا سے کوئی
خطوط باندھے گئے وہ جو کرے نامہ
بر کبھے۔

باندھ رکھنا۔ باندھکے رکھنا۔ (متعدی)
قید کر کے رکھنا۔ زبردستی روکنا (ذوق)
ہل سکین پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندھین
ایکستار نگہ مونہہ سے شو بیل دمان (قدر)
عشق تبان مین باندھ کے دکھو نہ رہسکا
خو گرہوا سکونت کہسار کا مزاج۔

باندھ کیسہ کھا ہر پیسہ - ا- مثل (ہر پیسہ ایک قسم کا کھانا جسکو حلیم کہتے ہین) منشا یہ ہے کہ روپیہ اگر اپنے پاس ہے تو جو چاہو کھاؤ پیو - روپے سے سب کام نکلتے ہین

باندھ لنگوٹی - ا- مونث - نام ایک قوم کا جو بندیلکھنڈ مین پائی جاتی ہے -

باندھنا - (س - باندنا) ا- متعدی ۱ کھولنا کے خلاف - تلے اوپر رکھنا - جوڑنا ملانا (فقرہ) سُنّی ہاتھ باندھکے نماز پڑھتے ہین ۲ کَسنا (ذوق) یہ بہتان کس نے افشائے محبت کا بیان باندھا - جو بعد از مرگ میرے منھ کو تونے بدگمان باندھا ۳ زنجیر یا رسّی یا کسی چیز سے لپیٹنا - کسی چیز کو لپیٹنا - ع - کفن مثل حباب اے ذوق ہم نے سر سے یان باندھا ۴ صحیح مقام پر بٹھانا - جمانا - ملانا - چڑھانا - جیسے ہڈی کا باندھنا ۵ مقرر کرنا - جیسے - شرط باندھنا ۶ رکھنا - دھرنا - جیسے تیغیں باندھنا ۷ لگانا - جیسے بہتان باندھنا ۸ ایک قطار مین کرنا - ترتیب دینا - جیسے صف باندھنا ۹ تعمیر کرنا - جیسے پل باندھنا ۱۰ روکنا - بند لگانا - جیسے پانی باندھنا ۱۱ بنانا - جمع کرنا - صورت بنانا - جیسے لڈو باندھنا ۱۲ (تار کے ساتھ) سلسلے وار کرنا - (ذوق) ترا ہنسنا جو یاد آیا بہ رنگ قہقہہ مینا - تو مین نے تار اک رونے کا لے سے ہچکیان باندھا ۱۳ عمدہ منظر بنانا - کیفیت دکھانا - جیسے سمان باندھنا ۱۴ قید کرنا - زبردستی کرنا (داغ) کیا قاصد نا فہم کو مین باندھ کے بھیجون - وہ تو نہین جاتا نہین جاتا نہین جاتا ۱۵ لکھنا - بیان کرنا - نظم یا نثر مین لانا - جیسے مضمون باندھنا ۱۶ افسردہ کرنا (دل کے ساتھ) (ذوق) ترے جوڑے کے کھلنے نے مرا دل دل ستان باندھا - عجب نقشہ سیر نے عقدہ وہان کھولا یہان باندھا - ۱۷ کسی کام کو سلسلہ وار کرنا (ذوق) نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا مجھی پر گالیون کا جھاڑ تونے بدزبان باندھا ۱۸ کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا - (ذوق) اُڑا دیے ٹکّے دہوئین اک آن مین اس چرخ گردان کے - اگر چکّر دہوئین نے دل کے زیر آسمان باندھا ۱۹ جمانا - جیسے آسن باندھنا ۲۰ بٹھانا جیسے خیال باندھنا - سیدھ باندھنا ۲۱ بدنا - جیسے شرط باندھنا ۲۲ تشخیص کرنا قایم کرنا - قرار دینا - لگانا - تجویز کرنا مقرر کرنا - جیسے محصول باندھنا - مہر باندھنا ۲۳ سوچنا - جیسے خیال باندھنا ۲۴ کسی خیال کا دل مین جگہ دینا - جیسے بہتر

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ ل ۱۰۰۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست　　غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیر دام دگرند　　بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نورالحسن نیر بی اے ال ال بی (کاکوروی)

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ۔ لکھنؤ

قیمت سالانہ نمبر اعلیٰ ۲/
قیمت سالانہ نمبر دوئم ۱/۸

قیمت فی پرچہ اعلیٰ ۱/
قیمت فی پرچہ دوئم ۱۲/

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ مین طبع ہوا۔

(کتبہ سید محمد نواب معکوس نویس لکھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

جلد ۱	یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء	نمبر ۱۰

(۱) بہایل اور گھایل بفتح یائے تحتانی — حضرت حیؔ

(۵) امور مشورہ طلب — مولف نوراللغات ۱۹

(۲) بعض کارآمد باتیں — سید وزارت علی صاحب ۹

(۶) تازہ غم — محشرؔ ۲۰

(۳) تصرف باعراب — حضرت شادان بلگرامی ۱۰

(۷) انتخاب اودھ پنچ — ماخوذ ۲۱

(۴) جوابات امور مشورہ طلب — حضرت شادان بلگرامی ۱۷

(۸) روح سخن — ۲۹

نور اللغات ۱۴۵ / ۱۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۱ جلد ۱ — یکم اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

پائل و رگھائل بفتح یای تحتانی

میرے مضمون زیر سرخی مسطور الصدر کی بابت اسوقت تک تین مضمون میری راے کے خلاف شایع ہوے اسکے شیوع کے قبل مین نے موءلف نوراللغات کے امور مشورہ طلب کے جوابات لکھنا شروع کر دیے تھے انکے اختتام نوبت نہ آنے پائی تھی کہ سخت علالت مین مبتلا ہو گیا جسکا سلسلہ ابتک کچھ نہ کچھ جاری ہے کچھ افاقہ ہونے پر اپنے ناتمام مضمون ہی کو مکمل کرنے پہلے ادیب اردو کی نذر کرنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ اُس کام سے فارغ ہو گیا اور خیال ہوا کہ اب اپنے مضمون کے خلاف مضامین کی بابت کچھ عرض کرون پہلا مضمون ادیب اُردو یکم مارچ سنہ ۱۹۲۱ء جلد (۱) نمبر ۳ میں میرے عنایت فرماے قدیم عالیجناب مرزا ثریا قدر بہادر زاد عنایتہ کا ہے جنہون نے نہایت سنجیدگی اور نیک نفسی سے اختلاف فرماکر وہ اصول تحریر فرمائے جو اپنے نزدیک اپنے اختلاف راے کی بابت کافی سمجھے۔ اب۔ ہا یہ کہ ان امور کی بابت جو باتین میری سمجھ مین نہین آئی ہین وہ ہر وقت جناب ممدوح سے دریافت

کر سکتا ہون۔ بالفعل اسکی چندان ضرورت نہین معلوم ہوئی بشرط فرصت کسی اور موقع پر مستفید ہونگا۔

دوسرا مضمون ادیب اُردو یکم اپریل ۱۹۲۱ء جلد (۱) نمبر ۴ مین میرے کرم فرمائی جدید جناب صفدر مرزا پوری کا ہے جسمین نہایت قابلیت اور ذہانت صرف کرکے خوب خوب شدید قلم کی جولانی دکھائی گئی ہے اور میری تحریر پر ایسی ایسی گرفت کی گئی ہے کہ گویا بزعم خود اُسی سے مین لاجواب کر دیا گیا ہون مگر چونکہ میرے خیال خام مین ابھی یہ تحریر مضمون نگار کی ایسی نہین ہے جس سے کہ پایل اور گھایل مین یائے مفتوح کو غلط تسلیم کرکے ہمزہ مکسور ہی کا دم بھرا جائے اسلیے اسکی بابت کچھ سمع خراشی کی ضرورت ہے۔

پہلے گستاخی کی معافی چاہکر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ جو حملے میری تحریر پر کیے گئے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس پر بخوبی غور نہین فرمایا گیا یا خدا نخواستہ فہم مبارک مین نہین آئی۔ کیونکہ قریب قریب سب حملون کا توڑ خود اُسی مین موجود ہے۔ بعض الزام ایسے لگائے گئے ہین جنکی کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی۔ نہین معلوم مین نے اپنے مضمون مین کہان پر لکھا ہے کہ ناسخ و آتش نے ہمزہ مکسورہ کے ساتھ گھائل لکھکر غلطی کی ہے یا یہ کہ امیر۔ داغ۔ جلال نے گھائل کا قافیہ دل کے ساتھ نہ لکھنے مین بحر کی مستحسن تقلید کی ہے۔ مین کمبخت تو یہ بھی نہین جانتا کہ مستحسن یا غیر مستحسن تقلید کیسی ہوتی ہے۔ مین نے تو اپنے مضمون مین شعرائے مذکور وغیرہ کا استاد کے تصرف یا اصلاح کو مستحسن تسلیم کرکے کم و بیش اُنکی تقلید کرنا بیان کیا ہے۔ کم و بیش کے لفظ پر غور نہ فرمایا گیا۔ کم تقلید کو جلال۔ امیر اور داغ سے نسبت ہے یعنی انھون نے صرف دل اور بسمل وغیرہ کے ساتھ گھایل کو قافیے مین لانے سے احتیاط کی مگر بفتح یا قافیے مین باندھا نہین۔ اور بیش یعنی پوری تقلید کو تسلیم۔ دلی اور اشرف لکھنوی سے نسبت ہے کہ انھون نے دونون باتین کین۔ یہ بات میرے علم کی ہے مگر اہل خلاف اسکو ماننے کیون لگے جبکہ یہی ثبوت کم سے اعتراض کیا جاتا ہے اسی وجہ سے اپنے ذاتی علم کے ثبوت مین بیش یعنی

پوری تقلید کرنیوالون کے اشعار مثالیہ پیش کردئے گئے اور کم تقلید کرنیوالون کے کلام کا حوالہ دیدیا گیا ہے کہ انکے دیوانون مین دل اور بسمل وغیرہ قافیون کی غزلین نکال کے اطمینان کرلیا جائے کہ گہایل کے قافئے سے احتیاط کی ہے یا نہین۔ تعجب ہے کہ باوجود اس ثبوت کے مضمون نگار صاحب کو میرا علم جسکو وہ خیال سمجھے ہین صحیح نہین معلوم ہوتا۔ بہتر ہوتا اگر اس خیالی خیال کے صحیح نہ معلوم ہونیکی کوئی وجہ مدلل و معقول بھی ارشاد فرما دیتے۔ مجھے اپنے مضمون مین یہ بھی کہین نظر نہین آتا کہ شوق نیموی کے اعتراف کو بحر کی تقلید کے لیے کافی سمجھا ہو۔ البتہ اپنے اس علم کی شہادت مین کہ بحر نے گھایل کی اصلاح کی اور شعرائے مذکور الصدر نے کم و بیش انکی تقلید کی ایضاح کا حوالہ دیا ہے کہ شوق نیموی نے بھی جو اس واقعے سے آگاہی رکھتے تھے اس اصلاح و تقلید کا اعتراف کیا ہے جسکی نسبت تحریر فرمایا گیا ہے کہ (مضمون نگار گھایل بفتح یا کے متعلق شوق نیموی کے اعتراف کو بحر کی تقلید کے لئے کافی سمجھتے ہین) اگر ایسا ہوتا تو بحر کی ہمعصر اہل زبان اساتذہ جنکا پایہ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کہنہ مشقی اور کمال مین میرے مہربان مضمون نگار کے استاد الاستاد حضرت امیر سے کم نہین اُنکے اشعار مثالیہ ثبوت تقلید کے لئے کیون پیش کئے جاتے جن سے بالکل اعراض کرکے میرا ثبوت کم زور اور اپنا خیال قوی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب ذرا تکلیف فرما کے ایضاح کو ملاحظہ فرما لیا جائے کہ میرا ذاتی علم جو خیال تصور فرمایا گیا ہے اُسکی شہادت اُس مین ملتی ہے یا نہین مین اپنے مضمون مین یہ بھی کہین نہین پاتا کہ ثقات کے لئے یہ قید ہے کہ وہ شاعر نہ ہون اور قافیہ بندی کی ضرورت سے بے نیاز ہون۔ نہین معلوم یہ فقرہ کہان سے اخذ کیا گیا ہے۔ ایک فقرہ یہ بھی تحریر فرمایا گیا ہے کہ (بحر کے گھایل لکھدینے کے بعد جلال نے جمہور فصحائے لکھنو کا اتفاق یکسر یا ظاہر کیا) غالباً اس سے مضمون نگار صاحب کو یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ جلال کا بحر کی کچھہ بھی تقلید کرنا یا گھایل کو بفتح یائے تحتانی تسلیم کرنا غلط ہے۔ مین نے جو اپنے مضمون مین لکھا ہے کہ حضرت جلال لکھنوی نے بھی اپنے لغت سرمایۂ زبان اُردو مین گھایل کے بیان مین اسکا ذکر کیا ہے الخ جس پر یہ فقرہ جمایا گیا ہے

اگر تکلیف فرما کے سرمایۂ زبان اردو کا ملاحظہ فرمایا جاتا تو معلوم ہو جاتا کہ جہان انھون نے تنبیہ کے آخر مین اتفاق جمہور فصحا ظاہر کیا ہے وہان اُنکے اوپر کیا لکھا ہے اُس سے استاد بحر کی نسبت انکی عقیدت کا کیا پتا لگتا ہے۔ آیا بحر کی اس صلاح سے انحراف کیا ہے۔ ہرگز نہین بلکہ بحر کے عندیے کو زور دیکر اسطرح یون واضح کیا کہ (جناب شیخ امداد علی بحر مغفور کہ ارشد تلامذہ مین سے جناب شیخ ناسخ مرحوم کے تھے وہ اس لغت کو یائے تحتانی کے فتحے سے صحیح فرماتے تھے اور صندل و مخمل وغیرہ کے قافیے مین لاتے تھے چنانچہ انکے کلام مین گھایل صندل اور مخمل وغیرہ کے قافیے مین موجود ہے جسکا جی چاہے دیوان مین انکے دیکھ لے) اب رہا آخری فقرہ کہ لیکن اتفاق جمہور فصحاے لکھنؤ کا لغت مذکور مین یاے تحتانی کے کسرے ہی پر ہے۔ یہ اُنکے پرانے جمے ہوے خیال کا اثر ہے۔ گھایل کی دونون صورتون مین یعنی بفتح یاے تحتانی یا بکسر ہمزہ کسی کے غلط یا صحیح ہونیکی بابت اُنھون نے اپنی خاص رائے ظاہر نہین کی اور نہ اُسکا چہرہ تحریر فرمایا حالانکہ ایسی مختلف فیہ صورت مین اسکی ضرورت تھی۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ اُنکی حالت اس لفظ کے چہرے کی بابت مذبذب تھی نہ بفتح یائے تحتانی ہی قافیے مین لاسکتے تھے اور نہ بکسر ہمزہ۔ یہی حالت امیر و داغ کی تھی جو مین اپنے مضمون سابق مین ظاہر کرچکا ہون۔ پس جلال کا آخری فقرہ یعنی اتفاق جمہور فصحائے لکھنؤ کا یائے تحتانی کے کسرے ہی پر ہے مضمون نگار صاحب کے موافق کون سا زبردست ثبوت ہوسکتا ہے۔ علاوہ اسکے گستاخی معاف جلال کا اتفاق جمہور فصحا لکھنا ہی ایک حد تک درست نہین جبکہ اُنکے ہم پلہ معاصرین فصحائے لکھنؤ جناب تسلیم دہلوی و اشرف لکھنوی وغیرہ اس اتفاق کے بالکل خلاف تھے ایسی حالت مین جمہوریت کب باقی رہی۔

چند سوالات بھی ایسے ہی چھوڑ کر گئے ہین جیسے حملون اور گرفتون کا اوپر بیان ہوا۔ اُنکے جوابات فرداً فرداً دینا بیکار کی طوالت اور ہمارے ادیب اردو کے قیمتی صفحات کو ناحق سیاہ کرنا ہے۔ اسی قدر لکھنے مین طول ہوگیا۔

اب مین صحیح صحیح یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ مین نے اتبک جو مضامین لکھے اور آیندہ لکھونگا اُن سے ہرگز میرا یہ منشا نہین کہ صاحب نور اللغات یا

کوئی صاحب خواہ مخواہ میرے خیال کی تقلید کرین - البتہ میرا جو خیال ہوگا اُسکو ضرور آزادی کے ساتھہ حتی الامکان مع وجوہ و دلائل ظاہر کرونگا پھر چاہیے کوئی اسکو مانے یا نہ مانے - اور میرے جس خیال کی معقول و کافی تردید کردی جائیگی اُسکے مان لینے مین بھی عذر نہ ہوگا - اس امر کے اظہار کی اسلیے ضرورت معلوم ہوئی کہ میرے دوست مضمون نگار صاحب کی تحریر سے مترشح ہوتا ہے کہ میرا منشاء ایسا ہے جو اوپر مذکور ہوا - استغفر اللہ میرا ہرگز یہ منشا نہین - البتہ مضمون نگار صاحب کا یہ منشا ضرور ہے کہ مولف نور اللغات اُنکے خیال کے پابند رہین - یہ بات اس سے صاف ظاہر ہے کہ میرا مضمون اپنے خیال کے خلاف دیکھکر گھبرا اُٹھے کہ کہین مولف نور اللغات اپنے لغت مین پایل اور گھایل کو بفتح یائے تحتانی نہ لکھدین چنانچہ تحریر فرماتے ہین کہ (تمام اہل لغت تا امکان شعرا کے کلام سے سند دیتے ہین - اب صاحب نور اللغات کا جو حشر ہو) پھر ہدایت ہوتی ہے کہ (پایل پہا کا ہے ہندو ونمین زیور کا نام ہے صاحب نور اللغات دریافت فرمالین اُنکا لہجہ اور املا کیا ہے) پھر ارشاد ہوتا ہے کہ (مضمون نگار "مین" نے پل کی تعریف لکھ کر اُسکی پابندیان بھی قلمبند کی ہین مگر صاحب نور اللغات کی تحقیق اور متفقہ فیصلے کی اشاعت تک یہ کہا جاسکتا ہے اردو مین الخ)

مضمون نگار صاحب کو ناحق اسقدر فکر ہے بحث کا سلسلہ جاری ہے مولف نور اللغات یا اور ذی فہم اصحاب آخر مین خود کچھہ نہ کچھہ اپنی رائے قایم کرلینگے - اب ایک آخری فقرہ اس بحث کے متعلق مضمون نگار صاحب کا بڑے مزے کا یہ ہے کہ (بحر کا بیشک ممتاز درجہ ہے مگر ان سے زیادہ ناسخ و آتش کا جناب جلال کا بھی درجہ مسلمہ ہے ماننے نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار ہے) اس سے معلوم ہوا کہ زمانے کے قرب و بعد کے لحاظ سے شعرا کے لئے نمبر دار درجے مقرر ہین جسکو جتنا بعید زمانہ گزرتا جاتا ہے اتنا ہی اُسکا درجہ ممتاز ہوتا جاتا ہے جبھی ناسخ و آتش کا درجہ اول - بحر کا دوم اور جلال کا سوم خیال کیا گیا ہے مگر میرے نزدیک ایسا نہین مین ہر استاد کہنہ مشق و کامل فن کو اُسکے مستند ہونیکی حدتک بلالحاظ زمانہ قریب و بعید مستند اور اُسکا درجہ مسلم سمجھتا ہون - اختلاف رائے ظاہر کرنیکا

یہ مطلب نہین کہ جس سے کسی امر مین اختلاف کیا جائے استاد [illegible] میرا مضمون (اہل) کی نسبت اسی ادیب اردو یکم مارچ [illegible] جلد (۱) نمبر ۳ مین ملاحظہ ہو خود بحر کی رائے سے اختلاف کیا ہے تو کیا نعوذ باللہ مین ایکو استاد کو نہین مانتا ہون - جلال بھی میرے ایک لائق استاد ہا [illegible] تھے آپکی ذات بھی قابل فخر ہے -

المختصر گو اختصار کا بہت لحاظ رکھا گیا تاہم مضمون نگار صاحب کی تحریر نے اسقدر سمع خراشی کے لیے مجبور کیا اب مین اصل بحث کی طرف رجوع کرتا ہون مین نے جو اپنے مضمون مین یل کی بابت کلمے کا لفظ استعمال کیا اسپر اعتراض ہے کہ اردو مین ی - ل بصورت یل کوئی کلمہ نہین یہ حرف دوسرے لفظ کے ساتھ ملکر مختلف معنی پیدا کرتے ہین - اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ جناب جلال جنکا درجہ مسلمہ تحریر فرمایا گیا ہے اور ہے ہی انھین کے مؤلفہ [illegible] کا دوسرا باب ملاحظہ ہو اُسمین اس قسم کے دو حرفی سہ حرفی وغیرہ الفاظ کو جو کسی لفظ کے ساتھ مل کر کسی معنی کا فائدہ دیتے ہین انھون نے کیا لکھا ہے - اگر اسپر بھی تسکین نہ ہو تو خاص یل کو بھی اُسی مین دیکھکر پورا اطمینان کر لیا جائے کہ اسکو بھی کلمہ لکھا ہے یا نہین - اور اس صورت مین بھی اگر مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہا جائے تو پھر اسکے لئے ہشت خود جناب کا وہی فقرہ ہے کہ (جناب جلال کا بھی درجہ مسلمہ ہے ماننے نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار رہے) خیر یہ بھی ایک معمولی اعتراض منجملہ اور اعتراضون کے تھا الحمد للہ کہ یل کی بابت جو دو صورتین مین نے لکھی تھین وہ تسلیم کر لی گئین گو اپنی سخن پروری کے لیے دوسری صورت مین یہ استثنائے الف" بڑھا کر ایک تیسری صورت کی اور شاخ لگا دی گئی کہ (ی کے ماقبل الف ساکن ہو تو ی مکسور ہو کر ہمزہ مجہول کی آواز پیدا کریگی جیسے گھائل - پائل - گگرائل) یہ مصنوعی تراخ انشاء اللہ جلد خشک ہو کر اصل ہی شاخین شمر سبز رہینگی - اسکے بعد پھر یہ بھی حکم لگا دیا گیا ہے کہ (اگر اردو مین کوئی لفظ اس قافیہ و وزن پر ملیسا ہو جسکے آخر مین ی - ل اسلی ہون یا شریک کئے گئے ہون اُنکا استعمال بھی مثل گھائل - پائل - گگرائل کے ہمزہ مکسور کے ساتھ ہوگا جیسے

ہیایل اور پائل میں اسکے خلاف ہون کہ اصل اور شریک کیئے ہوئے ی۔ ل
نیل کی ایک حالت ہو مگر بنظر اختصار شریک کیئے ہوئے "یل" کی بحث مین
ابھی اس بحث کو شامل نہ کرونگا۔ ہان گلرایل مین جو ی۔ ل مثل پایل اور گھایل
کے تصور کر کے ایک مثال اپنے خیال کی تائید مین بڑھائی گئی ہے اسکی نسبت
اتنا عرض کرنا ہے کہ مضمون نگار صاحب نے تھوڑی سی مشابہت پر نظر کر کے
گویا ہاتھی اور نیل مرغ کو ایک نوع سمجھ لیا۔ گلرایل مین الف۔ ی۔ ل۔ تین حروف
شریک کیئے ہوئے ہین نہ کہ ی۔ ل مثل پایل اور گھایل کے۔ ترکیباً گلرایل کی
نوع کا لفظ "مہایل" ہے گلرایل ندی کی نسبت یہ خیال ہے کہ باولے کتے کا کاٹا
ہوا مریض انھین نہانے سے اچھا ہوجاتا ہے اسلیے اس ندی کا یہ نام ہوا۔ گو کر سنسکرت
مین کتے کو کہتے ہین۔ اور مہایل اُس درندے اور خاص کتے کو کہتے ہین جو نہایت
بیباکی سے صید پر منہ ڈالتا ہو۔ اس سے میری غرض یہ ہے کہ پایل اور گھایل
کی مثال مین گلرایل یا مہایل کی مثال دینا بے سود ہے اسکی ترکیب جداگانہ ہی۔

اب مین اس بحث کو ختم کر کے اپنے مہربان مضمون نگار ہی کے منھ فیصلہ
ہوجانا مناسب سمجھتا ہون۔ انہون نے مؤلف نوراللغات کو ہدایت فرمائی
ہے کہ (پائل بھاشا ہے ہندو عین زیور کا نام ہے صاحب نوراللغات دریافت
فرمالین انکا لہجہ اور املا کیا ہے) مین نے اُنکے اصرار اور اپنے محب صادق مولف
نوراللغات کی تکلیف پر نظر کر کے خود ہی یہ کام اپنے ذمے لیا اور بھاکھا کے چند
عالمون سے دریافت کیا مگر نہین معلوم کیون انہون نے اسکا لہجہ اور املا میرے
خیال کے مطابق بھی पा प (پایل بفتح یاے تحتانی) بتایا۔ اس زبانی ثبوت
کو کافی نہ سمجھکر مین نے بھاکھا کے کوشون "لغات" سے جب اسکی تحقیق کی تو
اُن سے بھی وہی لہجہ اور املا ثابت ہوا۔ چونکہ گھایل بھی بھاکھا ہے اور پایل۔ گھایل
دونون سگے بہن بھائی ہین اسلیئے خیال گزرا کہ ساتھ ہی ساتھ دونون کی تحقیق
مضمون نگار صاحب کے کہنے کے بموجب ہوجائے تو بہتر ہے تاکہ ایک ہی فیصلہ
دونون کے لئے ناطق ہو کر جھگڑا چک جائے۔ اتفاق سے وہی کیفیت اسکی
بھی نکلی۔ پنڈتون کے کہنے اور بھاکھا کوشون "لغات" کی تحریرون سے یہی

घायल (گھایل بفتح یائے تحتانی) ہی ثابت ہوا۔ اب ذرا میرے مہربان
مضمون نگار بھی بھاکھا کے قابل عالموں اور نیز اُسکے کوشوں "لغات" سے
تحقیق فرمالیں تو پھر پورا اطمینان ہو جائے۔ بعد اسکے آپکی خدمت میں میری
گزارش ہوگی کہ اب ارشاد ہو کہ ان الفاظ میں بجائے یائے مفتوحہ ہمزۂ مکسور
کب اور کیونکر داخل ہوا اور انکا چہرہ تبدیل ہونیکی وجہ جو میں اپنے مضمون سابق
میں لکھ چکا ہوں وہی ہے یا کوئی اور۔ اگر اور ہے تو ظاہر فرمائی جائے بشرط معقولیت
میں اُسکے تسلیم کرنیکے لیے تیار ہوں۔ اُسوقت یہ بھی سوال ہوگا کہ بیل سے مرکب
الفاظ میں یے کے ساکن اور مفتوح ہونیکی بابت جو دو صورتیں میں نے ظاہر
کیں اُنکے علاوہ تیسری صورت کہ (ی کے ماقبل الف ساکن ہو تو ی مکسور
ہوکر ہمزۂ مجہول کی آواز پیدا کریگی) جو ارشاد فرمائی گئی ہے یہاں بھاکھا الفاظ
میں خواہ مخواہ ہمزۂ مکسور ٹھونسے رہنے اور اپنے خیال کی تائید کی غرض سے ہے
یا اصل الفاظ کے چہرے سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ اب میں اپنے دوست مضمون
نگار کی آسانی کے لیے بالفعل بھاکھا کے دو کوشوں "لغتوں" کے نام بھی بتائے
دیتا ہوں تاکہ انہیں ملاحظہ فرمالیں اول شبد ارتھ پار جات مؤلفہ اڈیٹر حیدر دیدی
دوارکا پرشاد شرما مطبوعۂ الہ آباد۔ دوم شری دھ بھاشا کوش مؤلفہ پنڈت
شری دھر تر پاٹھی۔ اور اگر جی چاہے تو ذرا پریکٹکل ڈکشنری مطبوعۂ آگرہ آباد
میں بھی دیکھیں کہ پایل کا چہرہ انگریزی میں صفحات ۷۸۱ و اور گھائل کا
۳۷۲ لکھا ہے یا نہیں جو بالکل اصل کے مطابق ہے۔ ذرا بھی ہمزۂ مکسور کا
شبہہ اور انکی اردو قافیہ بندی کا لحاظ نہیں جس سے وہی خیال پختہ ہوتا ہے جو
میں اپنے مضمون سابق میں ان الفاظ کا چہرہ بگڑ جانیکی نسبت ظاہر کر چکا ہوں
افسوس میں اسوقت ایک ایسے مقام پر ہوں جہاں ہر قسم کی کتابیں
اب کمیاب ہیں ورنہ بہت سے بھاشا کوشوں اور ڈکشنریوں کے حوالے پیش
کرتا۔ مگر خیر ضرورت کے لیے یہ بھی ناکافی نہیں اور امید ہے کہ کتب مذکورۂ صدر
کے علاوہ بھی میرے دوست مضمون نگار جس بھاشا کوش اور ڈکشنری میں
ملاحظہ فرمائینگے انشاء اللہ انکو الفاظ مذکور کا اصلی ہی چہرہ نظر آئیگا فقط والسلام خیر الختام

(حمد لکھنوی)

سچی کارآمد باتین

سچی باتون کے اثر دل مین سوا ہوتے ہین　　یہ وہ ہین تیر جو مشکل سے خطا ہوتے ہین

بڑے بڑے شہرون مین سے گذرو۔ اور نحیف۔ بیمار دن اور اپاہجون کو جو تم کو ملین دیکھو اپنی زندگی کا ان لوگون کی زندگی کے ساتھ مقابلہ کرو جن سے تم واقف ہو۔ ان قتل اور خودکشی کی نظیرون کو یاد کرو جنکا تم نے ذکر سن رکھا ہے۔ اور پھر اپنے دل سے پوچھو کہ اس قتل و خودکشی کا باعث کیا ہے تم کو معلوم ہوگا اور شاید معلوم کر کے تعجب بھی ہو کہ انسان دنیا مین جو رنج و تکالیف برداشت کرتے ہین ان کا ۹ حصہ تو فضول ہوتا ہے۔ اور یہ ہونا نہین چاہئے۔ فی الواقع اکثر لوگ دنیا کے اصولون کے شہید ہوتے ہین۔

(کاونٹ۔ ایل۔ ٹالسٹائی)

دنیا کے لوگ ہمارے اعمال کی نسبت ٹھیک رائے کسطرح قائم کر سکتے ہین کیونکہ وہ ان کے سامنے تو فرداً فرداً یا ٹکڑون مین ظاہر ہوتے ہین۔

(گیٹے)

اپنی زبان کو حد سے زیادہ آزادی مت دے۔ ایسا نہو کہ وہ تجھ کو جیل خانہ کی ہوا کھلوا دے۔ بے بولا ہوا لفظ مثل تیغ اندر نیام کے ہے۔ اگر تو نے بولدیا تو تلوار دوسرے ہاتھ مین ہے اگر تو جانتا ہے کہ لوگ تجھ کو عقلمند خیال کرین تو دانشمندی اسی مین ہے کہ تو خاموش رہے۔

(ڈکوارلیس)

دنیا مین بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہین جنکا واحد خیال۔ مقصد اور اصول زندگی اپنے ابنائے وقت کی خدمت نہین ہوتا بلکہ وہ یہ چاہتے ہین کہ زمانہ ان کی خدمت کرے۔ ان کو صرف اپنے ہی مفاد مدنظر ہوتے ہین وہ تو اپنی ہی بہتری کی فکر مین منہمک رہتے ہین۔ ان کو تو اپنے ہی حلوے مانڈے سے کام رہتا ہے۔ ایسے لوگون کا وجود دنیا کے لئے صلاح کا باعث نہین ہو سکتا۔ اور بہتر ہے کہ جلد قبران کا پردہ ڈھانپ لے۔ ہم مین سے کوئی بھی اپنے ابنائے وقت کی خدمت کرنیکی قیود سے آزاد نہین ہے۔ ہم سب پر ہماری

ین اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے - دنیا میں خود غرضانہ زندگی بسر کرنا ہر ایک جماعت اور ہر ایک قوم کے لئے باعث ننگ ہے - قوم ہو جماعت ہو - مذہب ہو - کنبہ ہو یا کوئی فرد ہو اسکی حالت خود بتا دیتی ہے کہ آیا وہ خدائے تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اپنے ابنائے وقت کی خدمت کر رہا ہے یا کہ نہین -

(ولیم - بی - سمتھ)

نیک اعمال بہت بار آور چیز ہین - ہمارے ایک نیک فعل کرنیسے خدا تعالیٰ ہزار پیدا کر دیتا ہے جسکی کھیتی دائمی رہتی ہے - اگر نیک اعمال سے قطعاً کوئی فائدہ بھی نہوتا تو بھی مین نیکی کے خیال سے ان کو کرتا لیکن اب جبکہ مجھ کو معلوم ہے کہ ان کے کرنے مین میرا اور دوسرون کا فائدہ بھی ہے تو پھر مجھ کو ان کے کرنیکی اور بھی زیادہ تقویت کیون نہو -

(ٹشب ہال)

سید وزارت علی

تصرف باعراب

مکرمی و محترمی جناب مولوی الفت علی صاحب افسر الشعرا دامت افادا تکم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ -

جناب اڈیٹر رسالہ ادیب اُردو لکھنو نے اپنے رسالہ نمبر ۲ جلد ا بابت ماہ فروری مین کچھ الفاظ دریافت کئے تھے منجملہ ونکے لفظ - ذرا - کا املا بھی تھا - ان استفسار کا جواب مینے لکھا تھا جو مارچ کے پرچہ مین چھپا ہے -

آپکا مضمون رسالہ مذکور بابت ماہ اگست مین چھپا ہے جو حقیر کی نظر سے بھی گذرا - آپکو املے کے بارہ مین میری راے سے اختلاف نہین مگر بعض اصول جو مسلمات قوم ہین اور مینے اونکو لکھکر اونکے شواہد پیش کئے تھے - اون اصولون مین سے بعض آپکو اختلاف ہے - اور جو شواہد کہ مینے تصرف باعراب کے اقسام کے لکھے تھے اونکی آپ نے تصحیح فرمائی ہے - آپکی اس تحریر سے اطمینان نہین ہوا - اسکو آپ میری ناقابلیت عدم علم اور نافہمی پر محمول کر سکتے ہین - مگر ایک نادان اور جاہل کے سمجھانے مین پہلے سعی کی جاتی ہے سلئے اس امید پر کہ شاید سمجھ جائے - ابھی چونکہ پہلی تحریر ہے اسلئے اس امید سے مایوسی نہونا چاہئے - ہان بکرات سمجھانیکی کوشش کیجائی اور ہر مرتبہ بات

یاجواب دو دراز کار ملے تو دماغ کی خرابی سمجھ کے۔

اذا نطق السفیہ فلا تجبہ فخیر من اجابتہ السکوت

پر عمل کیا جائے مجھے کچھ خدشات باقی رہگئے ہین۔ اور میرے پاس کچھ جوابات بھی ہین اگر انہین رفع کردیا جائیگا تو مین ایک غلط خیالی سے محفوظ ہوجاؤنگا اور آپکا مجھپر احسان ہوگا

مینے اپنی بات کے محکم اور مضبوط کرنیکے لئے تصرف کے بعض اقسام اور شواہد لکھکر غرض کیا تھا کہ تصرف لفظی کے دو عمل تخفیف وابدال ہے۔ ذرّہ سے ذرا ہوگیا۔ آپنے اسکو نشتر پر نشتر دینے سے تعبیر کیا ہے۔

آپ اپنے مضمون مین تحریر فرماتے ہین کہ عربی سے فارسی مین جاکر ۃ ۔ سے ۔ ہ ہوگئی اور اردو مین آکر ہے سے الف ہوگیا۔ اس بیان سے ایک عمل ابدال کے تو آپ بھی قایل ہوئے تخفیف کے بارہ مین آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ عربی مین بالتخفیف بھی ہی یہ بتانا ضروری تہا کہ بالتخفیف عربی مین ازروے وضع ہے یا ازروے تصرف۔ اگر ازرو وضع ہے تو کس لغت مین لکھا ہے۔ جبتک اس بیانکو اسطرح نہ محکم کیا جائے اوسوقت تک تخفیف وابدال کے دونون عمل کا تصرف کیونکر نمانا جائے۔ عمل تخفیف سے کام لینے سے آپکو بھی انحراف نہین جیساکہ آگے چلکر آپنے خود تحریر فرمایا ہے۔ ذرّہ سے ذرا اور ذرا سے ذری ہو نہین تو بلحاظ ذرّہ۔ تبدیل اعراب تبدل حرف ذری مین ضرور دو تغیر ہوگئی علت تغیر کوئی بھی ہو۔ میری تحریر مین علت سے بحث نہین کیگئی ہے۔

تبائید قول جناب حیرت آپ کا ارشاد ہے کہ "اصحاب اردو لغات عربیہ کے اعراب مین کچھ بھی مجال تغیر وتبدل نہین رکھتے البتہ معنی حقیقی چھوڑکر مجازی معنی مراد لے سکتے ہین بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو جیسے لفظ تمشا مین۔ شیخ شیراز ؎

لے تماشاہ گاہ عالم روے تو تو چرا بہر تماشا میروی"

اسی لفظ تماشا کو ملاحظہ کیجیے جو تمشی یا تمشیت سے بنا ہے علاوہ تصرف معنوی کے اسمین تخفیف۔ تبدل اعراب و تبدل حروف تین تغیر سے کام لیا گیا ہے۔ انگریزی لفظ بوائل جب ایران مین پہونچا تو بتری ہوگیا۔ اسمین قلب ابدال زیادہ۔ اسکان تحریک حذف اتنے ایک تغیرات سے کام لیا گیا ہے۔ اور زندہ زبان مین ایسا ہوا کرتا ہے اسکی وجہ سمجھ مین نہ آئی کہ اصحاب اردو الفاظ عربیہ کے اعراب مین کیون تغیر

نہ کر سکین جبکہ اونکی زبان بھی الفاظ عربی سے مرکب ہے۔ اہل ایران دارو دو دو نون
حرکت۔ برکت۔ ہذیان۔ یرقان (عربی مین سب بالتحریک ہین) لیکن بسکون ثانی
بولتے ہین۔ اگر ہمکو بذاتہ تصرف کا اختیار نہین تو بہ تتبع اہل عجم ہی اختیار دیجیئے۔ عرصہ
بمعنی مدت خاص اہل اردو کا تصرف ہے۔ جب معنوی تصرف ہم کر سکتے ہین تو تصرف
اعرابی کو نہین معلوم کون مانع ہے نظر عربی مین بالتحریک ہے لیکن جب اسکی جمع۔
ین سے بنتی ہے تو بسکون ثانی لاتے ہین یہ تصرف اردو والونکا نہین تو کسکا ہے
بینے تصرف لفظی کی تین قسمین (۱) تصرف بالحرف (۲) تصرف بالاعراب
(۳) تصرف بالحرف والاعراب معًا لکھی تھین۔ اور تصرف باعراب کی چار صنفین
بیان کی تھین۔ (اول) اسکان یعنی متحرک کو ساکن کر دینا۔ اور مثال مین کفن
بسکون ثانی کے جو دراصل بفتحتین ہے یہ شعر بلبل آمل کا ہے

چون شدش کار کفن و دفن بساز خلق گشتند از مزارش باز

اور عرق بسکون ثانی کی مثال مین جو بکسر ثانی بمعنی غرق ہے یہ شعر شیخ شیراز کا ہے

مکن عیب درویش مدہوش مست کہ غرق است ازان میزند پا و دست

پیش کیا تھا آپ تصرف بالاعراب کو غیر صحیح اور تصرف بالحرف کو شاذ و نادر۔ اور تصرف
بالمعنے کو اردو زبان کی من مانی بات فرماتے ہین۔ اور تغیر اعراب کو خطائے قبیح لکھتے ہین
چاہے کسی سے واقع ہو۔

تصرف اور تغیر بغلط مین فرق ہے۔ تصرف وہ ہے کہ کسی ماہر فن نے ضرورت شعری یا
تلفظ عام کیوجہ سے کسی لفظ کی وضع مین تغیر کیا اور دیگر کاملین نے بھی اوسکا تتبع کر کے اپنے
کلام مین بھی اوسے صرف کیا۔ جو مثالین کہ مینے لکھی ہین وہ تصرف کی ہین۔ اور تغیر بغلط
وہ ہے کہ کسی شاعر سے سہواً کوئی لفظ خلاف وضع نظم ہو گیا اور کوئی اوسکا تتبع نہوا بلکہ
لوگ اوسپر معترض رہے۔ اشعار اسناد جو مینے لکھے تھے اونکی نسبت جناب افسر فرماتے ہین
کہ غلط نویس عامی کاتبونکی خطا ہے۔ اور شعر طالب آملی کی یون تصحیح فرمائی ہے۔

شد چو کار کفن و دفن بساز خلق گشتند از مزارش باز

میرے نزدیک یہ اصلاح کسی نادان کاتب کی ہے یا خود جناب افسر نے اپنے خیال کے
موافق اصلاح دی ہے۔ کیونکہ اظہار واو عطف نظم مین کملا کے نزدیک سخت قبیح ہے چنانچہ

جناب افسر کے معتمد علیہ صاحب معیار عجم - عدول از جادۂ صواب کی نوع زیادات کلام کے تحت مین یہ شعر بہرامی کا ؎ چہ گوئی گر ز ہمہ خرزان جنو بو داست کس نیزا + نہ ہست اکنون ونے باشد ونے بود است ہرگیزا + لکھکر فرماتے ہین - ایک عیب اس شعر مین نیزا - اور ہرگیزا کے الف اشباع کا ہے - اور دوسرا عیب واو عطف کو متحرک کردینا ہے بیشک نظم مین - ونہ - ورنہ - وگرنہ کے سوا اور کہین واو عطف کو متحرک نظم نہین کرتے ہین اچھا اس اصلاح کو آپکی مانے لیتا ہون لیکن حکیم شرف الدین شفائی کے اس شعر مین ؎

ذوقی ببیں مرگ چون بہ شاشت شوید ازلتہ حیض خواہرت کفن کنند ؛
مستی وترا بخود نمیگیرد گور ؛ ؛ در دخمہ بغیت مگر دفن کنند ،

کیا اصلاح دیجئے گا - یہان تو قافیہ مین کفن بسکون ثانی آیا ہے - بہار عجم مین لفظ کفن ملاحظہ ہو شیخ کے شعر کی یون اصلاح فرمائی ہے ؎ غرق ہست ازان دست و پا میزند بنظرین ملاحظہ فرمائین کہ مصرع ثانی کا مصدر بکاف علت ہونا اچھا ہے یا نہونا - کیونکہ مصرع ثانی عیب در ویش نکرنیکی علت ہے -

تحریک ساکن کی مثال مین مینے یہ شعر خلاق المعانی ؎

اے نسیم لطف عنبر سای ✣ ✣ ✣ وے زلال کرمت جان افزاے ✣

لکھا تھا آپکا ارشاد ہے کہ بضم لام وسکون طا بمعنی نرمی ونازکی ومہربانی یہان نہین ہے بلکہ بفتحتین بمعنے احسان ہے جسکو عنبر سائی سے بالظاہر والباطن مناسبت ہے جو معنی آپ نے لکھے ہین وہ لغات عربیہ مین لطف بالتحریک کے ضرور ہین مگران اعراب اور معنو نسے استعمال اس لفظ کا فارسی مین کیا غیر مانوس نہین - گو معنے دونون کے ایسے قریب ہین کہ ایک کو دوسرکی جگہ لا سکتے ہین مگر طبع سلیم اور نظر باریک مین دونون فرق کرسکتی ہے - نسیم کے ساتھ لطف بمعنی نرمی ونازکی ومہربانی مین جو لطف ہے وہ معنی احسان کے ساتھ نہین - اور عنبر سائی کو مناسبت نسیم کے ساتھ ہے نہ احسان کیساتھ ہان خُلق کو البتہ عنبر اور ہر معطر شے کے ساتھ مناسبت ضرور ہے - دو شعر اور لکھتا ہون ناظرین انہین ملاحظہ کرین کہ کن معنو نسے ان اشعار مین لطف زیادہ ہے حکیم سنائیؒ

اے بلطف لعل تو چشمۂ حیوان جان وے بشرف کوے تو روضۂ رضوان تن

دہن بالب کو چشمۂ حیوان بمناسبت لطافت کہنا بہتر ہے یا بنظر احسان - حکیم خاقانی ؎

صد لطف از کردگار وز لب تو یک سخن صد ستم از روزگار وز دل تو یک جفا
ستم کے مقابلہ مین لطف بمعنی مہربانی زیادہ مناسب ہے یا بمعنی احسان - اگر یہ بھی
مان لیا جاے کہ لطف بمعنے احسان ہی شعر کمال اسمعیل مین ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ سنداس
مقام پر صحیح نہین - اور مثالین تحریک ساکن کی ملاحظہ ہون - پہن بمعنے فراخ بفتح
اول - شیخ شیراز ؎

چنان پہن خوان کرم گسترد ++ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد ++
ایضاً بفتح ثانی - امیر خسرو در تعریف سیر ؎

چون گل سوری شدہ گرد و پہن ++ لعل تراد لالہ بروے چمن ++
شفقت بسکون ثانی - حافظ شیراز ؎

ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد ++ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر می بینم
ایضاً بحرکت ثانی - میر نجات ؎

از تغافل جگرم سوخت ندانم آخر کے سزاوار عتاب و شفقت خواہم شد
ضرور رہے کہ ان دوصورتون مین سے ایک صورت وضعی اور دوسری تصرف باعراب
کی ہوگی -

دوسرا یہ شعر مثال تحریک ساکن مین مینے میر معزی کا لکھا تھا ؎ از طرب
باد مدد بر مدد ++ وز ظفرت باد نصر بر نصر ++ اسکی نسبت فرمایا ہے کہ بجاے طرب
حرب بمعنی جنگ ہے کیونکہ طرب کو ظفر سے کیا تعلق - اور نصر بضم نون وفتح صاد مہملہ جمع
ناصر بمعنی معین و مددگار ہے -

دعاے تابیدی مین میر معزی کے دو شعر تھے ؎

تا کہ بگیتی مداست از طرب ++ تا کہ بعالم نصر است از ظفر ++
ایک یہ تھا اور دوسرا جو اوپر لکھا گیا - میر صاحب نے طرب کے ساتھ مدد اور ظفر کے ساتھ
نصرت کی تقسیم کی ہے - اب ظفر کے ساتھ طرب کو کیون ملاتے ہین - پھر حرب بسکون
ثانی ہے اگر حرب بفتح ثانی کو صحیح مانین تو آپکے اصول سے خطاے قبیح میر صاحب سے
سرزد ہوگی - اور یہان نصر کو جمع ناصر ماننا خلاف سلیقہ شعر فہمی ہوگا - مزید بر آن ناصر کی جمع
نُصّار و انصار - و نصر بفتح اول و سکون ثانی و ضم اول و سکون ثانی تو پائی جاتی ہے - مگر بضم

نون و بفتح صاد سند کی محتاج ہے - بعد سند مان لینے مین کیا عذر ہو سکتا ہے -
تحریک اسکان کی مثال مین یہ شعر شیخ شیراز کا ؎

عفو کردم از دے عملہائے زشت　　بفضل خودش آورم در بہشت

لکھا تھا - آپ کاتب غلط نویس کا برا ہونا تجویز کرکے یہ بھی فرماتے ہین کہ آگے کیا لکھون اور صلاح یون فرمائی ہے ؎ از دعفو کردم عملہائے زشت + اس اصلاح کو مانتا ہون کہ کاتب سے نے غلط لکھدیا ہوگا - چنانچہ صاحب بہار عجم بھی ذیل لغت عفو مین لکھتے ہین "و شاید کہ چنین باشد" ؎ از دعفو کردم عملہائے زشت + لیکن روشنائی نامہ ناصر خسرو کے خاتمہ سے یہ اشعار بھی لکھے ہین ؎ -

سپاس و شکر آن را دادار ذو المن　　کہ این نو بادہ پیدا کرد از من ؛
اگر سہوے بود دیدہ ے عفو کن + دریدہ پردہ کارم رفو کن - یہان تو رفو کے قافیہ مین نظم ہوا ہے - اسمین تاویل یا اصلاح کو کیا گنجائش ہے -

اسکے بعد آپنے لکھا ہے کہ محقق طوسی فرماتے ہین کہ لغت فارسی مین تشدید کمتر لاتی ہین اور اپنی رائے آپنے لکھی ہے کہ فارسی زبان مین مد بھی نہین ہے - اور اہل عجم نے نظر باین امور اکثر لغات عربیہ مین تصرف کرکے مشدد کو مخفف استعمال کیا ہے - اہل ایران سے تشدید الفاظ عربیہ مین بھی بتکلف ادا ہوتی ہے - اور بعض متحرک الفاظ عربیہ کو باسکون استعمال کیا ہے اور فحول شعرائے عجم کا اوسپر اجماع ہے اور وہ الفاظ معدود و مشہور ہین اب میرا سوال ہے کہ الفاظ مشدد عربیہ کو مخفف بکثرت استعمال کرنا اور کمتر متحرک کو مسکن لانا کیا یہ تصرف و تغیر اعراب نہین ہوا - اس سے پہلے بڑے شد و مد سے تصرف بالاعراب کو مطلق غیر صحیح اور خطائے قبیح آپ فرما چکے ہین مینے کب لکھا تھا کہ ہر مشدد و متحرک و مسکن کو مخفف و مسکن و متحرک ہی استعمال کرتے ہین - بلکہ جن الفاظ مین ان کملا نے اس قسم کے تصرفات کئے ہین صرف انہین کو انکے تتبع مین ہم بھی متصرف استعمال کر سکتے ہین کسی دوسرے لفظ کو انپر قیاس کرکے ہمین تصرف کا اختیار نہین -

محقق علیہ الرحمہ نے بلحاظ استعمال بالتصرف لفظ کمتر استعمال کیا ہے ورنہ زبان فارسی مین از رو ے اصل و وضع ایک لفظ بھی مشدد نہین ہے - ہان ادغام اور تصرف

سے شعرا کچھ الفاظ غیر مشدد فارسیہ کو بھی مشدد کر لیتے ہین خرّم و فرّخ بوجہ اوغام مشدد ہین کیونکہ درصل خورّم اور فرّخ تھے۔ خرّم مشدد کو میر معزی نے مخفف نظم فرمایا ہے۔

موسم عید و لب جلہ و بغداد خرم بوے ریحان و فروغ فرح و نالۂ بم

چونکہ مشدد کو مخفف کر لینے مین آپکو انکار نہین لہذا اسمین طول دینا بیکار ہے۔ اب الفاظ فارسیہ جو اصلاً مخفف ہین اونکے مشدد کر لینے کو دیکھیے۔

کمال اسمعیل۔ آتش خاطرت درآوردہ گران بادہ را بہ خم کنند

انوری۔ بیا تا کج نشینیم راست گوییم کہ کجّی با تم آرد راستی سوُر

شاہ خاقانی۔ پرّہائے یا بد فرّہا نیابد قصاب اگر بہندی بسمل کند ہما را

بدر چاچ ابراز ہوا بر گل خنکان باندبرنگی در ایگان درکام رومی بچگان پستان نور اندا

اسکے بعد ایک عبارت معیار المعجم کی بہ عنوان عدول از جادہ صواب نقل کی ہے۔ حاصل مختصر اوسکا یہ ہے کہ شعرا سے مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین جو خطا ہوگئی ہے اوسکا تتبع نکرنا چاہئے۔ اس بیانکے آخر کی عبارت جناب افسر نے نقل نہین فرمائی اوسے مین لکھتا ہون۔

و بہ وجہ در تغیر حروف و کلمات و استعمال حذف و زیادات تقلید و تقبیل قدما نکنند کہ بیشتر آن نزدیک ارباب براعت از معایب شعر است واز مردودات کلام ومن درین فصل طرفے از تجطرات بارد و تصرفات فاسد ایشان از جنس زیادات و حذوف و تغیر کلمات و حروف بیان کنم دیجوز ولا یجوز آن روشن گردانم۔

علامہ محمد ابن قیس مطلق تصرف کو قبیح نہین فرماتے جیسا کہ الفاظ بیشتر آن الخ وتخطرات بارد و تصرفات فاسد ایشان الخ سے واضح ہے۔ بارد و فاسد کو کون ناقابل تتبع نہ کہیگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انکے نزدیک جو تصرفات بارد اور فاسد تھے وہ انہون نے لکھے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ وہ دوسرونکے نزدیک بھی بارد اور فاسد ہون عنوان زیادات کلام کے تحت مین اونہون نے۔ توضمیر کے اظہار واو واشترد آسیاب ہزیادت الف و بابھی نظم کرنیکو معیوب بتایا ہے۔

شیخ شیراز۔ اے تماشاگاہ عالم روئے تو تو چرا بہر تماشا میروی ؟؟

سنائی۔ اے بلطف لعل تو چشمہ حیوان جان ... شے بشرف کوے تو روضۂ رضوان تن

خاقانی۔ صد لطف از کردگار و زلب تو یک سخن ... صد ستم از روزگار و زدل تو یک جفا

ان اشعار مین جتنے۔ تو۔ آئے ہین سب جگہ باظہار داو نظم ہوے ہین اور اشتر د آسیا بھی کلام شعرا مین بکثرت پائے جاتے ہین۔ اونکے سوا انکو معیوب کہین کہہ سکتا ہے۔

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

تتمہ۔ لحد عربی مین بفتح لام وسکون حائے حطی ہے مگر فارسی والے بالتحریک نظم کرتے ہین

مولانا نظامی۔ دست عدے را کہ آری بر سر یک نیم دست + در لحد خورشید یابی در قیامت سائبان

مغفرت۔ مبادا شور محشر در می عیشم نمک ریزد + عجب بزمیست در کنج لحد مشت غبارم را

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

از مولف نور اللغات رشک مرحوم کے اشعار مندرجہ ذیل مین۔ الفاظ پیشادست۔ پرچھا کرنا اونچلا چال۔ ڈکن لگانا۔ خاطر نشان ہونا کی تشریح کیجئے۔

(۱) جنس دل ایسی نہ ہوگی نہین نقد بوسہ پر ... کیون عہد بیع بہر پیشادست توڑئے

(۲) پرچھائین بھی اک ایک کی بچنے نہین پاتی ... کب جاتے ہین مقتل مین کہ پرچھا نہین کرتی

(۳) تجھ مین اونچلا چال ایسی ہین کہ اوڑتے ہین جو ہم ... چال کا بالفرض اگر کبک دری مین لطف ہو

(۴) صید عاشق کیلئے یون ہی تار رشتہ عشق ... جسطرح لوگ لگاتے ہین ڈکن دریا مین

(۵) ابتو قاتل کیطرف سے ہوگئی خاطر نشان ... اپنے تودے پر لگا رکھا میری تصویر کو + +

پیشادست کتابت مین غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح پیسادست بفتح بائے فارسی و سین مہملہ مفتوح بمعنی اودہار فارسی زبان کا لفظ ہے اسکا مترادف عربی مین نسیہ ہے۔ اسکا ضد فارسی مین پیشادست ہے اور پیشادست کا مترادف بیعانہ ہے یا نقد۔ معنی شعر یہ ہین کہ معشوق جو دل لیکے فی الفور بوسہ دینے پر راضی ہو تو دل کوئی ایسی گران قیمت شئے نہین ہے جو دل ندیا جائے اور اودہار کرکے یہ عہد بیع توڑ ڈالا جائے۔

پرچھا۔ بھیڑ کو چھانٹ کے میدان صاف کر دینا یعنے قاتل ایسا سفاک ہے کہ قتل عشاق

تو در کنار پرچھائیونکو بھی قتل کر کے مقتل کو صاف کر دیتا ہے جب کبھی وہ مقتل مین جاتا ہے
اونچلا چال - بھاشا مین غماز کو کہتے ہین - مگر یہان شوخ - طرار - اور چنچل کے معنے معلوم
ہوتے ہین - اونچلا بظاہر نچلا کا ضد معلوم ہوتا ہے جسکے معنے - باآرام وسکون - ساکت اور
چپ کے ہین - اونچلے کے معنے نچلے کی ضد یعنی بیقرار چنچل - پس اونچلا چال کے معنی چنچل
نیا کے ہونگے - یہ میرا قیاس ہے تحقیقی معنے کوئی اور صاحب بتائینگے معنی شعر آسان ہین
ڈگن - بفتح دال ہندی - وفتح کاف فارسی نہ کاف عربی - بانس کی پتلی اور لانبی چھڑ جسکے ایک
سری پر ایک سرا ڈور کا اور ڈور کے دوسری سرے پر لوہے کا کانٹا باندھتے ہین - اور چھڑ کے سرے
سے کچھ ہٹ کے ڈور مین ایک چھوٹی نرقل کی باندھ دیتے ہین جو پانی پر بیری رہتی ہے اور
اس سے مچھلی کا شکار کھیلتے ہین اس مجموعہ کا نام ڈگن ہے - اوس چھوٹی کو بیرکوا کہتے ہین
جب مچھلی کانٹے کا چارہ منھ مین لیکر بھاگ جانا چاہتی ہے تو بیرکوا حرکت کرتا ہے اور
پانی مین ڈوبتا ہے جس سے شکاری مچھلی کا آنا سمجھ جاتا ہے اور جھٹکا دیتا ہے تو مچھلی کانٹے مین
پھنس جاتی ہے - معنی شعر آسان ہین -
خاطر نشان - دلمین بیٹھ جانے والا دلمین گڑ جانیوالا - یا بمعنی مفعولی دلمین جما ہوا - جیسے نازپرور
بمعنی نازپرورد ہ مرزا صائب ؎ ز صبح صادق اگر پیرہن کنم دربر ٭ صداقتم تو خاطر نشان
نمیگردد ٭ ظہوری ؎ بنازم چشم مستی را کہ ہر ساعت بہشیاری ٭ کند خاطر نشانم معنی لفظ مرقوم
لیکن اردو مین بمعنی اطمینان و تسلی قلب مستعمل ہے -
مئی کے رسالہ ادیب اُردو مین سحر کے اس شعر مین جو لفظ بلچک ہے اوسکے معنے پوچھے تھے ؎
ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی بلچک   پتلی کی یہ گردش ہے کہ ادھر ہے سپر کی
جناب جلال نے اپنے لغت سرمایہ زبان اُردو مین بفتح بائے عربی وسکون لام وفتح جیم فارسی
وسکون کاف اس لفظ کو لکھا ہے اور معنے ضرب قبضہ شمشیر تحریر فرمائے ہین - اور یہی شعر
سحر کا سند مین لکھا ہے - اور حافظ جلیل حسن صاحب جلیل نے اپنے رسالہ تذکیر و تانیث مین
یہ شعر نوازش لکھنو کا لکھا ہے اور بلچک کو مونث بتایا ہے -
دل سنبھل سکتا نہین اوسکے اشارے دیکھکر   جنبش ابرو کو بلچک جانئے تلوار کی ٭
اس سے ثابت ہے کہ یہ لفظ پہلے لکھنؤ مین بولا جاتا تھا - مگر اب تلوار کا زمانہ نہین اسلئے متروک ہے
ہر دو شعر یہ چاہتے ہین کہ لچک اور لیک تلوار کی اسکے معنی ہون کیونکہ حرکت ابرو مشبہ اور تلوار کی بلچک
مشبہ بہ ہے لہذا بلچک کے معنی مین بھی حرکت ضرور ہو -   (سید اولاد حسین شاداں بلگرامی)

امور مشورہ طلب

از مولف نو اللغات

الفاظ و محاورات مندرجہ ذیل کی تشریح فرمائے اور پہلوے استعمال لکھیے

پو پھٹکے اُڑنا — پوت ہی کی چال — پڑاؤ مارنا — پر سندرے
پاؤن مین بلیان بندہی ہونا — بھگت مان بھگتنا — پانچون مال
پیشاب سے چراغ جلنا — ٹاپین ٹوپین — ٹھگ مارا کھڑا رہنا — ٹیا ٹوپیان کھانا

پہول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ع کو ہز اگزالٹیڈ ہائنس حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ کے صاحبزادہ میر رضا علی خان بہادر نے اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ صاحبزادہ مرحوم کا سن ابھی صرف نو سال کا تھا۔

ہماری دلی دعا ہے کہ خدا پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت مین جگہہ عطا فرمائے آمین

منیجر

ہمارا اصول ایک قیمت - ایک وزن ایک جنس
کیون کرتے ہو
آنکھون کا خون؟
آپ آنکھون کی طرف سے بے پرواہ ہو رہے ہو یاد رکھو پچھتاؤ گے - ہندوستان مین شروع سے سرمہ کا استعمال چلا آتا ہے - جس سے نظر تیز رہتی ہے اور عینک کی ضرورت نہین ہوتی اسیطرح کا مشہور عالم - پسند کردہ طبی نمایش دہلی کا -
رامی سرمہ
مصدقہ سر - ڈاکٹر جے - سی - بوس کلکتہ - آنکھونکی تمام امراض مثلاً کمزوری - سرخی جالا خارش پانی آنا تبکوری کیلئے مفید ہے اور ککرون کا شرطیہ علاج ہے - اس سے بہتر و مفید سرمہ آجتک ثابت نہین ہوا قیمت فی ڈبیہ معہ سرمچو - عہ نمونہ کا پلیکٹ پانچ پیسہ - محصول ڈاک بذمہ خریدار
المشتہر منیجر رامی سرمہ فارمیسی ڈیرہ اسمٰعیل خان

تازہ غم

گیا حسن خوبان دلخواہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا ؎

لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی کی وفات سے جو نقصان عظیم ادب اردو کو ہوا ہے اسکی تلافی زمانے کا رنگ دیکھتے ہوئے قریب قریب محال ہے وہ اپنے طرز خاص کے موجد تھے اور اُنکی چہل شاعری سے جو فوائد ملک کو ہوئے کون ہے جو اُنسے انکار کرے وہ شعر اس لئے نہین کہتے تھے کہ اُنہین کسی صلہ کی تمنا تھی یا ستائش کی پروا وہ شعر کہتے تھے اور صرف اسلئے کہتے تھے کہ ہمارے آجکل کے نوجوان یورپ کی کورانہ تقلید سے باز آئین اور بادہ مغرب کی ترنگ اور یورپ کے نغمہ چنگ سے آگاہ ہو جائین انکے اشعار ظرافت کا پہلو لیئے ہوئے پند و نصائح سے لبریز ہوتے تھے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ رب العالمین حضرت اکبر کو جنت الفردوس مین جگہہ عطا فرمائے اور انکے فرزند رشید سید عشرت حسین صاحب اور انکے فرزند معنوی (کلام) کو عمر نوح عطا فرمائے۔

منیجر

انتخاب اودھ پنچ

سرمۂ بینش

انسان کا خیال

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو ادیب اُردو ستمبر ۱۹۲۱ء

اس جدت ہی سے تمہارا اڈہلا ہوا حسن، اوترا ہوا چہرہ، ہماری نظروں مین کھب گیا ہے - تو جو چیز ہماری دلی کیفیتوں، اور باطنی قوتوں مین سب سے زیادہ تر و تازہ ہے - وہی زیادہ ہماری محبوب ہے -

وہ چیز کیا ہے ؟ کیا وہ عقل ہے جو انسان کی بدنی بادشاہت مین سب قوتوں کی سرتاج کہلاتی ہے ؟ کبھی نہین - وہ خود ہی اپنی حکومت مین کسی دوسری قوت کی رہبری اور تخیری کی محتاج ہے پھر کیا ہماری دلی کیفیتوں مین سب سے زیادہ خوبصورت وہ چیز ہے جسے لوگ امید کہتے ہین ہرگز نہین - وہ تو بالکل دور کے ڈہول سہانے - ایک عارضی چیز ہے جسکے نام و نشان کا مٹانے والا، جسکا بیخ و بن سے نیست و نابود کرنے والا، ایک بہت بڑا قوی حریف یاس موجود ہے جو اسی طرح کسی اور قوت کا فرمانبردار ہے - اے عاشقوں کے اضطراب، اور معشوقوں کے مزاج انسانی خیال - رگ رگ مین شرارت بھرا حسن اور بوٹی بوٹی کی پھڑک مین اچپلاہٹ کا انداز تجھی مین ہے - تلون کی بلگی پوشاک سے تیرے ہی چمپئی رنگ کی شوخی ٹپک رہی ہے - مٹی کے پتلے انسان کو خلقت کی آنکھ کا تارا تو ہی نے بنایا -

تو ہی نے فطرتی - بلا تصنع - خداداد حسن کی خوبیان اوس کے نادان و سادے دل پر نقش کین - تو ہی نے مصورہ کو اونکی نقاشی کا حکم دیا - تو ہی نے اونکی محبت کا اوسے دیوانہ بنایا - تو ہی نے اوس دائمی اور ابدی سلطنت کی ہیبت اوس کے بہولے، انجان دل مین قائم کئے - تو ہی نے اوس جلال والے بادشاہ کی عبودیت اور فرمانبرداری کا اوس سے اقرار لیا - اور

دماغ کے اندھیرے گھر کے اوجالے۔ جس طرح یہ کالی کوٹھری تاریک گنبد، تیرے قدمونکی برکت سے روشن ہے۔ اسیطرح سویدائے دل کا سیہ خانہ تیرے ہی بے نقاب حسن زیبا سے معمور ہے۔ تیرے ہی مشورہ کاری پہ دل کی بادشاہت قائم ہے۔ انسان کا سارا علم، سارا تجربہ، سب تیرے ہی بدولت ہے۔ انسان کی اصلی ترقی صرف تیری ہی ترقی کا نام ہے۔

انسان کی ساری خوبیان اور ساری نیکیان۔ شجاعت، سخاوت، حیا، عفت، یہانتک کہ اسکا مذہب و ملت سب تیری ہی مسخر، اور تیری ہی ایک بے توجہی کی چشمک کے منتظر ہین۔ سر ڈیوڈ ولکی کی کالی پنسل سے ابتک تیری ہی چلبلی ادائین تیرے ہی رنگ کی شوخیان ٹپک رہی ہین۔ سر فرانسیس چینٹری۔ کے سیہ تاب تیشہ سے تیرے ہی حسن کے جوہر چمک رہے ہین۔ جالرج اسٹیونسن کا لوکوموٹیو انجن تیری ہی ایجاد اور جوزف پیکسٹن کا کرسٹل پیلس تیری ہی ڈالی ہوئی بنیاد ہے ولیم ہرشل نے دوربین کے پردے مین تیرے حسن کے جلوے دیکھے۔ ولیم شیکسپیئر نے ڈراما (ناٹک) کے لباس مین تیرے ہی روپ دکھائے۔

او ہمارے دلکے سرور اور او ہماری آنکھونکے نور۔ او ہماری پاک خدا کے بے میل، خالص حسن کے پرتو! دنیا مین بیشک ایک تو ہی وہ ہے جو ہم مین ہے۔ اور ہم سے اس قدر دور ہے کہ فرش سے عرش تک کوئی جگہ کوئی مقام، تیرے تصرف سے خالی نہین۔ زمین و زمان مکین و مکان سب تیرے ہی نور سے معمور ہے۔ تو وہ ہے جسنے بڑی بڑی بے تھاہ، عمیق و عریض طوفان خیز سمندر، ندی نالے صرف ایک طرفۃ العین مین طے کر ڈالے اور کبھی ایک بال بھی تیرا تر نہوا۔ تو وہ ہے کہ سیبریا کی جھاڑیون؟

اور سوئٹزرلینڈ کے پہاڑون مین ، صدہا بار اٹھکھیلیون کی چال چلا ، اور نہ تیرے نازک تلون مین کبھی ایک پھانس چبھی ۔ ، نہ کبھی کسی خار زار سے تیرے پائدار دامن کا ایک تار اُلجھا ۔ تو وہ ہے کہ ہمالیہ سے پہاڑ کی اونچی چوٹی ، تیرے ایک قدم کی مسافت سے ہزارون میل کم ہے ۔ تو وہ ہے کہ نہ تیری وسعت مین کوئی چیز تیری آڑ ۔ اور نہ تیری سیر مین کوئی چیز تیرا حجاب ہے ۔ بچپن کے اوس عون غان کے نیوالی عمر مین چاند اور چراغ کے پردے مین اپنی ظرافت آمیز شوخیون سے ننھے ننھے بچون کا دل بہلانے والا ، اور لوری کے بےتال سُر کی آواز کا خوش آیند کرنیوالا کون تھا ؟ اوس مصیبت کی ٹیڑھی گھڑی مین جبکہ انسان اپنی ساری کوششون سے عاجز ہوکر ، حسرت بھری نگاہ سے ذاہنے بائین دیکھ رہا تھا ۔ امید کی تسکین بخش پیار سے مڑکر نم نم دزدیدہ نگاہون سے مسکرا کر دیکھتی ہوئی صورت کسنے دکھائی ۔ وہ ہموطنون کی محبت کا روگی بچپن کے ساتھ کھیلے ہوئے یارونکا سچا عاشق غریب الوطنی مین بے یار و دیار ، جہان سے کسی کے پیر نہین کی بو بھی ہوا پہنچا نہین سکتی ، صدہا کوس کے فاصلے پڑا ہے ۔ ، عزیز آشنا کی مفارقت اوسکے پاک دل کو صدمے پہنچا رہی ہے ۔ ، مان باپ کی نورانی صورت اور شفقت آمیز نگاہون کو آنکھین ترس رہی ہین ۔ جب کسی آدمی کی اجنبی آواز اجنبی صورت دور سے دکھائی یا سنائی دیتی ہے تو کسی کے دہوکے سے شوق کی حالت مین بےچین ہو کر اوچھل پڑتا ہے ۔ اور آخر کار شرمندہ ہو کر بجھے ہوئے دل سے ایک سرد آہ کھینچکر کمال مایوسی مین آنکھین نیچی کر لیتا ہے ۔

دن تو دنیا کے بول چال کام دہندون مین گذر جاتا ہے ، مگر فراق کی سنسان کٹھن رات ، جبکہ دور کے یار آشنا بھی ہان ہون سے

ہمدردی کرنے کو آس پاس نہین، تو اسے شکستہ خاطر و نگی مومیائی۔ اور اے خستہ دلون کے مرہم، انسانی خیال تو ہی اس کٹھن گھڑی مین اوسکی بیکسی اور بے بسی پر ترس کھانے والا ہے، تو ہی اوس کے وطن کے پر پیچ راہون کا دور انقشہ اوسکی نظرون کے سامنے کر دینے والا ہے۔ وہ سیکڑون کوس ہے۔ لیکن تیرے پردہ مین اپنا۔ محبت کے رنگ مین رنگا ہوا گھر عزیز آشنا کی پیاری پیاری صورتین چھوٹے چھوٹے بچونکی بے تصنع شرارتین۔ گویا ان آنکھون سے دیکھ رہا ہے۔ وہ فاتر العقل دیوانہ، یار دوست، عزیز، آشنا، ایک جہان سے بیگانہ، جنگلون جنگلون، ملکون ملکون مست مدہوش پھر رہا ہے، گلیون گلیون کی ٹھوکرین کھا رہا ہے، اوسکا سر لڑکون کے پتھرون سے فگار چارون طرف سے اوسپر تالیون اور گالیون کی بوچھار ہے، عقل و تمیز، یار و اغیار نے اوسکی صحبت سے کنارہ کیا مگر اے معذورون کی عذر نیوش آشنا، تو ہی نے غمخواری سے ہاتھ نہ اٹھایا گو ضعف دماغ سے تیرا حسن عالم افروز دیکھتے ہوے اوسکی آنکھون مین چکا چوندھ آتی ہے مگر کنکھیون سے تیرے ہی چہرے پر نگاہ ہے۔ سر پر ایک ہجوم ہے مگر وہ اپنے دھن مین ایسا بے خبر ہے کہ یہ ساری اذیتین اوسکی نظر مین ہیچ ہین۔

وہ اسی برس کا بوڑھا بیحس و حرکت پڑا ہے، جوان لڑکے اُسکی تجربہ کارانہ نصیحتون پر نہایت حقارت سے تمسخر کر رہے ہین وہ بیکار رہا ہے اور کوئی اوسکے پاس نہین پھٹکتا ہے ہاتھ پاؤن نے جواب دیدیا آنکھون کی بصارت کھو گئی۔ کانونکی سماعت باطل ہو گئی۔ دانتون نے محبت کا سلسلہ توڑ دیا۔ مگر اے انسان کے دکھ سکھ کے شریک، سچے رفیق خیال تو ضعیف ہو گیا ہے لیکن اس

مہلک بیماری مین جس سے نجات کی کسیطرح امید نہین، تو ہی نے اپنی رفاقت اور سچی وفاداری سے منہ نہین موڑا۔ کوئی پاس نہین مگر تیری ہی ہمکلامی سے اسکا سارا غم غلط ہے۔

ناشکر لوگون کا قول ہے کہ تو انسان کی زندگی مین غم سے جانی دشمن کی ویسی ہی حمایت کرتا ہے جس طرح اوس کے دلی دوست خوشی کی۔ اور مرنے کے بعد تو ہی اوسکی وفاداری سے منہ موڑ جاتا ہے۔ مگر نہین مین دیکھتا ہون کہ دنیا مین خوشی کا امتیاز تیری ہی برکت سے ہے، خوشی اسیوجہ سے ایک زمانے کی محبوب اور ہر دل عزیز ہے، کہ تو پچھلے مصائب کا بھولا ہوا سبق حافظے کے ذریعے سے یاد دلانے والا، اور اگلے خوش آیندہ زمانے کی پیشین گوئی کرنے والا ہے۔

انسان کی اوس خوفناک لابدی حالت کے بعد جسے موت کہتے ہین، جب کہ ہڈیان تک گل کر خاک برابر ہو جاتی ہین۔ عمر بھر کے ساتھی۔ جورو لڑکے۔ بھائی بند سب. جھوٹی ہمدردی کا رونا رو کر صبر کر کے بیٹھ رہتے ہین۔ روح جو ابدی کے کشمکش مین مبتلا ہے ہاتھ۔ پاؤن آنکھ ناک۔ کان اوسکی مخالفت مین گواہی دینے کو موجود تو اسے ہمیشہ زندہ رہنے والے خیال تو ہی اس آڑے وقت مین بھی اپنی وفاداری سے آڑے آتا ہے۔ تو ہی اوس کے گناہو نکا محضر اوسکے نظر کے سامنے رکھ دیتا ہی تو ہی حسرت اور ندامت کے آٹھ آٹھ آنسوؤن سے رولا کر اوسکا گرد آلودہ چہرہ اور داغدار دامن، پاک کرتا ہے اور پھر اوسی اسی تبرک اعلی مقام مین پہنچاتا ہے جسے بہشت کہتے ہین۔

او خیال۔ او خیال جب تجھی سے سب کچھ اور تجھی مین سب کچھ ہے تو تو ہی ہماری مشکلون مین ہماری مدد کر۔

اودہ اور مغربی وشمالی

۱۳ فروری سنہ ۱۸۷۷ء

جائز نہ رکھنا آزادی کا کام ہے دانا گورنمنٹ کا
اور قائم رکھنا اوسکا کام ہے دانا رعیت کا

(۱) تقدیر - حکومت اعلیٰ یا سوپریم گورنمنٹ -
(۲) دو بیویوں کا خاوند - حکومت ماتحت یا لوکل گورنمنٹ
(۳) پہلی منکوحہ بی بی - ممالک مغربی و شمالی -
(۴) دوسری مدخولہ بی بی - صوبہ اودہ -
(۵) پردیس کی کمائی - دربار دہلی

خاوند اور منکوحہ بیٹھے ہین

خاوند - بی بی تمھاری قسمت کو ہم کیا جھیکین اور اپنی قسمت کو کہانتک روئین تمہاری خستہ حالی اور غربت پر سخت افسوس اور اپنے بخت نارسا پر ہزار حیف ہے کہ ہماری قسمت مین تھین تھین ایک بدقسمت سے جو خدا خدا کرکے پیچھا چھوٹا تو تم سے پالا پڑا ہمارے بچون کو کوئی نہین پوچھتا اور ہمعصرون کے بچون کا عروج جب دیکھتے ہین شرم سے سر نیچا ہو جاتا ہے - حضرت عیسیٰ اپنی امت کے واسطے دار پر چڑھے اور امام پیغمبرون نے امت کے واسطے ہزارون سختیان اٹھائین پس اگرچہ ہماری مجبوری کمال شاق ہے لیکن تقدیر نے رہبری کی ہے بہت اچھا موقع ہاتھ آیا ہے پچھم مین خوب روزگار ہے جو جاتے ہین خوب لا مال اور بھرے پرے آ دیکھتے - اگر تم کہو تو ہم بھی جاوین اور پردیس کی کمائی کا کچھ مزہ اوٹھائین کیونکہ شہر مین آج تک سب سے محتاج ہی بنے رہے سوائے پست حالی اور گمنامی کے اور کچھ نہ حاصل ہوا ہمارے وابستگان کو کبھی فراخی اور نام آوری ہاتھ نہ آئی جسنے دیکھا کہا - اخ - یہ کس گنتی مین ہین - انہین کون پوچھتا ہے - انکا کیا ہوتا ہے -

بی بی - اے مین صدقے مین قربان - اے سچ کہو تمھین خدا کی سون - اللہ یہ بات کیسے زبان سے نکلی ؟ تمھاری جدائی کسکو بھائے گی - بے تمھارے کیسے جیونگی - ہا کون مجھے دلاسا دیگا - کون میری

خبر لیگا کسکو دکھ سناؤنگی - کسکے پاس جاؤنگی - مفلوک و تباہ رہنا اچھا
پہ یہ نہین اچھا - دکھ درد سہنا اچھا پر یہ نہین اچھا - مجھے کسکو سونپ
جاؤگے - میری فرقت کیونکر اوٹھاؤگے جو جاے تو ہمارا مردہ دیکھے -
ہماری بہتی کہاے ایسی بات نہ کہو نہین مین اپنا منہ پیٹ لونگی -
خاوند - لو پھر بھی تو اچھا نہین - اے بیوی یہ نادانی کی باتین ہین -
یہی کہتے ہین کہ عورت ناقص العقل - ارے نیکبخت سبے دیس پردیس
نکلے مرد کا کہین کام بھی چلتا ہے - جبتک آدمی سفر نکرے کامیاب نہین
ہوتا - تم اگرچہ بی بمبئی اور بی مدراس اور بی بنگال کے برابر لئیق و سمجھدار
نہین ہو لیکن تو بھی تو کچھ شُد بُد جانتی ہو - دیکھو ایک بزرگ کا قول ہے -
السفر وسیلۃ الظفر اور پھر کہا ہے کہ ؎ در وطن طالب کسے ہرگز نگردد
بہر بلند + از صدف چون در برآید تاج شاہان میشود + اور دیکھو یہی یہ تمہارے
ہی گھر کے رہنے والون کا قول ہے ہم اپنے دیس سے نہین لاے -
بی بی - یہ تو سب صحیح ہے لیکن ؎ جدائی تری کسکو منظور ہے + زمین سخت
اور آسمان دور ہے + بہرکیف جو مرضی ہو مین راضی برضا ہون لیکن اس
کمبخت نا شُدنی کو بھول نہ جانا کہین پتھر کا جگر نہ کر لینا کہین کسی شفتل کے
پھندے نہ پھنسنا لو تمہین خدا کو سونپا امام ضامن کی ضامنی - خدا حافظ
الٰہی تیرا سفر کا جانا کرے مبارک یہ جلد آنا -
خاوند - شاباش شاباش - کیون نہو - اچھا تم ہنسی خوشی رہنا اور ہرگز نہ
گھبرانا نہ کسی سے بولنا اور کسی کی طرف دیکھنا - لو تمہین زین خان -
شیخ شدّو و لونا چماری - وکلوا بیرو - شہید کو سونپا -
(صبح ہوتے ہی سامان سفرے خاوند باہر نکلا اور نکلتے ہی چھینک ہوئی بی
بی کا ماتھا ٹھنکا اور دہنی آنکھ پھڑکی)
بی بی - شگون تو اچھا نہین ہوا - ضرور کچھ نہ کچھ خرابی مجھپر آئیگی - اللہ
نگہبان ہے -
(خوشی سے چھم چھم شہر رتنک آرم مین گئے او تقدیر سے ملاقات ہوئی)

خاوند - (نہایت ادب سے تقدیر کو دیکھکر) اے میری پیشانی کے تاج سلام - اے میرے دردوغم کے علاج سلام - اے میرے مالک سلام علیکم - اے میرے سالک سلام علیکم اے نیک وبد کے مختار سلام - اے میرے سردار سلام

تقدیر - اخ آہ آؤ - آؤ - خوش تو ہو - ہم تمکو دیکھکر بہت خوش ہوے - جو کچھ ہمارے اختیار مین ہو کہو ہم بیدریغ کرین گے اور خوشی سنے مانین گے - آج ہمارے یہان بڑی خوشی ہے - اور لوگ اپنے ساتھہ بہت آدمی لائے پر تمنے کیون دیر لگائی -

خاوند - حضور میرے یہان کون اس لائق تہا جو شرف اندوز ملازمت ہوتا -

تقدیر - خیر اچھا ایک بات یہ تو سنو کہ تمہاری جو پہلی بیوی تہی - (وہ مدخولہ) اوسکو پہر تم اپنی خدمت مین لیلو - کیونکہ وہ بڑی وضعدار اور سلیقہ شعار جمیل اور مالدار ہے اور بے تمہارے اوسکی خبرگیری ممکن نہین - اس عظیم موقع پر یہ معاملہ اہم طے ہو جائے تو اچھی بات ہے - پہر خدا جانے ہاتہی چھوٹے گھوڑا چھوٹے موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے خدا جانے کسکی قسمت سے کیا ہوتا ہے - زیادہ بار کا کچھہ خیال نہ کرنا چاہیے خدا سب کو روزی دیتا ہے -

خاوند - تو حضور دو بی بیونکو راضی رکھنا بڑی مشکل کی بات ہے گو وہ پہلی بی بی مجھکو جان سے عزیز ہے اس کے علاوہ کنبہ بڑہنے پر پونجی بھی زیادہ چاہیے -

تقدیر - میان اسکا کیا خیال کرتے ہو ایک مرغ بیس مرغیون کو راضی رکھتا ہے آدمی ہو کر دو عورتونکو راضی رکھنا کون بات ہے - لو یہ حاضر ہین ان سے مل جاؤ اور انکا ہاتھ پکڑو انکی پرورش کرو - جیسے تم ملے خدا سب بچھڑون کو ملائے -

(باقی آیندہ)

روح سخن

جناب بشیر احمد خان مرحوم تعلقہ دار ملیح آباد شاگرد حضرت جلال

دم قتل انصاف فرما رہے ہین
خطائین مری مجکو گنوا رہے ہین

سر بزم دشمن سے شرما رہے ہین
نہین کچھ تو یون مجکو ترپا رہے ہین

وہ کہتے ہین مٹ گیا کس غضب مین
تسلی مجھے دے کے پچھتا رہے ہین

امید وفا غیر سے توبہ توبہ
خدا جانے کیا آپ فرما رہے ہین

ادھر خاک و خون مین تڑپتا ہے کوئی
ادھر وہ کھڑے لین پچتا رہے ہین

وہ کہتے ہین اچھا جو یہ گھر ہے میرا
تو ہم دل مین مہمان کیون آ رہے ہین

وہ یون کر رہے ہین مجھے ذبح گویا
مرے حال پر رحم فرما رہے ہین

انھین دل ہی دل مین ہنسی آ رہی ہے
جو ہم اُنکے وعدے پر اترا رہے ہین

ذرا غش مین زانو پر سر رکھ لیا تھا
مجھے ہوش آیا تو شرما رہے ہین

تڑپتے ہم اِس طرح کیون قتلگہ مین
طبیعت ذرا انکی بہلا رہے ہین

الٰہی مجھے خواب یہ کیون دکھایا
کہ دشمن ہے غش مین وہ گھبرا رہے ہین

بشیر اِس ادا پر مین سو بار صدقے
وہ صبح شب وصل شرما رہے ہین

جناب بے نظیر شاگرد امیر مینائی

گل داغ آہون سے کمھلا رہے ہین
ہوا گرم ہے پھول مرجھا رہے ہین

شب وصل کمسن ہین گھبرا رہے ہین
خدا جانے کیا کیا خیال آ رہے ہین

نہ ڈھونڈو ہمین خضر دوراہ اپنی
تمھین اس سے کیا ہم کہین جا رہے ہین

شب ہجر تسکین دیتے ہین نالے
یہی اس مصیبت مین کام آ رہے ہین

یہ جوشش آبلون کا یہ پُر خار منزل
مگر جانے والے چلے جا رہے ہین

یہ کس فتنہ حشر کی رہگذر ہے
قیامت کے آثار ہم پا رہے ہین

عدم اور ہستی مین ہے کیا تماشا — بہت آرہے ہین بہت جا رہے ہین
اڑین ہوش کیونکر نہ مستون کے ساقی — کہ بادل ہوا پر اڑے جا رہے ہین

سرآمد سخنوران باکمال جناب جلال لکھنوی

اُسے ہر جگہ جلوہ گر پا رہے ہین — تصور سے تصویر کھچوا رہے ہین
تسلّی یہ خوب آپ فرما رہے ہین — کہ ٹھہرے ہوے دل کو تڑپا رہے ہین
غلط ہے ابھی عشق کا ان سے دعوی — چلو جھوٹ ہی قسمین ہم کھا رہے ہین
مین دیتا تھا دل جب کسی نے نہ روکا — نہ دو جان اب لوگ سمجھا رہے ہین
وہ جلوہ دکھاتے تو کیا حال ہوتا — یہان لن ترانی مین غش آرہے ہین
سر اپنا تو قدمون سے انکے لگا ہے — بلا سے اگر ٹھوکرین کھا رہے ہین
بیان ان سے کرتے ہین ہم دل کی اُلجھن — مقدر کی گتھی کو سلجھا رہے ہین
ہوا دیکے آنچل کی کہنا کسی کا — یہ خوب آپ دانستہ غش لا رہے ہین
جلال اٹھے جاتے ہین دنیا ہی سے ہم — وہ کیا بزم سے اپنی اٹھوا رہے ہین

لسان الملک حضرت ریاض

خیال شب غم سے گھبرا رہے ہین — ہمین دن کو تارے نظر آرہے ہین
وہ کچھ غیر سے وعدہ فرما رہے ہین — مرے سر کی سچی قسم کھا رہے ہین
یہ ہین شوخیان اپنی تصویر دے کر — شب وعدہ ہم کو وہ بہلا رہے ہین
نہ افتاد کچھ پیش آئے الٰہی — ذرا ہم چمن کی ہوا کھا رہے ہین
دم وعظ کیسے مزے مین ہین واعظ — بھرے جام کوثر کے چھلکا رہے ہین
یہ انسان بن جائین کچھ ساتھ رہکر — فرشتون کو ہم راہ پر لا رہے ہین
نہ لون راہ میخانہ کسطرح واعظ — یہ بادل جو سر پہ مرے چھا رہے ہین
چنین گے وہ افشان سربام کب تک — شب وعدہ کیون تارے گنوا رہی ہین
لگا دو ذرا ہاتھ اپنی گلی مین — جنازہ لیے دل کا ہم جا رہے ہین
یہ اُلجھے ہین رندون سے کیا شیخ صاحب — بڑھاپے مین کیون ڈاڑھی رنگوا رہی ہین
قیامت بپا ہی جاتی ہے ہر قدم پر — یہ کون آرہا ہے وہی آرہے ہین

دعا دے رہا ہون یہ دیوانگی ہین | چنین پھول تنکے جو چنوا رہے ہین
کمر سیدہی کرنے زہرا میکدہ مین | عصا ٹیکتے کیا ریاض آرہے ہین

سیف سید عبد الحکیم صاحب شاہجہانپوری

وہ جدو جفاؤن جو فرما رہے ہین | ہم اپنی وفا کی سزا پا رہے ہین
کلیم انکو دیکھو گے کیا خاک تیھر | صدا سن کے جب تم کو غش آرہے ہین
جسے دل دیا جان بھی اسکو دونگا | یہ احباب کیون مجکو سمجھا رہے ہین
مرے نالے ہی کان بھرتے ہین انکا | یہ دل سوز ہی آگ بھڑکا رہے ہین
ضرور اسکو سمجھے ہین وہ چشم بینا | چمن مین جو نرگس سے شرما رہے ہین
دم نزع کہتی ہے آکر یہ ہچکی | چلو سیف وہ یاد فرما رہے ہین ؛؛

جناب شبیر حسن خان صاحب جوش ملیح آبادی

یہ کہہ کہہ کے ہم دل کو بہلا رہے ہین | نہ ہو مضطرب دیکھ وہ آرہے ہین ؛؛
کمر مین ہے تلوار بل ابروؤن پر | وہ کس پر خفا ہین کہان جا رہے ہین
گئے ہم بصد شوق جب انکے در تک | صدا آئی آرام فرما رہے ہین ؛؛

جناب بابو جگناتھ پرشاد صاحب سابق مہتمم بندوبست

ہمین اور عالم نظر آرہے ہین ؛؛ | ٹھہرئے کہ دنیا سے ہم جا رہے ہین
سیہ آئینہ ہین وہ بجلی سی نظرین | وہ دل جانکر اسکو تڑپا رہے ہین ؛؛

کلیم جناب مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی

ترے نام غیرون کے خط آرہے ہین | مرے پاس اجل کے پیام آرہے ہین
ضرور اور کوئی ستم رہگیا ہے ؛ | مجھے قتل کرکے وہ پچھتا رہے ہین ؛

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی

ہمین اب فرشتے نظر آرہے ہین — ہٹو بھی کہ بہشت خدا جا رہے ہین
وہ گیسو کبھی اس رخ پہ لہرا رہے ہین — گلستان مین کالے ہوا کھا رہے ہین
تپ ہجر سے داغ کملا رہے ہین — کڑی دھوپ ہے پھول مرجھا رہے ہین
سمجھتا ہون گلزار جنت کو واعظ — کسے سبز باغ آپ دکھلا رہے ہین
وہی مجھ پہ ہین انکی ترچھی نگاہین — دم نزع بھی تیر برسا رہے ہین
قیامت ہو بجلی ہو پارہ ہو دل ہو — تڑپتے ہین سب آپ تڑپا رہے ہین
کوئی بھیجدے حور جنت سے یارب — اکیلے تہ مدفن مین گھبرا رہے ہین
جوانی مین دل ایک کافر کو دیکر — وسیم آج تک ہم تو پچھتا رہے ہین

جناب پروفیسر ثاقب، وکٹوریا کالج، گوالیار

ایام گل مین اور ہی سامان ہوگیا — پھر تار تار اپنا گریبان ہوگیا
ساقی کی چشم مست پہ قربان ہوگیا — کامل طریق عشق مین ایمان ہوگیا
صد شکر اُس بت کافر کو شیخ بھی — ایمان نذر دیکے مسلمان ہوگیا
آوارگان دشت محبت کے واسطے — سجدہ در حبیب کا ایمان ہوگیا
مین شاد قتل سے، وہ پریشان جور سے — مشکل تھا جو انہین مجھے آسان ہوگیا
وہ بے نیاز جان نکلنے کو بیقرار — بس اب مریض ہجر کا درمان ہوگیا
زاہد مین وہ ریا، وہ پیوست ہین ہی — رندون مین بیٹھ بیٹھکے انسان ہوگیا
پیر مغان کے فیض توجہ کو کیا کہون — حاصل تصورات سے اذعان ہوگیا
عشاق مرمٹے کہ گری برق جانستان — انکی نگاہ ناز کا احسان ہوگیا
جب چارہ فراق نہ کچھ بن پڑا تو مین — اپنے کئے سے آپ پشیمان ہوگیا
اللہ رے جمال کہ صناع بے مثال — صورت کو تیری دیکھ کے حیران ہوگیا

ثاقب امید وصل ہی مین ہوگیا وصال
پورا کسی طرح مرا ارمان ہوگیا

اندکر۔ نیچا گہرا اسُر جو خاصکر طبلے ڈھولک
پکھاوج سے نکلتا ہے ۳ وہ طبلہ یا
بجیرا جو بائین ہاتھ کی طرف رہتا ہے
عموماً طبلہ۔ (جانصاحب) کیون نہ
بایان بجا کے گاوے بہو۔ چھیڑے
جب بیٹھکے ستارہی ساس۔

بایان بولنا۔ ۱۔ لازم۔ (دہلی) کہین
آتے جاتے وقت تیتر کا بائین رُخ بولنا
کامیاب ہونیکی علامت سمجھی جاتی ہے
اچھا شگون ہونا۔ کام نبنا۔ فتح ہونا

بایان (پیر) پاؤن پوجنا۔ ۱۔
متعدی۔ کیسکی استادی فیلسوفی کا مُقر
ہونا۔ ہار ماننا۔ کسیکے کمال کا قایل ہونا
باز آنا۔ ہاتھ اُٹھانا کی جگہ۔ لوہا ماننا
(شاد) کیا دیا فقرہ کہ ہاتھ لے بیت
دکھانا چاہئے۔ برہمن میرا بھی بایان
پاؤن پوجا چاہئے (شوق) مجھکو بھینسو
کے خوب دیکھی سیر۔ پوجے آپ کا بھی
بایان پیر۔

بایان پاؤن یا پیر چومنا۔ لازم
دیکھو بایان پیر پوجنا۔

بایان پاؤن لینا۔ متعدی (طنزاً)
عظمت ماننا۔ تعظیم کرنا چالاکی فتنہ
پردازی اور شرارت کا قائل ہونا
(قلق) چھوا ہے دست رنگین یار کا
کس ہاتھ سے اُس نے۔ بڑھا کر ہاتھ
بایان پاؤن تو لون مین برہمن کا۔

بایان قدم چومنا۔ متعدی۔ تعظیم
کرنا (قدر) جو تم ایک ٹھوکر سے ہمکو
جلا دو قدم چومین اے یار بایان تمہارا

بایان قدم کدھر ہے۔ دوسری
کی چالاکی فتنہ پردازی یا شرارت ظاہر
کرنیکی جگہ کہتے ہین۔ (فقرہ) آپکا بایان
قدم کدھر ہے۔

بایان قدم لینا۔ ۱۔ لازم۔ دیکھو
بایان پاؤن لینا (صبا) اے مغبچو بھالا
بایان قدم مین لونگا زاہد کا گر عمامہ
رہن شراب ہوگا۔

باید و شاید۔ تابع فعل جیسا چاہئے
بہت زیادہ۔ نہایت مناسب (فقرہ)
جواب تو ایسا معقول موجود ہے کہ باید
و شاید۔ ایسے کرتب دکھائے کہ باید
و شاید۔

بائے فارسی (ف) مونث وہ
ب جسکے نیچے تین نقطے ہوتے ہین۔

بائے موحدہ (ف) مونث
ایک نقطے والی ب۔

بایں۔ دیکھو ب۔

بایں ہئیت کذائی (ف بہ+این
ہیئات صورت شکل۔ کذائی چنین

وجنان - کذا عربی مین ایسا دیسا - فارسی قاعدے سے اسمین ی اضافہ کرلیگئی ہے) - دیکھو ب -

باین - (س) مذکر - ایک قسم کی مٹھائی جو شادی یا کسی کامیابی کے موقع پر دوستون کو بانٹتے ہین -

بباد - (ھ - س - و - ے - خلاف - واد - بولنا -) مذکر - عم - جھگڑا - فساد - بحث (اٹھانا - اٹھنا کے ساتھ)

ببادی - (س ورادی) صفت فسادی - جھگڑالو -

بباد - (ف) - بہ - باد ہوا) صفت برباد - ویران -

ببر - (ھ) عم - مونث - ببول -

ببر (ع) بروزن صبر - ایک قسم کا درندہ جو شیر کا دشمن ہوتا ہے ببور جمع فارسی بسکون بائے دوم بولتے ہین بہار عجم مین لکھا ہے بعضتین ایک قسم کا شیر ہے - اردو مین زبانون پر بروزن کمر ہے -

ببر - (ھ) مذکر - وہ شخص جو اونٹ اور گھوڑے کے پاؤن کے بال کاٹتا ہے -

ببرا ا مذکر کبوترون کا ایک رنگ - نیلے رنگ کے بازو پر سیاہ نقطے ہوتے ہین -

ببراکھری - (ھ یائے اول مجہول و یائے دوم معروف) مونث - جھگڑا لڑائی اڑنا -

ببری (ھ) - عم - ببول

ببری - (ھ) مونث - گھوڑے کی ایال یا دم جسکے بال کٹ گئے ہون ۲ عورتون کی پیشانی کے وہ بال جنکو کاٹ کر چھوٹا کرتے ہین اور خوبصورتی کے واسطے ماتھے پر چھوڑتی ہین - طرہ - ۳ چھوٹی ہوئی لٹ ۴ وہ نیلی کبوتری جس کے بازؤن پر کالی چتیان ہون ۵ گھوڑون کی بال کاٹنے کا کام -

ببریان چھوڑنا (ھ بابریان - بال کا سرا جو لا بنا ہوا اور کٹا ہوا نہو) لازم عو - لٹین بڑھانا - زلفین بڑھانا یا رکھنا چوٹی گوندھتے وقت دونون طرف کچھ بال چھوڑ دیتی ہین انکو ببریان چھوڑنا کہتے ہین -

ببوا - (ھ) مذکر - بابو کی تصغیر ۲ بچہ لڑکا - محبت سے کہتے ہین ۳ کھلونا مٹی کا پتلا -

ببول - (ھ - ببور - ببری) مونث ایک خاردار درخت جس سے گوند نکلتا ہے (سکر) دن بہت گزرے

نہین دیکھی وہ جنگل کی بہار۔ ایک جانب کو بولین زرد ڈاک ٹیوڑھا ک سرخ۔
بول کے پیٹ ہونا۔ لازم۔ عو۔ برے کرم کرنا۔ ایسا کام کرنا جسکا نتیجہ خراب ہو
بھولا۔ (ھ) مذکر۔ بونڈلا۔ ہوا جو خلا کی وجہ سے چکر کھا کر بلند ہوتی ہے۔ (برق) اٹا آلودہ جو گردش سے سراپا اٹھا۔ دور سے لوگ یہ سمجھے کہ بولا اٹھا۔ (نوٹ) یہ لفظ باؤ بمعنی ہوا اور بلا بمعنی جاب سے مرکب ہے لہذا اسکا استعمال بمعنی گردباد صحیح نہین ہے بمعنی جاب کے صحیح ہے۔ دیکھو بگولا۔
بہاس (ھ)۔ مونث۔ ایک راگنی کا نام۔
بہبٹی۔ (س) مونث ۱ ایک قسم کی خوشبودار بوٹی ۲ ایک پرند مینا کی قسم کا۔ اس معنی مین اہل دہلی بہبٹی (بائے فارسی سے) بولتے ہین۔ اور لکھنؤ مین پوئی زیادہ زبانون پر ہے۔
بہبی۔ (ھ)۔ مونث۔ (عو) بوسہ
بہیا ۱۔ مونث۔ بی بی کی تصغیر ۲ تاش کا وہ پتا جسپر عورت کی تصویر بنی ہوتی ہے۔
بہیس ۱۔ (ھ) یائے معروف مونث ۱ بواسیر ۲ علت ابنا۔

بہیسی۔ (ھ) مونث۔ بواسیر
بہیسیا۔ (ھ) صفت ۱ اس شخص کی نسبت کہتے ہین جو بواسیر یا علت ابنا مین مبتلا ہو ۲ بہت بکنے والا ۳ فریبی چالاک۔
بپا۔ (ف) صفت۔ قایم۔ (داغ) وہ جب چلے تو قیامت بپا تھی چار طرف ٹھہر گئے تو زمانیسکو انقلاب ہوا (کرنا ہونا کے ساتھ)
بپت۔ بپتا۔ (ھ) مونث۔ عو۔ دکھ مصیبت۔ بلا۔ مصیبت کی سرگزشت (امیر) رہا کچھ دیر دلون کو سکوت آخر بنا چارہی۔ کہی آنکھون نے دل سے دل نے آنکھون سے بپت ساری۔
بپت پڑنا۔ بپتا پڑنا۔ ۱۔ لازم مصیبت آنا ۲ عو۔ خاوند مرجانا۔ رانڈ ہو جانا بیوہ ہو جانا۔
بپتسما۔ (انگ) ۱۔ مذکر۔ اصطباغ۔ عیسائی مذہب کے موافق پانی چھڑکنے یا پانی مین غوطہ دینے سے کسیکو عیسائی بنانا۔
بپوتی۔ (ھ) مونث۔ میراث یہ لفظ بضم حرف دوم و نیز بفتح حرف دوم صحیح ہے۔
بپھارا۔ (س) مذکر ۱ ابخرا۔ بھاپ

۳ پسینہ لانیوالی دوا ۳ بھاپ سے پسینا
نکالنا۔

بپھرنا۔ (ہ) بے مخالف۔ بپھرنا۔ واپس
ہونا)۔ لازم ۱ غصّے ہونا۔ جھلّانا (بحر
دل) ہاتھ سے گیا صفِ مژگان کو دیکھکر
بپھرا ہارا شیرِ نیستان کو دیکھکر ۲ ضد کرنا
فیل لانا۔ مچلنا ۳ قابو سے باہر ہونا
جوش مین بھرنا ۴ (گھوڑیکا) بدکنا جھکنا
اُچھلنا ۵ باغی ہونا۔

بپھرے رزیل اور بھوکے اشراف
سے ڈرنا چاہئے۔ ا۔ مقولہ شریف
بھوکھ کی حالت اور رزیل غصّے کی حالت
مین خطرناک ہوتا ہے۔

بَت۔ (ہ) بات کا مخفف ترکیب
کے ساتھ استعمال مین ہے۔

بت بنا۔ مذکر۔ باتونی۔ جھوٹی باتین
بنانے والا۔ (اسیر) باتین بنائین ہم
نے جو وصف دہن مین خوب۔ وہ
ہنسکے بولے آپ بھی کتنے ہین بت
بنے

بت کہا۔ (ہ) صفت۔ عم۔ باتین
کرنیوالا۔ باتونی۔

بت کہاؤ۔ عم۔ مذکر۔ گفتگو بات
چیت۔

بت کہاؤ ہونا۔ لازم۔ گفتگو ہونا
بحث ہونا۔ تکرار ہونا۔ صلاح مشورہ
ہونا۔

بَطّ۔ (ف) مونث۔ ایک قسم کی
مرغابی۔ اسکا معرّب بط ہے۔

بِت۔ (ہ۔ س۔ وِت) قابلیت۔
توثّت۔ دَولت۔ ذریعہ) مونث (عو
۱ قد۔ عمر۔ سن (فقرہ) لڑکی کی جتنی بت
ہے اُتنا کام کرتی ہے ۲ بساط۔ طاقت
بل۔ دولت۔ قدر۔ پہنچ۔ اونچائی

بُت۔ (ف بتان جمع)۔ مذکر۔ مورت
پتلا۔ صنم ۲ (ہ) وہ آڑا تختہ یا پتھر جسپر
قمارباز پانسا پھینکتے ہین (ذوق) جو لِ
قمارخانہ مین بت سے لگا چکے۔ وہ
کعبتین چھوڑ کے کعبے کو جا چکے ۳ (مجازاً)
معشوق ۴ خاموش۔ بالکل چپ چاپ
۵ منگا گھونسا ۶ (دہلی) بیوقوف احمق
۷ بیہوش۔ مدہوش۔

بت بننا۔ بت بن جانا۔ ا۔ لازم
چپ ہونا (امیر) شان اللہ کی اس
بزم مین ناصح بھی ہین چپ۔ بت بنے
بیٹھے ہین ہر بات کے رٹنے والے
۲ محو ہوجانا ۳ بت بنگئے ہم امیر آخر
یہ یادِ صنم کی انتہا ہے۔ اس معنی مین
بت سا بننا بھی کہتے ہین ۴ ہے کچھ
تو بات مومن جو چھا گئی خموشی۔ کیا

کو دیر یا دل کیون بت سے بنگئے ہو

بُت پرست - (ف) صفت
بُت پوجنے والا - وہ قوم جو خدا کو چھوڑ
کر بتون یا مورتون کو پوجتی ہے (مجازاً)
عاشق -

بُت پرستی - (ف) - مونث
بت کی پرستش -

بُت تراش (ف) صفت
بت بنانیوالا -

بُت خانہ - بتکدہ - (ف) مذکر
وہ عمارت جسمین بُت رکھا جائے
مندر - شوالا - مورتون کا گھر -

بُت خانہ آذر - (ف) آذر فارسی
قدیم مین آگ کو کہتے ہین) - مذکر -
آتشکدہ مجوسیون کا - مجوسی آگ کی
پرستش کرتے ہین (غالب - گھوڑی
کی تعریف) نقش پا کی صورتین وہ
دلفریب - تو کہے بت خانہ آذر کھلا

بُت سا ہو جانا - ا - لازم چُپ
چاپ ہو جانا - (جرات) ہم بھی کچھ
عشق بتان مین آہ بت سے ہوگئے
ناتوانائی سے کوئی عضو ہلتا ہی نہین -

بُت شکن - (ف) صفت
بُت کا توڑنے والا -

بُت ہو جانا - ا - لازم چُپ سُن ہو جانا
چُپ ہو جانا -

بِتّا (ھ) - مذکر - ایک ہاتھ کی چوڑائی
یا بالشت -

بُتّا - (ھ) مذکر - دہوکا - دم جھانسا -
فریب - حیلہ بہانہ -

بُتّا بتانا - ا - متعدی - دہوکا دینا
فریب دینا - (قدر) گل ہنس پڑا کلی نے
الگ مسکرا دیا - لیکن صبا نے دونون
کو بُتّا بتا دیا (سحر) جسقدر ہمکو ستایا ہی
ستاتے ہین تمھین - دیکھنا باتون مین کیا
بُتّا بتاتے ہین تمھین -

بُتّا دینا - ا - متعدی - ٹالنا - حیلہ حوالہ
کرنا - بہانہ کرنا - فریب دینا - دہوکا
دینا جھانسا دینا - مغالطہ دینا - جھوٹا
وعدہ کرنا - (فقرہ) اگر مسلمانون کی
جیت ہوتی تو منافق مال غنیمت
مین حصہ لگانے کے لئے مسلمانون
سے کہتے کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ
تھے اور اگر کافرون کی جیت ہوتی تو انکو
بُتّے دیتے کہ مسلمان تو تم پر غالب آچکے
تھے مگر ہم نے تمھاری خاطر سے دیدہ
و دانستہ کمی کی -

بُتّے بازی - ا - مونث حیلہ سازی
فریب دہی -

بُتّے مین آنا - ا - لازم - فریب مین

آنا۔ دم مین آنا ؎ آؤن نہال خان
کے نہ لیتے ین ایکبار ۔ ابجان لاکھ
سبزہ مجھکو دکھائے باغ ۔
بتاسا۔ (ہ۔ پانی کا بلا) ا۔ مذکر۔ ۱۔ بلبلا
حباب ۲۔ ایک قسم کی مٹھائی جو خالص شکر
کی شکل حباب بناتے ہین۔ (آتش) رس
سے شکر ہوئی شکر سے بتاسے پیدا (صبا
قافیہ ۔ سے پیدا۔ ردیف) ۳۔ آتشبازی
کا چھوٹا انار جو مٹھائی کی بتاسے کے ہمشکل
ہوتا ہے ۔
بتاس ۔ (س) ۔ مونث (ہندو)
ہوا ۔
بتاس پھینی ۔ ا۔ مونث ۔ ایک
قسم کا پکوان جسکو دودھ اور قند کے
ساتھ کھاتے ہین ۔
بتاسا سا گھلنا ۔ ا۔ لازم ۔ غم یا بیماری
سے دفعتہً دبلا ہو جانا ۔ یکایک بہت
دبلا ہو جانا ۔
بتاسے کا قفل ۔ ا۔ مذکر ۔ ایک قسم کا
چھوٹا سا گول قفل (قدر ۶) بتاسے کا
لگا تھا قفل کیا گنج شہیدان پر ۔
بتاسے کیطرح بیٹھ جانا ۔ ا۔ لازم
دفعتہً نہایت دبلا ہو جانا ۔ یکایک حالت
ردی ہو جانا ۔
بتاسے کیطرح گھل جانا ۔ ا۔ دیکھو
بتاسے کیطرح بیٹھ جانا ۔
بتاشہ ۔ دیکھو بتاسا ۔
بُتام ۔ (انگ BUTTON
ا۔ مذکر ۔ بٹن ۔
بُتانا (ہ) ۔ متعدی ۔ عم بجھ جانا ۔
بتانا ۔ (بتانا اور بتلانا دونون صحیح
ہین لیکن بتانا زیادہ فصیح ہے) ا۔ متعدی
کہنا ۔ بیان کرنا ۔ جواب دینا ؎ تباساتی
ہے کیا کفارہ رسم مئے پرستی مین قسم
پیر مغان کی جھوٹ کھا بیٹھا ہون مستی
مین ۲۔ سکھانا ۔ پڑھانا ۔ تعلیم دینا ۔ ذہن
نشین کرنا ۔ سمجھانا ۔ (فقرہ) چار حرف
انکو بھی بتا دو ۳۔ ظاہر کرنا ۔ کھولنا ۔ راز
کا افشا کرنا ۔ واقف کرنا (داغ) عذر
آنے مین بھی ہے پاس بلاتے بھی نہین
باعث ترک ملاقات بتاتے بھی نہین
۴۔ دکھانا (فقرہ) دیکھو یہ کہان سے کہان
آنکلے ذرا انھین انکو راستہ بتا دو ۵۔ اشارہ
کرنا ۔ ہاتھون یا آنکھون کی حرکت سے
اشارہ کرنا ۔ (میر حسن) کبھی ناچنا اور
گانا کبھی ۔ سجھانا کبھی اور بتانا کبھی ۔
(داغ) جب کوئی فتنہ زمانے مین نیا
اٹھتا ہے ۔ وہ اشارے سے بتا دیتے
ہین تربت میری ۶۔ کام دینا ۔ کام
سے لگا دینا ۔ (فقرہ) انھین بھی کچھ

کام تبادو ۳ ٹھیک بنانا ۔ مارنا پیٹنا (فقرہ) تجھے آکر تباؤن ۔

بَتان (ہ) مونث ۔ چارپایون کی جمع ہونیکی جگہ کھلے میدان مین ۔

بَتانا (ہ) ۔ مذکر ۔ ایک زیور کا نام ہے ۔ سونے چاندی پیتل کی چوڑی ۔ جو عورتین ہاتھ مین پہنتی ہین اُس مین گھنگرو بھی ہوتے ہین ۲ وہ لوہے کا کڑا جو منہار کے پاس ہاتھ کا پیمانہ سمجھنے اور اُسکی مدد سے چوڑی چڑھانے کے واسطے رہتا ہے ۔ (منیر) حورونکی آنکھون کے حلقے لے پری موجود ہین اِن تبانون سے چڑھاؤ پیاری پیاری چوڑیان ۳ گھوڑے کی نبض جس سے اُسکی بیماری کا حال دریافت ہوتا ہے ۴ پُرانی دستار ۔ وہ دستار جسکو پگڑی کے نیچے اس غرض سے رکھتے ہین کہ اوپر کی طرف گولائی رہے ۵ مجاز اً (امداد ۔ دشتل) خان خانا جسکے کھانے مین تبانا ۔

بَتاؤ نہین آئی ۔ (۔) کاشتکارون (زمینداروں کی اصطلاح) بارش کی کثرت سے زمین اتنی خشک نہین ہوئی کہ ہل جوتین ۔

بَتَّر ۔ (ف) بدتر کا مخفف ۔ صفت بدتر ۔ نہایت بُرا ۔ نکما ۔ ناقص ۔ بہ تشدید تاے فوقانی بھی شعرا نے باندھا ہے (خلیل) مجھسے مقابلہ جب رد نے مین یہ کریگا ۔ دُھنکی ہوئی روئی سے بَتّر سحاب ہوگا ۔

بَتَر ۔ (ہ) ۔ مونث ۔ آراضی جب ہل چلانیکے قابل ہو ۔

بَتَر ۔ (ع) صفت ۔ دُم کٹا جانور ۔ بے اولاد ۔ بے خیر ۔ بے فیض ۔

بُتَّرا ۔ (ہ) صفت ۔ کُند ۔ اُس ہتھیار کی نسبت کہتے ہین جسکی دھار جاتی رہی ۔

بِتْرانا ۔ ا ۔ متعدی (ہندو عو) ۱ عیب نکالنا ۔ بُرائی نکالنا ۔ موشگافی کرنا ۔ نکتہ چینی کرنا (فقرہ) بھلے چنگے کام کو بتراتا ہے ۲ جھوٹا بنانا جھٹلانا (فقرہ) مجھے بتراتا ہے ۔

بَتْسا ۔ (ہ) ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا چاول

بَتَک ۔ (ف) ۔ مونث ۔ بط ۔

بَتَنگڑ ۔ (ہ) مذکر ۱ مبالغہ ۔ ذراسی بات کو بڑی بات بنا دینا ۲ باتونی

بتلانا ۔ (م) ا ۔ متعدی ۔ دیکھو تبانا (جلال) تبلائین منھ سے پھوٹ کے چھالے ہی پاؤن کے ۔ جوش جنون مین وادی پُرخار کا پتا ۔

بِتْنا ۔ (س) لازم ۔ گزر جانا ہو جانا

اب اس جگہ بپتیا ہی بولتے ہین۔
تبنگ۔ (ف) ا۔ صفت۔ بیزار۔
ناخوش (میرحسن) سدا عیش و عشرت
سدا راگ رنگ۔ نہ تھا زیست اپنی
سے کوئی تبنگ۔ اب اس جگہ تنگ ہی
کہتے ہین۔

تبنگ آنا۔ تبنگ ہونا۔ لازم
عاجز ہونا۔ ملول ہونا۔ بیزار ہونا۔ عاجز
آنا۔ (ناسخ) تبلکوے مین میرے
نالون سے جو آیا ہے تبنگ۔ اس
صنم کے سامنے ناقوس نے فریاد کی

تبنگڑ۔ مذکر۔ بیفائدہ ملول طویل
کلام۔

بتورا۔ (ھ)۔ مذکر۔ خشک اُپلون
کا ڈھیر۔

بتورن و بتولن۔ (ھ) مذکر۔ فصل
کاٹتے وقت غلہ کا ایک جگہ جمع
کرنا۔ غلے کا انبار جو فصل کیوقت
ہوتا ہے۔

بتوری۔ (ھ)۔ مونث۔ ایک
قسم کا غلہ۔ ایک قسم کا چنا۔

بتوڑی۔ (ھ۔ باؤ۔ ہوا) مونث۔
وہ ورم جو نہایت سخت ہوکر مثل
پتھر کے ہو جاتا ہے۔

بتول۔ بروزن رسول۔ (ع) بتل
بمعنی قطع سے۔ اسم فاعل کنواری تارک
دنیا۔ ا۔ مونث۔ لقب ہی حضرت بی بی
فاطمہؓ کا جو رسول خدا کی صاحبزادی
تھین۔ ۲۔ مسلمان عورتون کا نام بھی ہوتا ہی

بتولا۔ ا۔ مذکر۔ ۲۔ فریب۔ دھوکا۔ مضحکے
کی بات۔

بتولے بنانا۔ ا۔ لازم (عو) چکنی چپڑی
باتین کرنا۔ سخن سازی کرنا (شوق قدوائی)
بتولے بنانیکو آئین بوا۔ یہ بیٹے کا پیغام
لائین بوا۔

بتولے دینا۔ ا۔ متعدی۔ عو۔ فریب
دینا۔ جھانسے دینا (انشا) نہ بتولے دو
مجھے یانسے اڑنچھو ہو جاؤ۔ کسکو کہتے
ہین محبت ابھی کیسا اخلاص۔

بتولے بتانا۔ ا۔ متعدی۔ عو۔ بتولے
دینا۔ ع۔ اے جان کسی خیلا کو یہ تبلاؤ
بتولے۔

بتولے مین آنا۔ ا۔ لازم۔ عو۔ دھوکا
کھانا۔ جل مین آنا۔ فریب مین پھنسنا

بتولن۔ ا۔ مونث ۱۔ باتونی عورت۔
۲۔ چالاک دغاباز عورت۔

بتھا۔ (س) مونث۔ دکھڑا۔ تکلیف
آفت مصیبت کا بیان۔

بتولی۔ (ھ)۔ مونث۔ مسخرہ پن

بتونی۔ (ھ)۔ صفت۔ عم۔ باتونی

بتُوَون - (ھ) - مونث - بیج کے لئے زمین کا درست کرنا -

بتھرانا - (ھ) - متعدی - پھینکنا ضایع کرنا - بکھیرنا -

بتھرنا - (ھ) - لازم - گرنا - پھیلنا - بکھرنا -

بتھوا - (ھ) - مذکر ۱ ایک قسم کا ساگ جو گیہون کے کھیت مین پیدا ہوتا ہے ۲ ایک قسم کی گھاس جو ربیع کے فصل مین تر مقامات مین ہوتی ہے -

بتھوے کا ساگ کن ساتو نہین کھلیا ساس کن ساسو نہین - (ساس کی بہن کھلیا ساس کہلاتی ہے) مثل - ادنے چیز کی کچھ قدر و منزلت نہین ہوتی -

بتھیا - (ھ) - مونث - خشک اُپلونکا ڈھیر -

بتی - (ھ - گول ٹھیکرا) - مونث ۱ لڑکونکا کھیل - گلی ڈنڈا - ایک لڑکا گول ٹھیکری پاؤن کے انگوٹھے کے گھائی مین رکھکر پھینکتا پھر دوسرا اُسی ٹکڑے کو پاؤن کے انگوٹھے کی گھائی مین رکھکر ایک سانس مین اُٹھالاتا ہے اور بتی بتی بہ آواز بلند کہتا جاتا ہے ۲ دوڑ (فقرہ) اگر تم ہار گئے تو سو بتیان لینگے -

بتی بلا دینا - ا متعدی - عاجز کر دینا ہار منوا دینا - (کایا پلٹ) اب زیادہ غصہ نہ دلاؤ مین کہتا ہون کون مفت خدا کی ٹھائین ٹھائین اپنے سر لے نہین ذرا سے شوشے مین بتی بلا دیجائے تو نام نہین

بتی بول جانا - ا - لازم - عاجز ہو جانا - بیکار ہو جانا (فقرہ) اب تو آپ کی ردیف بتی بول گئی -

بتی - (ھ) - مونث ۱ فتیلہ - چراغ کی بتی - وہ بٹی ہوئی روئی یا کپڑا جسکو تیل مین ڈال کر جلاتے ہین - (خلیل) جلتی ہے اُسکے شعلۂ رخسار دیکھکر بتی چراغ چشم مین خط نگاہ کی ۲ شمع - روشنی ۳ شافہ ۴ لاکھ کی قلم جس سے مُہر لگاتے ہین ۵ فتیلہ جو زخم مین اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ مواد سے زخم بھر نہ جائے - (قلق) بتی ہمارے زخم کی روشن کنول ہین ہی ۶ وہ فتیلہ جس سے توپ بندوق یا گولا سر کرتے یا کسی قسم کی آتشبازی مین آگ دیتے ہین ۷ پگڑی کا باریک بٹا ہوا پیچ (آتش) سرخ بتی باندھکا ڈال شان بالائے سر ۸ حیوانات کا گوشت جو پیٹھ کی ہڈی کے دونون جانب ہوتا ہے یہ گوشت بہت نرم اور کھانے مین لذیذ ہوتا ہے ۹ اگر کا فتیلہ - صندل کا فتیلہ بارود کا فتیلہ (ناسخ) بتّی اُس کے

میل کی بتی اگر کی بتی ۔ ریزہ ریزہ میل
صندل کا برادہ ہوگیا ۔ ۱ میل جو ہاتھوں
یا کیسے کی مالش سے بدن سے چھوٹتا
ہے (رشک) جب نہانے میں ہوا
کیسہ تمھارے ماتھے پر چھٹکے بتی صاف
مُشک چین پیشانی ہوئی ۱۱ بانس یا
سرکنڈے کی گڈی جو کھپریل یا چھپر میں
آڑی باندھتے ہیں ۱۲ فتیلہ روئی یا
کپڑے کا جسکو اس غرض سے ناک میں
رکھتے ہیں کہ نزلے کا پانی نکلے ۱۳ عم
دیا سلائی ۔

بتی اڑانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ (جو لوگ
نشانہ مارنے کی مشق کرتے ہیں چراغ
کی لو پر نشانہ لگاتے ہیں) ٹھیک نشانہ
لگانا ۔ (ناسخ) گُل کر دیا چراغ ہماری
حیات کا ۔ بتی اُڑائی تو نے نگہ کی خدنگ
سے ۔

بتی اُکسانا ۔ متعدی ۔ چراغ کی
روشنی بڑھانے کے لئے بتی کو آگے
بڑھانا (الحقوق والفرائض) زندگی
کی مثال ایک روشن چراغ کی سی
ہے کہ اگر پھونک مار کر بجھا نہ دیا جائے
تو جبتک تیل وفا کریگا جلتا رہیگا
ہاں بیچ بیچ میں بتی اکسانے اور گل
کے کترنے کی بھی ضرورت واقع ہوتی
رہتی ہے ۔

بتی بٹنا ۔ ا ۔ متعدی ۔ روئی یا
کاغذ یا کپڑے کا لپٹنا ۔ (مراۃ العروس)
محمودہ سے روئی منگا کر اصغری چراغ
کی بتیاں بٹ دیا کرتی ۔

بتی بنانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ لپٹنا ۔ (آتش)
بتیاں اسکی بنا کر میں کروں روشن
چراغ باد سے اُڑ کر بجھا دے گر مرا دامن
چراغ ۔

بتی بنا کر رکھ چھوڑو ۔ ا ۔ ردی کاغذ
کی نسبت کہتے ہیں کہ اسکی بتی بنا کر
رکھ چھوڑو ۔ یعنی بیکار ہے ۔

بتی جلانا ۔ ا ۔ متعدی ۔ چراغ یا
شمع کا روشن کرنا ۔

بتی جلنا ۔ ا ۔ لازم ۔

بتی چڑھانا ۔ ا ۔ متعدی ۱ دوا
کی بتی بنا کر زخم میں رکھنا ۔ روئی یا
کپڑے کی بتی بنا کر زخم میں رکھنا ۲
فانوس ۔ کنول ۔ ہانڈی ۔ جھاڑ میں
چربی کی بتی لگانا ۔

بتی چڑھنا ۔ ا ۔ لازم ۔

بتی دکھانا ۔ ا ۔ متعدی ۱ بتی لگانا
جلانا ۔ داغنا ۔ بندوق ۔ توپ ۔ گولہ
چھوڑنا ۲ روشنی دکھانا ۔

بتی دینا ۔ ا ۔ متعدی ۔ آگ لگانا ۔

داغنا۔
بتی لگانا۔ ا۔ متعدی۔ بتی چڑھانا
آگ لگانا۔
بَتیا۔ (ھ) مونث ۱ ہرا کچا پھل
عموماً۔ خربزے کے کچے پھل کو کہتے
ہین ۲ ایک قسم کا لمبا بینگن۔
بَتیانا۔ (ھ)۔ لازم۔ عم۔ بات چیت
کرنا۔
بَتیت۔ (ھ) صفت عم گزرا ہوا۔ گزشتہ
بَتیس۔ (ھ یاے معروف) صفت
۳۲ - ۳۲
بَتیسا۔ (ھ)۔ مذکر ۱ ایک قسم کا حلوا
جو بتیس دواؤن سے مرکب ہوتا ہے۔
اور زچا کو بغرض قوت آنیکے کھلاتے ہین
۲ وہ بتیس مسالے جو گھوڑی کو بعد بچہ دینے
کے کھلاتے ہین ۳ ایک قسم کا پنجابی
حلوا۔
بتیس ابرن۔ (س ابھرن۔
زیور) بتیس قسم کا زیور جسکی تفصیل یہ ہے
۱ سیس پھول ۲ کھور ماتھے کا زیور
۳ ٹیکا ۴ نتھ ۵ بالی ۶ پتا ۷ جھومر
۸ کرن پھول ۹ لنٹھ سیری۔ گلے کا زیور
۱۰ جوہار ۱۱ جگنو ۱۲ پچلڑی ۱۳ چمپا کلی
۱۴ چندن ہار ۱۵ مکٹ ہار ۱۶ پہنچی۔
۱۷ پچھیلی چوڑیون کے پیچھے پہننے کا
زیور ۱۸ چھن منقش ۱۹ کنگن ۲۰ نونگے
۲۱ برے۔ بازو کا زیور ۲۲ جوشن۔
۲۳ بازوبند ۲۴ آرسی ۲۵ انگوٹھی
۲۶ چھلے ۲۷ کردھنی ۲۸ کڑے ۲۹ پازیب
۳۰ جھانجھ ۳۱ جھڑے ۳۲ بچھوے
بتیس دانت۔ مجازاً۔ سخت
قید کی جگہ (سحر) بتیس دانتون مین
ہے مقید اسی لئے آئے نہ جسمین میری
شکایت زبان پر۔
**بتیس دانت کی بھاکا یا بھکیا
خالی نہین جاتی**۔ ا۔ مثل۔ جاہلون
کا خیال ہے کہ جس شخص کے پوری
بتیس دانت ہوتے ہین جو کچھ وہ
منھ سے نکالے ضرور پورا ہو مطلب
یہ ہے کہ فال بد کا نتیجہ خراب ہوتا ہی
جسکو سب برا کہتے ہین اُسپر ضرور
آفت آتی ہے کوسنے کاٹنے کا برا
اثر ہوتا ہے۔
بتیس دانتون مین زبان۔ ا۔
مثل۔ ایک کمزور کو متعدد زبردست
دشمن گھیرے ہوے ہین۔ بے حد پابندی
سخت قید کی نسبت کہتے ہین۔
(قدر) گو کرے کوئی درشتی اسکو ہے
نرمی سے کام یون ہے سب مین
جسطرح بتیس دانتون مین زبان

بتیس دھار - مذکر - (ہندو عو) ماں کا دودھ جو روزمرہ پیا جاتا ہے

بتیس دھار ہو کر نکلے - ۱ - بددعا عو تیرا بدن پھوٹ جائے تجھپر جھبر پڑے تیرے آگے آئے پھوٹ پھوٹ کے نکلے -

بتیسی - (ھ) مونث ۔ اعوام کا خیال ہے کہ انسان کے منھ مین بتیس دانت ہوتے ہین - انسان کی دانتون کی دونون لڑیان - دانتونکا جوکا (محشر) تغافل کے شہیدون کو جلاے ہے تبسم سے مگر صبح قیامت ہے ترے دانتونکی بتیسی -

بتیسی بجنا - لازم - سردی یا خوف کی شدت سے کاپینے مین دانتون کا آواز دینا -

بتیسی بند ہونا - لازم - حالت غش مین دانتونکا جکڑ جانا یا بیٹھ جانا منھ بند ہو جانا - بول نہ سکنا -

بتیسی دکھانا - ۱ - متعدی - دانت دکھانا - بیہودہ طریقے سے ہنسنا منھ چڑانا -

بتے - دیکھو - بتا -

بٹ - (ھ - س - ایک درخت کا نام - بڑ - برگد - ایک کوڑی مونث

لے وہ شکن جو مٹاپے کی وجہ سے پیٹ یا گردن مین پڑ جاتی ہے (جان صاحب) لہرین ہین ٹین ناف بھنور پیٹ ہے دریا کے وہ ورم جو چوٹ کے صدمے سے انسان کے جسم پر ہوتا ہے سے بل سلوٹ ۳ (دہلی) تولنے کا وزن - باٹ ۴ مرد ڈ - پیچ ۵ اجھڑی کا وٹا گوشت جسمین غار نشین ہوتے ہے راستہ پگڈنڈی ے کشمیری برہمن ۸ باٹ (راہ) کا مخفف ۹ تقسیم - جیسے کھیتی بٹے یعنی تقسیم کھیتی کے حساب سے -

بٹ پار - (ھ) مذکر - رہزن -

بٹا تیرانی - ۱ - مونث - باٹ کی سالانہ جانچ جو منجانب حکام اس غرض سے ہوتی تھی کہ بنس بیچنے والون کے باٹ کم وبیش ہین -

بٹ کھرا - (ھ) - مذکر - باٹ

بٹ مار (صفت - لٹیرا - ڈاکو

بٹ ماری - (مونث - رہزنی -

بٹ موگرا - ایک قسم کا بڑا موگرا خوشبو دار پھول کا نام ہے -

بٹا - (ھ) مذکر ۱ کمی - گھاٹا ۲ باٹ کی تصغیر چھوٹا باٹ ۳ تولنے کا وزن ۴ وہ کمی جو نوٹ روپیہ پیسا بھنانے مین پڑے ۵ دھبا - داغ

عیب۔ نقص۔ (داغ) وہ ساہوکار نہ تھا جسکی ساکھ میں بٹا۔ اب اُسکے نام پہ لگتا ہے لاکھ میں بٹا ۳ ہُنڈیاون ۴ منہائی مجرائی۔ چھوٹ ۵ وہ تھریا لوہے کا ٹکڑا جس سے سل پر مسالا یا کوئی دوا پیستے ہین ۶ زیور رکھنے کا کاٹھ کا ڈبا ۹ چھوٹا گول آئینہ ۱۱ شعبدہ بازونکا گول ڈبا جس مین گولی رکھکر غائب کرتے ہین ۱۲ گولا جسکو بازیگر کمان کی ڈور پر چلاتے ہین ۱۳ لکڑی کا چھوٹا سا گولا جو فصد کھولنے والون کے پاس ہوتا ہے اور جسے اُس شخص کو ہاتھ مین پھرانیکے لے دیتے ہین جسکی فصد کھولتے ہین تاکہ خون اچھی طرح نکلے ۱۴ ارباب نشاط کا انعام ۱۵ گول ڈبا جسمین پان رکھتے ہین ۱۶ وہ لکڑی جسے سوراخ کرکے اوراسمین دوسری لکڑی لگاکر کنوین پر رکھتے ہین تاکہ کنوین مین رسّی آسانی سی جاسکے ۱۷ غیر معمولی رقم جو فوجی ملازمون کو میدان جنگ مین رہنے کے زمانے مین دیجاتی ہے۔

بٹا آنا۔ ا۔ لازم۔ بٹا لگنا۔

بٹا دینا۔ ا۔ متعدی۔ کمی پوری کرنا نقصان اُٹھانا۔

بٹا دھار۔ بٹا ڈھال۔ ا۔ صفت (دہلی) ۱ ہموار۔ مُسطح ۲ مجازاً تباہ و برباد۔

بٹا سٹا۔ (ھ) مذکر ۱ ایک قسم کی زرہ بکتر ۲ سازش۔ بندش۔ سازباز اس معنی مین سٹا بٹا زبانون پر ہے

بٹا کاٹنا یا کاٹ لینا۔ ا۔ متعدی گردہ کاٹنا۔ (قلق) گنتی کے بوسے جو دیکر ہونٹ کا ٹا سمجھے ہم۔ وہ بھی بٹا کاٹ لیتے ہین زرِ تنخواہ کا۔

بٹا لگانا۔ ا۔ متعدی۔ کمی پوری کرنا۔ کٹوتی کاٹنا ۲ عیب لگانا۔ (داغ) لگایا تم نے بٹا نقدِ دل کو۔ پرکھ سیکھی کھری کھوٹی رقم کی۔

بٹا لگنا۔ ا۔ لازم ۱ کمی پڑنا۔ نقصان پڑنا۔ نقصان آنا۔ عیب لگنا حرف آنا (بحر) اب تمھاری حسن کی دولت مین بٹا لگ گیا خط سے سو بال آگئے آئینۂ اقبال مین۔

بٹے باز۔ ا۔ صفت ۱ چالاک دغاباز ۲ بھانمتی۔ بازیگر۔ شعبدہ باز

بٹے بازی۔ ا۔ مونث۔ چالاکی۔ شعبدہ گری۔ دغابازی۔

بٹے پر خریدنا۔ ا۔ متعدی۔ نفع نقصان پر خریدنا۔

بٹے دار روپیہ۔ ا۔ مذکر۔ ناقص روپیہ جس پر بٹا پڑے۔

سٹے کھاتے - ا - ناقابل وصول رقم
وہ رقم جسکا وصول ہونا مشتبہ ہو
سٹے کھاتے لکھنا - ا - متعدی کسی
رقم کو ناقابل وصول قرار دینا -
سٹے کھاتے مین ڈالنا - ا - متعدی
ناقابل وصول قرار دینا - (داغ) چُکی
تھی قیمت دل ایک بوسہ وہ نہ لی - یہ
مال ڈالدیا ہم نے سٹے کھاتے مین -
سٹے سے منھ توڑنا - بٹے سے منھ
کچل ڈالنا - ا - متعدی ۱ عورتین جون
کو یہ کہکر دھمکاتی ہین سخت سزا دینا -
(بہار عشق) کوئی بٹون سے منھ بھی توڑیگا
اپنی بانی مگر نہ چھوڑیگا -

بٹالین - Battalion - انگ
مونث - پلٹن - پیدل فوج کی ایک ہزار
سپاہیون کی رجمنٹ -
بٹانا - (ہ) متعدی عم پھیلانا - بکھیرنا -
بٹانا - (ہ) متعدی - بانٹ لینا -
تقسیم کرنا (سحر) اعضا بٹائین درد اگر
میرے قلب کا - رگ رگ بدن مین
نبض کی صورت تپان رہے ۲ خیال
دھیان توجہ کے ساتھ) دوسری طرف
متوجہ کرنا - ہٹانا - دور کرنا -
بٹاؤ - (ہ) عم مذکر ۱ مسافر ۲ راہبر
بٹاؤ - (ہ) عم تقسیم ہونیکی قابلیت

بٹائی - (ہ) - مونث ۱ تقسیم ۲ حصہ
کسی جنس یا غلے کا حصہ ۳ کاشتکار
و زمیندار مین غلے کی تقسیم ۴ حصّہ داران
مین باہمی تقسیم ۵ پیداوار تقسیم ہونیکا
موسم ۶ کھیت کی پیداوار باٹنے کی
اُجرت ۷ رسّی بٹنے کی اجرت -
بٹائی پتر - (ہ) مذکر ہندی تقسیم نامہ
بٹائی دار - وہ زمیندار جو فصل کا
حصہ بانٹ لیتا ہے -
بٹ جانا - ا - لازم ۱ تقسیم ہو جانا
(داغ) کچھ تو لی زلف نے کچھ شب نے
سیاہی تیری - بٹ گئی بخت سیہ
خوب تباہی تیری ۲ مڑ کھانا - (امیر)
پھندے کمند زلف کے سکو ہوے نصیب
چوٹی کی پیچ آج سر دست بٹ گئے
۳ علیحدہ ہو جانا - سرک جانا - ادھر
اُدھر چلا جانا (میرحسن) خواصین جو تھین
روبرو ہٹ گئین - بہانے سے ہر کام
کے بٹ گئین -
بٹھرنا - (ہ) لازم - عم ایک جگہ جمع
ہو جانا ۲ تتر بتر ہو جانا -
بٹری - (ہ) مونث - چھوٹی ٹوپی -
بٹلوئی - بٹلوہی - (ہ) مونث -
وہ پیتل کا ظرف جسمین اہل ہنود پانی
رکھتے اور کھانا پکاتے ہین -

بٹن - (انگ Button) ۱ بونام ۲ چاندی سونے کے تارجو کارچوب مین کام آتے ہین -

بٹن - (ھ) بیٹی کی تصغیر - (فقرہ) ذرا ٹھہرو مین بٹن کی ماں سے صلاح کرلون

بٹنا - (ھ) - مذکر - (دہلی) غازہ - اُبٹن ایک خوشبودار مسالا جسکے استعمال سے رنگ نکھرتا اور بدن مین خوشبو دیر تک رہتی ہے (داغ) دامن سے رشکِ گل کے اُڑی باغ مین جو خاک - بٹنا وہ نکہتی ہے عروس بہار کا -

بٹنا - (ھ) - لازم ۱ باہم تقسیم ہونا - حصے ہونا ۲ پریشان ہونا - ابتر ہونا - متفرق ہونا - جدا جدا ہونا - ایکطرف سے دوسری طرف ہٹنا ۳ متعدی - بل دینا - لپٹنا - مروڑنا ۴ (خیالی دھیان کے ساتھ) ایک طرف سے دوسری طرف ہو جانا - دور ہونا ۵ مذکر - وہ آلہ جس سے رسیان بٹی جاتی ہین -

بٹنیا - (ھ) مذکر - حصہ دار -

بٹنیا - (ھ) موئنث پیار سے لڑکی کو کہتے ہین - بٹن کی تصغیر ہے -

بٹوا - (ھ) عم - مذکر ہٹیا -

بٹوا - (ھ) ح - مضموم باشباع واو) مذکر خاص وضع کی کئی تہون کی دُہری چھوٹی تھیلی جسمین روپیہ پیسہ الاچی - ڈلی تمباکو اور محرم کا مسالا رکھتے ہین ۲ حمر ٹیکا چھوٹا بیگ ۳ ہندؤن کا دال ترکاری پکانیکا برتن جسکی شکل لوٹے کی سی ہوتی ہے مگر ٹونٹی نہین ہوتی -

بٹوا سا - صفت - بٹوے کیطرح کا - (مجازاً) گول - چھوٹا -

بٹوارا - (ھ) - مذکر - شرکا کی علیحدگی زمین کی تقسیم - جائداد مشترکہ کی تقسیم - غلے کی تقسیم - تقسیم باہمی ہوخواہ بذریعہ عدالت -

بٹوارا خانگی - بچ کی تقسیم - آپس کی تقسیم -

بٹوارا سرکاری - سرکاری طور پر یاعدالت مال سے جائداد غیر منقولہ کی تقسیم -

بٹوارہ غیر مکمل - مالگزاری اواکرنیوالی جائداد کی تقسیم اسطرح کہ باوجود حصہ کشی کے کل جائداد ادائے مالگزاری کی ذمہ دار رہے یعنی جسمین ہر حصے کی مالگزاری رسدی نہ ہوجائے -

بٹوارا مکمل - کسی محال - موضع یاپٹی کی تقسیم اسطرح کہ ہر حصے کی مالگزاری علیحدہ علیحدہ ہوجائے -

بٹوانا۔ (ھ) متعدی ۱۔ تقسیم کرانا۔ ۲۔ بل ڈلوانا۔

بٹوائی۔ (ھ)۔ مونث۔ بٹنے کی اجرت

بٹورا۔ (بکسر اول و فتح ثانی و سکون ثالث) (ھ)۔ مذکر خشک اُپلوں کا ڈھیر جس پر بُھس ملی ہوئی مٹی لیس دیتے ہیں تاکہ پانی اثر نہ کرے۔

بٹورے جانا۔ لازم۔ عم۔ پاخانہ پھرنے جانا۔

بٹو زمین سے اُپلے ہی نکلینگے۔ ا۔ مثل بُرون سے بُرے ہی لچھن ظاہر ہونگے۔

بٹورنا (ھ) متعدی ۱۔ عم۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا ۲۔ تہ کرنا۔

بٹوری ھ۔ مونث گاؤن کے دکانداروں کا ٹیکس۔

بٹولن۔ دیکھو بٹورن۔

بٹولنا۔ (ھ) متعدی۔ عم۔ بٹورنا۔

بٹونا (ھ) متعدی ۱۔ بکھیرنا۔ چھڑکنا۔ ۲۔ عم۔ مذکر۔ بٹیا۔ لڑکا۔ اس معنی میں بفتح دوم زبانوں پر ہے۔

بٹھا دینا۔ ا۔ متعدی ۱۔ نشست پر مجبور کرنا ۲۔ کسی فعل سے دست بردار کرنا۔ ۳۔ تعلیم کے واسطے مکتب یا اسکول میں بھیجدینا ۴۔ بدحواس کردینا ۵۔ ہمت پست کردینا مضمحل کرنا۔ (شاہ اختر)

ارمان دل میں رہ گئے بوس و کنار کے
کیا چرخ نے بٹھا دیا مجھکو ابھار کے

۶۔ پتلا کردینا۔ ڈھیلا کردینا۔ نرم کرنا (فقرہ) برساتی سیل نے سارا گھر بٹھا دیا ۷۔ گلتھی کردینا۔ (فقرہ) باورچی نے سب چاول بٹھا دئے ۸۔ ڈھا دینا۔ غارت کردینا۔ گرانا۔ مسمار کرنا۔ (فقرہ) اس سال کی بارش نے بازار کے مکانات بٹھا دئے ۹۔ چکرا دینا۔ بیہوش کردینا۔ (فقرہ) ایک لاٹھی میں بٹھا دیا ۱۰۔ یکسان کرنا۔ برابر کرنا۔ (فقرہ) ایک کیل ابھری ہوئی تھی اسکو مستری نے بٹھا دیا ۱۱۔ ڈبو دینا۔ غرق کردینا (فقرہ) طوفان نے کئی جہاز بٹھا دئے ۱۲۔ دھنسا دینا اندر کردینا۔ (فقرہ) ایک ہی تیا نچے نے آنکھ بٹھا دی ۱۳۔ ٹھوسنا۔ دبا دبا کر بھرنا۔ (فقرہ) اس دراز میں روئی بٹھا دو ۱۴۔ دیوالہ نکلوانا۔ (فقرہ) ہسم جی کو مری کمپنی نے سال ہی بھر میں بٹھا دیا ۱۵۔ (حلوائی اور باورچیوں کی اصطلاح) جذب کردینا۔ کھپانا۔ (فقرہ) اللو حلوائی سیر بھر آٹے میں سیر بھر گھی بٹھا دیتا ہے ۱۶۔ گھر دارہنے نہ دینا۔ (ش)

سودائے عشق ہو نہ تمہارے دماغ میں
آتش بٹھا ہی دیتی ہے انسان کو سرکی چوٹ

OSMANIA UNIVERSITY
COLLEGE LIBRARY.

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۰۶ اے ۷۸۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست — غازہ گرِ ہوش ماجرائے سخن ست
آزادہ دلاں اسیرِ دامِ دگرند — بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیبِ اُردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

قیمت سالانہ حصہ اول ۱/
قیمت سالانہ حصہ دوم ۲/

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۱۲	یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء	جلد ۱

(۱) شکریہ
اڈیٹر ۱

(۲) ہمارا مذہب
جناب منشی عبدالرفیع صاحب ۳

(۳) لیلائے شب و رقص بسمل
جناب مہدی مچھلی شہری ۱۰

(۴) جوابات امور مشورہ طلب
جناب شاہ زمان مرزا صاحب ۱۴

(۵) حضرت محسن کا والانامہ ۱۵

(۶) امور مشورہ طلب
مولف نوراللغات ۱۶

(۷) انتخاب اودھ پنچ
ماخوذ ۱۷

(۸) روح سخن
حضرت ریاض۔ حضرت رضا وغیرہ

نوراللغات ۱۷۷/۱۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۲ جلد ۱ —— یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

شکریہ

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو — کے توانم شکر کردن در خور آلائے تو

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ ادیب اُردو نے پہلے ہی سال مین کثرت سے ارباب علم کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ارباب علم کے طبقہ سے وقت معینہ کی اشاعت خوبی مضامین کی داد قبولیت عام کی تحسین و آفرین پائی۔ ہم خدا کا شکریہ ادا کرنیکے بعد اپنے فرض سے سبکدوش نہین ہوئے - اون ذیعلم حضرات کا شکریہ کرنا لازم ہے جنکے مضامین سے ادیب اُردو کے صفحات نے رونق پائی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس ہم اس استدعا کے ساتھ اون کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہین کہ وہ ادیب کو اُردو زبان کا مستند رسالہ بنانے مین مزید کوشش فرمائین اور زبان کے متعلق جو نکات اور تحقیقات کے جواہر پارے سینون مین محفوظ ہین اونسے ادیب اردو کے صفحات کو منور فرمائین۔ ہم قدردانان و خریداران ادیب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین جنکی تعداد ماشاء اللہ یوماً فیوماً ترقی کررہی ہے۔ یہی توجہ رہی تو یقین ہے یہ رسالہ چند روز مین اپنے رنگ مین فرد اور بے مثل ہوگا۔

بعض حضرات نے ہم سے خواہش کی تھی کہ اس رسالہ مین علمی مضامین، روح سخن اور نور اللغات کے علاوہ کوئی ناول یا ڈراما شایع ہو۔ اس امر کا لحاظ کرکے کہ نادلون اور ڈرامون کے مضامین اکثر مخرب اخلاق ہوتے ہین اور ان ہی سوسائٹی کی اصلاح آن ہونی سی بات ہے ہم نے اپنے محترم بھائی منشی سجاد حسین مرحوم کی یادگار اور ادبی دنیا کے سرمایہ ناز ونازش پرچے یعنی اودھ پنچ کی جلدین جمع کین جلد اول یعنی ۱۸۷۷ء کی جلد سے وہ مضامین منتخب کئے جو اردو لٹریچر کا بہترین نمونہ ہین اور اگست ۱۹۲۱ء سے ہر نمبر مین شایع کرنا شروع کر دئے۔ ان مضامین مین سوسائٹی کی بداخلاقیون کا خاکا اڑایا گیا ہے۔ انداز بیان ایسا دلکش و خوشگوار ہے کہ نصیحت سی تلخ بات شربت کی گھونٹ کیطرح حلق سے اُتارتے جائیے اور سیری نہو

سال آفتاب لب بام ہے ۱۹۲۱ء کے ساتھ ساتھ رسالہ کی پیشگی قیمت ختم ہوتی ہے معزز خریدارون کی آسانی کیواسطے ادیب اردو کے ہر پرچے مین کارڈ رکھدئے ہین تاکہ جو حضرات یک سر ہزار سودا کا مصداق ہین دو لفظونمین آیندہ کی خریداری کا عندیہ ظاہر فرمادین تاکہ مطبع اور دفتر کو جنوری ۱۹۲۲ء کی قیمت طلب پمفلٹ کی واپسی سے بیجا زیرباری اور ناگوار زحمت کا سامنا نہو۔ رجسٹری کے بیجا مصارف سے بچنے اور دفتر کا کام ہلکا کرنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ جملہ ارباب کرم ۱۹۲۲ء کی پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر مبلغ چار روپیہ روانہ فرمائین اس صورت مین دو آنہ کی کفایت ہوگی۔ اڈیٹر

ہمارا مذہب

گذشتہ سے پیوستہ

عقل مادہ کی ہمنشینی سے کثیف ہوجاتی ہے۔ قلب سلیم اور ذوق فطری مادیات کے کثافت سے سینہ مین محفوظ رہتا ہے جیسے گوہر پانی مین۔

نارسا عقل۔ حلقہ بگوشان عقل کو بیوقوف بناکر راہ سے بے راہ کر دیتی ہے اور پست ہمت کر کے بزدل بنا دیتی ہے۔

ہر شخص اپنی عقل کو زیادہ سمجھتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عنانیت اور خودی ہم مین عقل کی راہ سے آتی ہے پھر جہان خودی ہو وہان خدا کہان۔

میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

دنیا مین جس طرح مذاہب کے کثرت ہے اوسی طرح افراد کی بھی کثرت ہے اور ہر فرد ایک جداگانہ اصول مذہب کی بابتہ رکھتا ہے اُسی کے ساتھ خدا نے اوسکے دل کو آزاد مطلق پیدا کیا ہے۔

اگرچہ ایک انسان اکثر دوسرے انسان کے اعضا کو حرکات کو اور سکنات کو بےشک اور شبہہ روک بھی سکتا ہے مگر وہ اوس کے دل کو نہین روک سکتا ہے اسی طرح اصولاً جب کوئی انسان اپنے مذہب کی پوری اور کامل تحقیقات کر کے اطمینان حاصل کرلیتا ہے تو اکثر ایسی تحقیق بجائے خود اوس مذہب کے صداقت کے لئے ایک طور پر دلیل بن جاتی ہے مجھے کبھی پہلے یہ خیال نہین آیا کہ مجھے بھی تحقیق مذہب کی ضرورت ہے لیکن یہ خیال ضرور آیا کہ مذہب ظاہرا دنیاوی رسم اور رواج کا نام نہین ہے بلکہ ایک ضروری جزو ہے۔ اور اسلئے اوسی وقت سے مجھے دنیا کے ہر چیز کو تعمق کی نگاہ اور غور کی نظر سے دیکھنا پڑا اور مینے اپنی سمجھ اور خیال سے بہت گہری نظر ڈالی مگر فوری غور سے فطرتاً پہلا خیال جو مجھے پیدا ہوا وہ صرف یہ تھا کہ یہ دنیا اور اوسکی ہر چیز آخر کیون کر بنی۔ خود بنی۔ یا کسی نے بنائی۔ بس یہ ہی میرا وہ پہلا

تخیل ہے جو میرے دل مین پیدا ہوا اور اوسنے مجھے سمجھا دیا کہ تیرا یہ ہے وہ پہلا تخیل ہے جسنے مذہب کا ایک جزو یعنے بنیاد قایم کردی ہے اور جسپر آیندہ عمارت مذہب کی کھڑی ہوگی پھر خیال نے پلٹا کھایا کہ انسان نے جس چیز کا نام اختیار رکھ چھوڑا ہے حقیقت مین وہ بالکل بے اختیار ہی ہے اسلئے کہ انسان کے پیدایش طفلی شباب - پیری اور پھر موت ان مین کی کون ایسی چیز ہے جسپر اوسے اختیار ہے اور اسی نوع اور قسم کے اور بھی بڑے بڑے تغیرات دنیا مین ہمیشہ ہوتے ہی رہتے ہین پس ہر تغیر کے لئے کسی نہ کسی سبب کا ہونا تو لازمی ہے پس انسان خود نہ سبب ہے نہ مسبب ہے اسلئے یقینی وہ بے اختیار ہے اور ظاہر دنیا کا کوئی تغیر بلا سبب کے نہین ہوتا ہے مگر انسان کی ناقص فہم اور ادراک یہ محسوس کرتی ہے کہ کچھ تو اربع عناصر اسکا سبب ہین اور کچھ اور تغیرات ہین مگر اربع عناصر کے تغیر کے لئے بھی تو کسی نسبت کی ضرورت ہے پس ان اسباب اور تغیرات کا بھی تو کوئی نہ کوئی موجد ضرور ہونا چاہئے اسلئے اوسکے دریافت کی تدبیر کہ جو موجد ہے اور جس نے دنیا جہان کے کارخانہ کو پیدا کیا ہے ناخن عقل کی کوشش سے عقدہ کشائی کرنا - محال اور غیر ممکن ہے -

گو انسان عقلمند کہلاتا ہے اور عقل بھی رکھتا ہے اور اوسی عقل کے تصدق مین اشرف المخلوقات بھی ہے مگر باوجود اسقدر اشرفیت اور افضلیت کے صدہا اور ہزارون ہی باتین اوسکی سمجھ سے باہر ہین اور علوم مذہبی مین تو خدا نے بعض جانورون کو بھی آدمیون پر فضیلت دیدی ہے -

بعض ایسے جانور ہین کہ آندھی آنے سے پہلے اونہین اطلاع ہوجاتی ہے بعض کو پانی کی بعض کو پانی کی کمی بیشی کی - بعض کو خرابی آب و ہوا کے یہانتک کہ اوس سے متاثر ہوکر وہ اپنے گھونسلے چھوڑ دیتے ہین مگر ایک انسان ہے جسکو اپنے روح تک کے اطلاع نہین ہے نہ وہ اوسکے حقیقی تعلق سے واقف ہے نہ اوسے آجتک زندگی کا عقدہ ہی کھلا - تو اب ہم نے خدا کو کیسے جانا کائنات عالم سے اور کائنات عالم کو اوسکی ہستی کے کرشمون سے جو فطرتاً اور عقلاً دنیا مین نظر آرہے ہین -

(۱) ہر ملت اور ہر مذہب اور فرقہ کے انسان کو نیکی اور بدی کا احساس ہوتا ہے

اور جب اوس سے کوئی نیک کام ہو جاتا ہے تو وہ خوش اور بشاش ہو جاتا ہے اور جب اوس سے کوئی بُرائی ظہور مین آتی ہے تو وہ خود شرمندہ اور پشیمان ہو جاتا ہے۔

(۲) خلیق - نیک - ایماندار اور منکسر مزاج کی تعریف جاہل اور عالم دونون کرتے ہین - مگر دغا باز - ظالم بدکار کی بُرائی -

(۳) ایک ناسمجھ بچہ جو نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہین رکھتا ہے - اوسی انسان کیطرف مائل ہوتا ہے جو اوسے محبت سے بلاتا ہے -

(۴) جس انسان نے کبھی چوری نہین کی ہے اگر چوری کرنے کا وہ ارادہ کرتا ہے تو اوس کا دل اندر سے خوف کھاتا ہے لیکن خیرات - اور احسانات کے کرنے مین اوسکا دل خوف نہین کھاتا ہے - اسلئے کہ بدکرداریان اور بداعمالیان اور بےحیائیان حیا کو دل سے نکال لیتی ہین (۵) ہر مصیبت اور تکلیف کے وقت ہر انسان کے دل سے اللہ ضرور نکلتا ہے فرعون جسنے خدائی کا دعوی کیا تھا اوسکی زبان سے بھی آخر وقت یہ کلمہ نکل ہی گیا کہ (اے رب مین تجھ پر ایمان لایا) (۶) ہر صحیح الفطرت اور صاف دل انسان کا دل خدا کی جانب خود بخود جھکتا ہے - لیکن بدکرداریان اور بداعمالیان جب ترقی کر جاتی ہین اور قوت نفس کمزور پڑ جاتی ہے تو یہ چیزین اوسکے قلب کو دبا لیتی ہین -

(۷) شروع خلقت سے آجتک کوئی قوم ایسی نہین گذری جسنے کوئی نہ کوئی اپنا معبود قرار نہ دیا ہو - کسی نے خدا کو کسی نے چاند کو - کسی نے سورج کو کسی نے پہاڑ کو کسی نے دریا کو کسی نے درخت کو جس سے فطرتاً یہ پتا چلتا ہے کہ تلاش معبود سے کوئی قوم کبھی غافل نہین رہی -

(۸) دنیا کے کسی حصہ مین بغیر تخم کے درخت نہین پیدا ہوتا ہے پس ناممکن ہے کہ انسان کے دل مین عشق کا کوئی تخم نہو اگر ایسا کوئی خیال خلاف عقل و دانش ہے تو عابد اور زاہد آج ایسے ترقی کبھی نہ کرتے کہ وہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتے

(۹) ہر حیوان کے لئے غذا کا انتظام عام اس سے کہ وہ خشکی مین ہو یا تری مین - ویرانہ مین یا جنگل مین - زمین پر یا ہوا پر موجود ہے پھر ان حیوانات مین غذا کے پہچاننے کا وہ ملکہ ہے کہ چراگاہون مین جہان ہر نوع اور قسم کے چرند اور پرند

چہرتے اور چلتے ہین مگر کوئی حیوان کوئی زہریلی بوٹی نہین کھاتا ہے -
ظاہر ہے کہ ان حیوانات مین سے کسی نے بھی مدرسہ طبیہ مین تعلیم نہین پائی ہر

(۱۰) ہر پرندا انڈے دینے سے پہلے گھوسلا بنا لیتا ہے - بچون کے حفاظت اور پرداخت کرتا ہے - جب تک قوت پرواز انمین پیدا نہین ہوجاتی ہے - جو ایک تعلیم یافتہ انسان سے کسی طرح کم نہین ہے -
وہ اپنے گھوسلے کی شناخت رکھتے ہین اور بعض تو اپنے خولصورت گھوسلے کے بنانے مین اپنا نظیر نہین رکھتے ہین - جیسے بیا - ابابیل - شہد کی مکھی -

(۱۱) ہر موسم مین نئے غلہ کا ذخیرہ پیدا ہوجانا دن اور رات کا گھٹنا اور بڑھنا - آفتاب کا نکلنا اور غروب ہونا ستارون اور سیارون کے ٹھیک گردش کرہ ارض کا اپنے حال پر قایم رہنا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مخلوق گو ظاہرا علیحدہ ہین مگر حقیقت مین ایک دوسری کے خادم ہین -

(۱۲) ہر جانور کو اوسکے مناسب حال اعضا کا عطا ہونا اور ہر ایک مین ہوا اور پانی کی رعایت سے اعضا کا دینا -

(۱۳) دنیا مین جسقدر اشیا ہین وہ سب اپنے اپنے افعال اور خواص پر قایم ہین اور کسی مین ذرہ بھر فرق نہین آتا مثلاً دودہ - سنکھیا - شکر - پھل گھاس وغیرہ اگر ایسا نہوتا تو نہ کوئی جانور گھاس کھاتا نہ پانی پیتا - نہ اپنے غذا مقرر کرسکتا تھا بلکہ غذا کے تردد سے یقیناً ہلاک ہوجاتا -

(۱۴) تقسیم غذا کا انتظام ہر جانور اور آدمی کے لئے ایسا کامل اور مکمل کہ جسکی کوئی انتہا اور حد نہین ہے انسان اگر غور کرے تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہر رگ اور ریشہ مین غذا کا پہونچنا ہر حصہ بدن مین کہائے ہوئی غذا سے مادہ مین اضافہ ہونا جنین خصوصیت کے ساتھ - اعضا - عضلات - جوارح اور شرائین - دل - جگر - پھیپھڑہ - گردہ ہین -
اور کسقدر باریک نکتہ ہے کہ ایک قسم کی غذا سے لاکھون قسم کے ایسے مادہ کب اور کس طرح بنتے ہین اور کن کن راستون اور نالیونسے ہر رگ و ریشہ مین پہونچتے ہین - اور کن کن راستون سے اونکی فضلات خارج ہوتے ہین -

(۱۵) فطرت انسانی مین یہ علم دولت سے عطا ہوا ہے کہ ہر شے اپنے خواص پر قائم ہے ایک

لایعقل بچہ نے اگر ایکبار انگور کو چکھ لیا ہے اور دوسری بار آگ کو چھو لیا ہے تو وہ ہمیشہ کے لئے آگ سے پرہیز۔ اور انگور کی خواہش کریگا۔

(۱۶) ایک باغ مین جاکر دیکھی تو ایک ہی پانی ایک ہی زمین ایک ہی ہوا۔ مگر ہزارون رنگ۔ بو۔ ذایقہ اور شکل کے پھل پیدا ہوتے ہین اور ہر پھل کے خواص علٰحدہ علٰحدہ ہین جس تخم کو بوئی اوسی شئے کا درخت پیدا ہوتا ہے۔ کیا ممکن کہ۔ کیلہ سے کٹھل۔ انب سے بیر۔ سیب سے لیچی۔ امرود سے۔ کیتھا پیدا ہو جائے

(۱۷) ہر قوم اور ملک کے انسانون کی صورتون شکلون خط و خال مین صاف اور واضح اختلافات کا ہونا۔

اگر ایسا ہوتا تو قوت امتیازی دنیا مین بیکار تسلیم ہوتی غرضکہ یہ وہ دلائل ہستی ہین جس سے توحید کا پتہ چلتا ہے توحید کیا ہے۔

تخلیف دل کا نام (اور خدا کے صفات اوسکے عین ذات ہے) یعنی صفات خدا ذات خدا ہے۔

اور فقط ایک وحدانیت ہی اوسکے صفات مین سے ایسی صفت ہے جو تمام صفات کے جامع ہے۔

اسلئے توحید۔ اور معرفت ابھی متحد المفہوم ہے معرفت نام ہے چار چیزونکے پہچاننے کا۔ (۱) نفس کا۔ (۲) خدا کا (۳) دنیا کا (۴) آخرت کا۔ پس کسی انسان کا خدا کو اوسکے صفات اور ذات کی حیثیت سے یگانہ سمجھنا۔ اور خدا کو خدا کہنا اپنے قلب اور دل مین تخم مذہب کا نصب کرنا ہے پھر انتظام دنیا پر وسیع اور غائر نظر کا پڑنا۔ خدا کی عظمت اور شان۔ اوسکے جاہ اور جلال جمال اور کمال کا صرف ذہن نشین ہونا۔ اوسی تخم مین پانی دینا ہے پھر ہر طرف سے خدا کی قدرت۔ اوسکی حکمت اوسکی شفقت۔ اوسکے مہر۔ اوسکی محبت اور اسکی عنایت کا نظر آنا۔

اور ہر ہر ذرہ مین ان تمام چیزون کا نہان ہونا اوسی تخم کے تھالہ مین کھاد دینا ہے۔

ایسی حالت مین انسان بے اختیار ہو کر اوسی خدا کے مدح اور ثنا مین گویا

ہوتا ہے اور یہ تقاضائے فطرت ادباً اور تعظیماً سر نیاز کو خود ہی جھکا دیتا ہے۔
ادہر تسلسل خیال مین کوئی فرق نہین آتا ہے اور اوج خیال برابر ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے درمیان مین اب پھر اوسکے خیال نے اوسکے دل مین مضبوطی سے جگہ پکڑ لی کہ "

خدا کی ذات تو بہت بے نیاز ہے مین ایک ناچیز بندہ اور وہ پیدا کرنیوالا اسکے احسانات ہماری اوپر لاتعد ولاتحصے اسلئے ہمارا پہلا فرض ہے کہ ہم اوسکی مرضی معلوم کرین اور اوسپر کاربند ہون۔

پس اوسکی مرضی معلوم کرنے کا نام ایمان اور مرتبہ عالم بقا کو کہتے ہین اور اوسپر کاربند ہونے کا نام اسلام ہے اسلام ایک علمی اور عملی دین ہے اوسکے بعض جزئیات علمی ہین جنکا تعلق علم سے ہے صرف انکا جان لینا اور اوس جاننے کا یقین کر لینا اوسکے اصل حقیقت ہے۔ اور وہ پانچ چیزون کا مجموعہ ہے۔ تشہد۔ صوم۔ حج۔ زکوۃ۔ خدا کی وحدانیت اور خدا کے رسول کی رسالت اور جس طرح خدا کا پتہ اوسکی ہستی اور کائنات سے ملا۔ اسکی مرضی کا بھی پتہ چل گیا۔ یہ کس طرح ؟ مخلوق سے۔

یعنے جو مخلوق ہے اور جسپر نظر پڑتی ہے تو اسمین کچھ نہ کچھ عجیب غریب باتین ضرور ظاہر ہوتی ہین یا جو شے ہے نفیس سے نفیس بنی ہوئی ہے۔

(۲) ہر چیز کی نگہداشت کا کافی سامان قدرت نے خود ہی کر دیا ہے۔

(۳) ہر شی مین یعنے نباتات اور حیوانات مین ایسے قابلیت عطا کی ہے کہ وہ وہ اپنا جانشین ضرور پیدا کر دے

(۴) اونکے دلون مین رنج اور راحت کا بھی ایسا احساس رکھا ہے جس سے ہمدردی کے خلقے اور فطرتی صفت کا پتہ چلتا ہے اور یہ ہے وہ ضروری جزو ہے کہ جسپر تمدن کا تمام تر دارومدار موقوف اور منحصر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جب ہم نے خدا کو کائنات عالم کے ادنیٰ ہستیون اور مخلوق سے جان لیا اور عالم کو موجود فی الخارج بھی دیکھ رہے ہین۔ تو ضرور ہے کہ خدا بھی پیشتر سے موجود فی الخارج ہو۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے اور جہان کا کوئی تغیر بلا سبب کے

کبھی نہین ہوتا اور ہمارے پاس ایسے علم کی حاصل کرنے کے ذرایعہ سوا سے حواس خمسہ کے اور کوئی ہین بھی نہین جو حقیقتاً ہمارے عینک ہین۔

مگر اس عینک کو حقیقتاً دہندلی کہنا چاہئے۔ اسوجہ سے کہ روزانہ ہماری نگاہ کے سامنے صبح سے شام تک آفتاب رہتا ہے اور پھر ڈوب جاتا ہے یعنے دہوپ نکلتی ہے اور غائب ہو جاتی ہے۔

مگر دہوپ کی حقیقی جنبش کا حس ہمکو بالکل نہین ہوتا ہے اسی طرح اوس سے بڑھ کر ایک خفیف سے چیز گھڑی ہے۔

جسکی سوئیان بارہ گھنٹہ مین بارہ مرتبہ پوری گھڑی کا چکر لگا جاتے ہین مگر ہمین کسیطرح کا حس نہین ہوتا ہے بس ہمارا ایسا حس جو صرف قصور نظر سے تعلق رکھتا ہے جو آج نہ تو سایہ کے حس کو محسوس کر سکتا ہے نہ سوئیون کی رفتار کو ۔بجنسہ یہ ہے حال خدا کا بھی ہے کہ وہ احساس بشری کی گرفت مین آنے کی چیز نہین ہے اور جو انسان اس خیال مین ہے وہ دہوکہ مین ہے اکثر ناقص العقل انسان اونہین ناقص حواس اور دہندلی عینک سے اوسے معلوم کرنا چاہتے ہین۔

حالانکہ دنیا کا عالم اسباب ہونا انسان کے ذریعہ علم کا نقص ہے۔

پھر بھی انسان بارہا دیکھ چکا ہے اور برابر دیکھتا ہے کہ ہر تغیر کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہے اور جسمین ظاہرہ کوئی اختلاف بھی نہین ہے (نہ یہ مسئلہ اختلافی ہے) اگر کچھ اختلاف بھی ہو سکتا ہے تو بعض سبب مین اسوجہہ سے کہ ہر انسان فقط ادراک بشری تک تعین سبب کر سکتا ہے۔

اور یہان انتظام عالم ایسا سبب چاہتا ہے کہ جسکے مثال جزئیات اور مشاہدات سے عالم مین موجود نہین ہے۔ (لیس کمثلہ شئی) کوئی چیز اوس جیسے نہین ہے یعنے مثال کا موجود ہونا یکتائی اور یگانگی ۔۔یعنی وحدانیت کے خلاف ہے اور یہ یکتائی موجد عالم یعنی خدا ہونے کے لازمی صفت ہے

(عبد الرفیع)

"لیلائے شب و رقصِ بسمل"

سیاہ زلفون والی لیلائے شب نے تمام کائنات پر اپنا تسلط جما رکھا تھا' اُسکے زلفِ عنبر فشان کے نگہت بیزیون سے سارا عالم مہک اٹھا تھا۔ ظلمتکدۂ دہر مین ہر چہار طرف خموشی چھا گئی تھی۔

سارا جہان سکوت مین تھا یا محو خواب تھا؛ ہمارے ہوش و حواس قائم تھے یا رخصت ہو چکے تھے' ہم مین احساس کی قوت اُٹھ گئی تھی یا نہین ہمارا جسم بے جان تھا یا جاندار ہم مین حس و حرکت تھی یا نہ تھی' ہماری آنکھون کی روشنی غائب ہو گئی تھی یا کوئی طلسمی پردہ بیچ مین حائل تھا جس کے وجہ سے ہماری نگاہ کام نہ کرتی تھی؛ ہمین کچھ خبر نہین! مگر یہ ضرور ہے کہ لیلائے شب کے کاکلِ مشکین کی ہلکی ہلکی خوشبو ہمارے دماغ کو بھی معلوم ہوئی جس کے اثر سے ہماری دن بھر کی کلفتین اور خستگی زائل ہونے لگین یہان تک کہ ہم پر ایک بیخودی سی طاری ہو گئی جس کو ہم خود بیان نہین کر سکتے مگر لوگ اُسے خواب کے نام سے تعبیر کرتے ہین"۔

رات کے اس سناٹے مین تمام عالم محوِ خواب تھا شہر خموشان کا سامان پیش نظر تھا' وجود مادی بستروں پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور ان کی روحین کسی اور عالم کی دلفریبیون سے لطف اندوز ہو رہی تھین۔ غرضکہ تمام مخلوق خدا پر ایک غفلت طاری تھی! البتہ وہ ناکام اور نامراد عشاق جن کو شب ہجران کی مہیب شکل اپنی درازی سے ڈرا رہی تھی اور جن کا دل صدمہ ہائے فراق سے مجروح ہو رہا تھا کرب اور بے چینی کی حالت مین بستر غم پر تڑپ تڑپ کر کروٹین بدل رہے تھے اور کبھی کبھی سرد آہین جو بے ساختہ ان کے دلون سے نکل کر ہوا مین گونج اٹھتی تھین ان سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔

کبھی کبھی کسی زاہد خلوت نشین کے نالہ ہائے نیم شب قریب کے خانقاہون مین سے سنائی دیجاتی تھی' یا کبھی مسجدون کے حجرون مین سے کسی شیخ مناجاتی کی ہو حق کی صدائے دردناک سے دل لرز جایا کرتا تھا! ہان! میخانون مین البتہ شغل مے پرستی زورون کے ساتھ جاری تھا' ساقی کے اردگرد رندان خرابات کا

ایک ہجوم تھا، ہر ہجوا اپنا ایمان نذر پیمانہ اور صہبا کر رہا تھا، اور بادۂ ہجانی مین خم کے خم خالی کئے جا رہے تھے ان کی آپس کی چھیڑ چھاڑ اور مستی سے ایک ہنگامہ اور ایک شور برپا ہو رہا تھا مگر اس کا اثر آبادی کے دور دراز حصون پر نہ تھا شہر سے دور دریا مین موجون کے تلاطم اور جنگلون کے سائین سائین سے البتہ ایک وحشت سی برس رہی تھی۔ لیکن آبادی کے حصون مین بجز ان چند نفوس کے اور تمام مخلوق خدا نشۂ خواب سے سرشار ہو کر بستر استراحت پر خراٹے لے رہی تھے۔

مین بھی اپنے مکان کے کھلی ہوئی چھت پر جو آبادی کے مغربی جانب واقع تھا سو رہا تھا کہ دفعتاً میرے کانون مین ایک آواز غیب سی سنائی دی جس کے سمجھنے کی مین نے کوشش کی مگر نہ سمجھ سکا۔ مجھے کچھ خبر نہین کہ مین حالت خواب مین تھا یا بیداری مین، مگر کوئی شکل مجھکو نظر نہ آتی تھی ہان آواز مین ضرور بخوبی سن رہا تھا،

معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا بھی چاہتا ہے، مین نے چاہا بھی کہ مین اس کو اپنی آنکھون سے دیکھون لیکن نہ دیکھ سکا آخر کار مین ہمہ تن گوش ہو کر اس کی باتون کو بغور سننے لگا، اور وہ یہ کہتا تھا۔

”اے سرشار مے بےخودی ہوشیار ہو جا، تو زندہ ہے یا مردہ کیونکہ بظاہر تیرے جسم مین کوئی حس و حرکت نہین معلوم ہوتی، مین تجھے دیکھ رہا ہون لیکن تو اپنے وجود سے بالکل بےخبر ہے، تیری آنکھین بند ہین، تیرے حواس معطل ہو چکے ہین تیرا جسم مادی محض بیکار ہے جو بغیر تیری روح کے مدد کے اپنے فرائض کے انجام دینے سے قاصر و مجبور ہے، دیکھ میرے ہاتھ مین کیا ہے، اگر اسی شمشیر کا ایک وار کر دون تو تو اس کو روک نہ سکے گا، تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دون تو تو مجھ سے انتقام نہ لے سکیگا، تیری طاقت سلب کر لی گئی ہے، اور تو اسوقت بیکار محض ہے، کیا اس حالت مین بھی تو اپنے آپ کو زندہ سمجھ رہا ہے، تیرا غرور تیری تمکنت اور تیرا دبدبہ قطعی لغو ہے کاش تو اپنی اس مجبوری کا اندازہ کر سکتا، اور حالت بیداری مین بھی اپنی بےکسی اور بےچارگی کا راز اچھی طرح سے جان لیتا۔

تو اسوقت مردہ سے بدتر ہے، تیری روح اس وقت تجھ سے جدا ہے اس لئے تیرے حواس قایم نہین تو محکوم ہے اور جو طاقت تجھ پر حکمرانی کرتی ہے وہ اپنے فرائض

کے انجام سے قاصر ہے، اس لئے مین تجھ سے ہمدردی کرتا ہون، تجھ پر رحم کرکے اپنی نصیحتون سے فائدہ پہونچانا چاہتا ہون جسم جو بظاہر بیکار محض ہے اس کے بناؤ سنگار مین اپنا وقت رائگان نہ کر، بلکہ روح کی آرائش مین ہمہ تن مصروف رہکر رازِ ہستی کے سمجھنے کی کوشش کر۔

مین تجھ سے رخصت ہوتا ہون مگر جانے سے پہلے مین تیری توجہ اس بربط کے نغمہ کی طرف جو سامنے کے پہاڑ کے کسی گوشہ مین سے آ رہی ہے مبذول کرکے چلا جاتا ہون، تیرے روح کی یہی غذا ہے، وہی خضر طریقت بنکر تیری رہبری کریگی اٹھ، اور خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر"۔

مین اس آواز کے سنتے ہی چونک اٹھا، میری آنکھین کھل گئین، گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر کچھ نظر نہ آیا، بہت غور کیا تو ایک دلکش اور سریلی آواز میرے کانون مین خود بخود گونجنے لگی، دیر تک سوچتا رہا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہان سے آ رہی ہی شوق دل مین چٹکیان لینے لگا اور بے اختیار جی چاہتا تھا کہ اس محفل رقص و سرود مین کسی طرح سے مین بھی پہنچ جاؤن، آخر کار فوراً مین اٹھکر اسی سمت کو جس طرف سے یہ آواز آ رہی تھی روانہ ہوگیا۔

گو تاریکی تمام عالم پر محیط ہوگئی تھی اور بلا کا اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن سقف نیلگون پر تارون کی جھلملاہٹ سے خفیف سی روشنی نمودار ہو رہی تھی جس کی مدد سے مین افتان و خیزان اسی گوشۂ کوہ مین جہان یہ مجلس عیش و نشاط گرم تھی پہنچ گیا کس نے میری رہبری کی اور کون مجھ کو یہان تک لایا اس کو مین خود بھی نہین جانتا یہان پہنچکر کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوشیزہ مغنیہ جسکی عمر تقریباً دس یا گیارہ سال کی ہوگی نہایت زرق برق لباس مین آراستہ ہوکر مشغول رقص و سرود ہے،

اس کے چہرہ سے دوشیزگی ٹپک رہی تھی اور معصومیت اور بھولاپن کچھ اس طرح سے برس رہا تھا کہ قلب خود بخود اس کی طرف کھنچا چلا جا رہا تھا۔

اس کی آواز مین ایسی مقناطیسی کشش اور دل آویزی تھی کہ طبیعت بے ساختہ چاہتی تھی کہ اس پر سے اپنی جان تصدق کردون، مین گھنٹون مثل تصویر متحیر اور ساکت کھڑا رہا ٹکٹکی باندھے اس کی صورت کی طرف دیکھتا رہا اور اس کے بربط کے نغمون

سے لطف اٹھاتا رہا، اس کی آواز نے اس وقت میرے تمام جذبات اور ولولے برانگیختہ کر دیئے۔ وہ گا رہی تھی یا ہم کو تعلیم دے رہی تھی مگر اس کے الفاظ یہ تھے۔

"دل لبھانے والی فانی ہستیوں سے دل نہ لگا، ان کے دام گیسو مین پھنسکر اپنی ہلاکت کا سبب خود ہی نہ بن جا، ایسا گانا نہ سن جس سے تیری خواہشات بھڑک اٹھیں اور نفس کی سرکشی سے، تو اس کی دل فریبیون مین الجھکر اپنی قلب کی کیفیت اور روح کی تازگی کو کھو بیٹھے، جس سے زندگی تلخ اور بیکار ہو جاوے،

میرا بربط کا نغمہ میرا وجدان قلب ہے اسکو سن اور لطف اٹھا، میری نصیحتون پر عمل کر، مین نغمہ کی خود ہی ایک زندہ تصویر ہون، تو میرا اندازہ نہین کر سکتا، میری ظاہری صورت سے یہ نہ سمجھ کہ مین انسان ہون، اس کے سمجھنے سے تیری عقل قاصر اور مجبور رہے، تمام خواہشات سے مین بے لوث اور مبرا ہون، تیرا دست ہوس میرے پاک دامن کو آلودہ نہین کر سکتا، دسترس انسانی سے مین کہین بالاتر ہون، میرا کام صرف یہی ہے کہ اپنے گلے کی کھنک اور سریلی آواز سے مختلف راگنیان گا گا کر سناؤن اور لوگون کو محویت بناؤن، تجکو وجد مین لا کر تیری روح کی پرواز بڑھاؤن تیرے دل کو متور اور روشن کردون جس کی مدد سے تیری دشوار گذار منزلین طے ہو جائین اور "مقام مقصود" تک تیری رسائی ہو جائے"۔

اس تمہید کے بعد پھر اس نے اپنے لحن پردرد سے مختلف چیزین گا گا کر سنائین تمام اہل محفل پر کچھ اس طرح کا سمان چھا گیا کہ ہر متنفس اسی رنگ مین رنگ اٹھا، تمام درود یوار اس کی صدائے بازگشت بنکر گونج اٹھے، ہر شخص حالت وجد مین رقص کرنے لگا میرا دل بھی کیف رقت سے لبریز ہو گیا، مجھپر بھی ایک قسم کی محویت طاری ہو گئی اس کے بعد مجھے کچھ خبر نہین کہ وہان کیا ہو رہا تھا شاید مین بھی بیخود ہو کر گر پڑا اور جس طرح تمام اہل انجمن نیم بسمل فرش پر تڑپ رہے تھے مین بھی تڑپتا تڑپتا بیحس ہو گیا

صبح کو جب میری آنکھ کھلی تو نہ وہ سمان تھا اور نہ وہ بزم طرب، خدا معلوم مجھکو وہان کون لیگیا تھا اور پھر مین مکان پر کس کے مدد سے لایا گیا، شاید میرا خیال تھا یا خواب، مگر مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ کیا ماجرا تھا، سچ ہے کہ دنیا ہی عالم خواب ہی۔

"نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم"

(مہدی مچھلی شہری)

جوابات امور مشورہ طلب

ادیب اردو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء

آبدست - شرفا اور شعرا کی زبانپر مونث ہے - مگر محلات معلی مذکرا استعمال کرتی ہین اور بول چال مین لینا کے ساتھ مستعمل ہے - غالباً شعرا اور شرفا بھی لینے کے ساتھ بولتے ہونگے -

آنی بانی نہ چھوڑی - یہ محاورہ جاہل ادنی طبقے کی عورتین بجائے آن بان کے استعمال کرتی ہین جیسے تاگے کو دھاگا - ناپنے مابینا اور خالص کو نخالص کہتی ہین

بلوانا اور بلانا - جب زید کا منشا منا طلب سے یہ کہنا ہو کہ میرے حکم کی تعمیل تم خود کرو تو بلانا استعمال کرتے ہین - اور جب زید کا منشا خالد کے بلانیکا عمرو سے یہ ہو کہ تم میرا حکم اصالتاً تعمیل نکرو بلکہ کسی دوسرے کے ذریعہ سے خالد کو حکم پہونچاؤ تو وہانپر زید عمرو سے یہ حکم دیگا کہ خالد کو بلواؤ -

بے خانہ - اہل لکھنؤ بے خانہ بولتے ہین -

پچھوانا - فصحا نہین بولتے -

کھلوانا - بولتے ہین -

بھگت مان بھگتنا پڑتا ہے - یہان کے فصیح نہین بولتے

بھرنی بھرنا - بھی نہین بولتے -

محمد شاہ زمان مرزا

پہیلی (قلم)

جناب شیخ تھور علی صاحب سبز پوش رزاقی نے جس پہیلی کی نسبت یکم نومبر ۱۹۲۱ء کے ادیب اردو مین سوال کیا ہے اوسکے مصرعے حسب ذیل ہین -

سوار سہ اسپہ پیادہ دوان + بمیدان کافور عنبر فشان +

تنش رومی و چہرہ چون زنگیان + خود اینجا و حکمش بہ مازندران +

نظیر حسین

تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی

حضرت محسنؒ کا والانامہ جناب ثاقب کے نام

برخوردار سعادت آثار عرفان دستگاہ سلمہ اللہ

دعوات ترقی عمر و دولت و عزت و علم و عمل کے ساتھ واضح ہو کہ میری طبیعت بوجہ پیرانہ سالی زائد از ہفتاد و پنج و بیماری وجع مفاصل و ورم دست و پا کے ہر وقت مضمحل اور افسردہ رہتی ہے اور شاعری اور مشق سخن خواب فراموش ہین ایسی حالت مین قصیدہ خندان داشتن جو پہنچا تو گویا جان پڑ گئی بہت دنون کے بعد عرفی و خاقانی کے ہم مثل کا کلام دیکھکر جان آگئی۔ مجکو حیرت ہوئی کہ یہ زبان تمنے کہان سے پائی اور دماغ عارفانہ کہان حاصل ہوا بار بار اسکے سننے سے میرے بدن مین جان تازہ آگئی اور ہر وقت اسکی قوت سے وجد کرنے کو جی چاہا۔ واللہ بہت ہی اچھا قصیدہ ہے اور نہایت عمدہ مضامین اور عبارت مسلسل ہے۔ ہر شعر پر صاد صلی علی لکھنا چاہئے۔ اور کوئی نقص کسی مصرعہ مین نہین معلوم ہوا جو مین درست تو کیا کرتا اگر لکھ بھیجتا اور خط کی عبارت زیادہ تر معجز ہے وہ قصیدہ مین نے رکھ لیا ہے کہ وقتاً فوقتاً اسکو سنکر مزہ اٹھاؤن اور نظم و نثر چھپے تو ضرور بھیجدیجئے

دوسرے خط برخوردار نور الحسن مین تمنے سوانح عمری لکھنے کا ارادہ کیا ہے معاذ اللہ ایسا ہرگز قصد نکیجیو جو لکھو گے جھوٹ ہو گا وکالت جو پیشہ روپیہ حاصل کرنیکا بذریعہ قوانین انگریزی تقریر و تحریر فریب آمیز کی ہے کچھ شرف نہین ہے جو یادگار ہو اور علوم دینی اور تصوف سے بھلا مجکو کیا واسطہ اور عاشقانہ شاعری بھلا مین کب کرتا تھا جسکو ترک کر کے نعت گوئی اختیار کی۔ اب میرا ہاتھ نہین چلسکتا جو لکھون آخر کو یہ نصیحت ہے کہ تم زیادہ تر شاعری عربی و فارسی مین مصروف نہ رہو اگر خاقانی اور سعدی ہوئے تو اس زمانہ مین قدردان کون ہے اور دنیا کا اطمینان جو تجارت یا نوکری سے یا زمینداری سے ہے اس سے کیا حاصل ہوگا۔ آپ ہی لکھو اور آپ ہی پڑھو۔ اور آپ ہی خوش ہو۔ ہان باطن کی طرف جو توجہ ہے وہ ٹھیک ہی مگر یہ لکھو کہ فکر معاش تمنے کیا کی ہے اور کیا نوکری ہے اور علاقہ کا کیا حال ہے بندوبست ہوا یا نہین عمرت دراز و بختت وساز۔

محمد محسن

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ ہجری

امور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

الفاظ اور محاورات مندرجہ ذیل کی تشریح فرمائیے۔

۱- سر تا بھرتا - سِٹّی بھولنا - شہید مرد - سرا ندھا -

۲- کنائی کاٹ جانا - گتیان باندھنا - کٹے لگنا - کھندانہ پڑنا -

۳- کچا لگا - گادگھپ - گپ چپ کے لڈو - گھروا ہا -

۴- شتم پشتم - لنڈگری کھانا - لیا پونجیا - نکٹورے - ماماچتری کھانیوالی موچی کے موچی رہے - مال دھنی - مڑوڑیان کھانا -

۵- نیبولون چاٹ کے رہ جانا - ہت پلیتی - ہُشت مشت - ہلا پتی - ہتے پر سے او کھڑ جانا -

---

ہمارا اصول ایک قیمت ایک وزن ایک جنس

کیون کرتے ہو

آنکھون کا خُون؟

آپ آنکھون کی طرف سے بے پرواہ ہو رہے ہو۔ یاد رکھو پچھتاؤ گے۔ ہندوستان میں شروع سے سُرمہ کا استعمال چلا آتا ہے جس سے نظر تیز رہتی ہے۔ اور عینک کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح کا مشہور عالم پسند کردہ طبی نمایش دہلی کا۔

رامی سُرمہ

مصدقہ سر ڈاکٹر جے۔ سی۔ بوس کلکتہ آنکھونکی تمام امراض شلاً کمزوری نظر - سُرخی - جالا - خارش - پانی آنا - شبکوری - کیلئے مفید ہی اور لگرون کا شرطیہ علاج ہی - اس سے بہتر مفید سرمہ آجتک ثابت نہین ہوا قیمت فی ڈبیہ معہ سرمچو عہ - نمونہ کا پیکٹ پانچ پیسہ بمعصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر منیجر رامی سُرمہ فارمیسی - ڈیرہ اسمٰعیل خان ؎

انتخاب اودھ پنچ

کشت زعفران

۱۳ مارچ سنہ ۱۸۸۰ عیسوی-

ظرافت کی ظرافت ہے نصیحت کی نصیحت ہے

ہندوستان سے علم و ہنر جہاز پر لد کر سیدھا انگلستان چلا گیا- لورپول مین اُترا- لندن مین ہاتھون ہاتھ بکا- پرانے فیشن کے بزرگوار- وقیانوس کے یار حضرت نوح کے ہمعصر- بابا آدم کی آنکھین دیکھے ہوئے- حوّا کا دودھ پیے- لوگ ہمارے کلام کی صداقت مین ضرور کلام کرین گے- مگر- ع

کوچہ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے
خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

اے حضرت آج کل کلجگ ہے- تیرہ صدی کا حال ہم سے پوچھیے دور کیون جائین اپنی ہی بیتی کہہ سنائین-

ایکدن ہم سوچے کہ لاؤ نیٹھے بیٹھے ایک لکچر لکھ ڈالین- مضامین دلکش دست بستہ سامنے آ کھڑے ہوئے پھر کیا پوچھنا تھا گلگون سبک عنان خامہ صفحۂ قرطاس پر جولانی دکھانے لگا- آدھ گھنٹہ مین دو جز کا لکچر ختم ہو گیا- اب ہم نے سب ممبران جلسۂ تہذیب کے نام نوٹس بھیجدیا کہ خاکسار فلان تاریخ کو ۶ بجے وقت شب جلسۂ تہذیب مین لکچر دیگا- سب صاحب براہ عنایت تشریف لائین- عزت بخشین- رتبہ بڑھائین-

۶ بجے شام کو گھر سے چلے- لکچر ہاتھ مین لینے لینے ڈگ بھرتے ہوئے

افغان وغیرہ ان چلے جاتے ہیں کہ عین کریال میں غلغلہ لگا - ایک کرمفرمائی بازار میں
برآمدے سے آواز دیتی - اجی حضرت تسلیم - یا وحشت - ذرا ادھر تو تشریف لائیے
غریب خانہ تک قدم رنجہ فرمائیے - ہمیں جلسۂ تہذیب میں جانے کا شوق - ادھیں
گپ اڑانے کا ذوق - مروت کا گھر خراب - چار و ناچار اُنکے پاس گئے - تھہر ورنہ بس
برجان درویش - برآمدہ میں جا کر بیٹھے - دیکھتے کیا ہیں کہ لوگ جوق جوق چلے
آتے ہیں - اور یہی پوچھتے جاتے ہیں کہ جلسہ کس مکان میں ہے - ہم غل مچا کر
گلا پھاڑ پھاڑ کر - چلا چلا کر پکار رہے ہیں کہ میر واجد علیصاحب کی کوٹھی میں -
میر واجد علیصاحب کی کوٹھی میں - سامنے نیب کے پیڑ ہیں - دہنے ہاتھ کو
گلی گئی ہے - اک پچاس قدم کے فاصلے پر کوٹھی ہے - دروازہ پر اصطبل ہے وہ سب
اسی پتہ پر جانے لگے - غٹ کے غٹ - دل - بادل - ایک پر ایک گرا پڑتا ہے -
شانہ سے شانہ چھلتا ہے - یہ گرا وہ گرا - یہ کچلا وہ کچلا - ایک میلا سا جمع ہے -
اب ہماری طبیعت بشاش ہے - چہرہ گلنار ہے - باچھیں کھلی جاتی ہیں کہ ہمارے
لکچر کی بڑی دھوم ہے - سامعین کا اسقدر ہجوم ہے! کبھی طبیعت کی جولانی کا ناز -
کبھی سحر بیانی کا گھمنڈ - کبھی فصاحت کا غرور - کبھی بلاغت کا فخر - غرضکہ اب ہم
اکڑے بیٹھے ہیں - مشکبو دھوا ندھار حقے اڑا رہے ہیں - ایک کش چھوڑتے ہیں
اور سوچتے ہیں کہ بھئی آج بے طور سامنا ہے - ہزاروں آدمی لکچر سننے آئے ہیں
ایسا نہ ہو کہ اعتراضات کے پل باندھ دیں - شیخی میں بٹہ لگے - کرکری ہو -
واہ - واہ بالائے طاق - لاحول کی صدا فلک چارم تک پہونچے - مگر طبیعت
کہتی ہے کہ تیری خوش بیانی مشہور ہے - سیف زبانی کا شہرہ دور دور ہے -
گھڑی گھڑی گھڑی پر نظر ڈالتے ہیں - ابھی سات میں ۲۵ منٹ باقی ہیں -
اب ۱۵ ہی رہے - اب دس منٹ سوا گیارہ سکنڈ ہیں کہ ایک دفعہ وہاں سے
چل کھڑے ہوے جھٹ پٹ - جھٹ پٹ ایسی ڈبل چال کہ راستہ چلنا وبال
اب کوٹھی تھوڑی ہی دور ہے - مار لیا ہے - یہ آئی - وہ آئی -
لوصاحب کوٹھی پر پہونچ گئے - اپنے نزدیک بڑی کڑی منزل طے کی
کھٹ پٹ - کھٹ پٹ زینوں پر چڑھکر میں داخل ہوئی مگر دیکھتے جو ہیں

تو نہ وہ غٹ نہ وہ نبتر فقط ہین اور میز الیکٹرو دو چار لمپ جگنو کی طرح اُس عالیشان کوٹھی ہین ٹمٹما رہے ہین اور سات کرسیون پر چھ بزرگوار تشریف رکھتے ہین۔ ایک پریسیڈنٹ صاحب۔ مولانا۔ پچاس برس کا سن۔ ریش مبارک یکشت و دو انگشت عمامۂ فضیلت برسر۔ شالی عجمی۔ وضع کی عبا در بر۔ بڑے غوض سے کچھ سُن رہے ہین پھر بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑے عالم سنجھا اور زاہد بے ریا ہین۔ دوسرے وایس پریسیڈنٹ۔ اہل خطہ۔ صاحب طبع سلیم۔ روم اور روس کا قضیہ چُکا رہے ہین۔ گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ مورخ بے بدل دُنیا بھر کی تاریخین چاٹے بیٹھے ہین۔ تیسرے ممبر ٹھاکر صاحب۔ خواہ مخواہ مرد آدمی۔ نیلگوں کمفرٹر زیب گلو۔ سرمئی گرنٹ کی اچکن۔ مگر پتلون کا انگریزی فیشن۔ قطع کہتی ہے کہ حلیم الطبع سلیم المزاج ہین۔ چوتھے ممبر خانصاحب۔ بڑے طویل و عریض۔ روم کے نر فیتخواہ۔ عظمت اسلام کا حال بیان کر رہے ہین۔ پانچوین ممبر ٹھین آدمی۔ قطعی گز بھر کا قد۔ آنکھین سوجھاتی ہین کہ بلا کی طبیعت پائی ہے چھٹے۔ سکریٹری۔ میر صاحب۔ دوہرا بدن۔ معلوم ہوتا ہے کسی زمانہ ہین ورزش کا بہت شوق تھا۔ زندہ دلون کی جان و روح۔ معزز و ممدوح۔ وضع سے لکھنؤ اپن برستا ہے۔ وہی قبہ دار ٹوپی۔ وہی چُست دگلا خوش قطع۔ وہی عقیق کا کنٹھا۔ وہی خوش بیانی۔ وہی زبان دانی۔ سر دنیا کے چھتون پر آوازے کس رہے ہین۔

علیک سلیک کے بعد ہم بھی کرسی پر جا ڈٹے۔ وائس پریسیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ آج ایک مقام پر جلسہ ہے۔ اس سبب سے کمیٹی ملتوی کی گئی۔ ہم لوگ تو موجود ہین مگر اور کوئی نہین آیا۔ تب تو ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ وہ بھیڑ بھبڑ۔ وہ غُل غپاڑا۔ وہ دھوم دھام۔ سب اُسی جلسہ کے لیے تھا۔ ع
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ وہان سے ہم پتہ پوچھتے ہوے چلے کہ آج جلسہ کہان ہے۔ معلوم ہوا کہ بارہ دری مین محفل رقص و سرود آراستہ ہے فرش مکلف سے محل پیراستہ ہے۔ ہم نے کہا بھئی چلو تو دیکھین۔ وہان کیا رنگ ڈھنگ ہے۔ پہونچے تو عجب سمان نظر آیا۔ چارون طرف لوگ تیری دل

جگہ روکے کھڑے ہین - وہ ریل پیل وہ دھکم دھکا کہ اَلعَظَمَۃُ لِلّٰہ - ہم بھی بھیڑ کاٹ کر دڑّاتے ہوئے دھنس ہی پڑے - دیکھا تو تل رکھنے کی جگہ نہین - ایک حبیب کے پاس بہزار خرابی بیٹھے - سبحان اللہ جلسہ کیا لندن کا عجائب خانہ ہے طرح طرح کے لوگ نظر آتے ہین - بگڑے دل - تماشبین رنگین - توڑے گنڈے - بانکے - ترچھے - تیکھے - ٹیڑھے - یہ تو سب کچھ ہے - سامنے یہ زنگاری پردہ کیسا تنا ہے - الٰہی یہ کیا اسرار ہے - ہم نے اپنے حبیب لبیب سے پوچھا کہ یار یہ پردہ کیسا ہے - فرمایا کہ حضرت آپ اتنا بھی نہین جانتے اے بندہ نواز ع کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین - آپ نرے بلا ہی رہے یہ کہتے ہی پردہ غائب - یا مظہر العجائب - بارہ تیرہ برس کی ایک نکیلی طرحدار گلعذار باغ بہار - رنڈی نظر آئی - اور عجب شان بڑی آن بان سے یہ غزل زبان پر لائی

محفل راجہ مین کھراج پری آتی ہے
سارے معشوقونکی سرتاج پری آتی ہے

این آدمی زاد مین پری - اور یہ نازو انداز یہ عشوہ گری - یہ دلبری - یار لوگ کس تیکھی چتون سے گھور رہے ہین - یہ پردہ تنا نگاہ شوق پیاسی ہے کہ پردہ مین سوراخ کردے - اب اوٹھا ہی چاہتا ہے - وہ اوٹھا - سبحان اللہ ایک معشوق زہرہ تمثال - مشتری خصال - دنیا نرالی نظر پڑی چکاچوند کا عالم ہے - نگاہ نہین ٹھہرتی -

قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام
قیامت کرے جسکو جھک جھک سلام

جسے دیکھو صید جانانہ ہے - ہر فرد بشر اُسی کے ناوک جگر دوز کا نشانہ ہے - غٹ کے غٹ کی نگاہ اوسیطرف - ارے میاں یہ کونے مین کون بزرگوار بیٹھے ہین وہ مجسم رُخ جہان مشعلچی کھڑا ہے - اے حضرت یہ عارف باللہ ولی حق آگاہ میان حبیب اللہ شاہ درویش باکمال ہین - این فوراعقل کے ناخن لو - ایسے درویش کو اس جلسہ سے کیا علاقہ - خدا خدا کرکے چار بجے اندر سبھا ختم ہوئی - تو چار پانچ پری پیکر رشک قمر ہاتھ مین ہاتھ دیکر باہم ملکر ناچنے کھڑی ہوئین اونمین ایک

آفت کا پرکالہ - بت طناز - سرمست خوبی - محو ناز - انا البرق کہتی ہوئی آگے بڑھی - اور یہ حقانی غزل اُڑانے لگی

غزل

قلق از سوزش پروانہ داری　　ز سوز عاشقان پروانہ داری
دلم قربان این مژگان و ابرو　　عجب تیر و کمان ترکانہ داری
ترا آب آوازۂ عشقت فزون باد　　کہ ہاے و ہوی خوش مستانہ داری

اول تو غزل حقانی دوسرے اُس پریزاد کی خوش الحانی تیسرے اُسکا حسن و رجوانی پازیب کی جھنکار - طبلہ کی گمک اُس برق وش کی چمک جل جلالہ جل جلالہ تماشبینوں کا دل ہاتھ سے جاتا رہا - عقل ہنجل پہاڑ پر چرائی کو چلی گئی - شاہ صاحب نے ہو حق کی آواز بلند کی اور مرغ بسمل کیطرح تڑپنے لگے - کہ دفعتاً باہر سے گنواروں کا ریلا آیا ایک پر ایک گرنے لگا - جلسہ مین غدر چو طرفہ ہڑ بڑی طبلچیوں نے بوریا بدھنا اوٹھایا - رنڈیوں نے ناز و ادا سے باہر قدم رکھا - تماشبین ہوا ہوگئے - شمع گل پروانہ غائب - ادہر مرغ اُدھر موذن نے بانگ دی شوالہ کا گھنٹہ ٹھناٹھن بجنے لگا - صبح کی توپ دغی - ڈھنننا - وہ لیکھر جیب کا جیب ہی مین رہا - یہ اکھڑا ودھ تریخ مین چھپکر شایع بھی ہوگیا -

زٹل قافیے

۱۲ / مارچ سنہ ۱۹۲۲

جناب اودھ پنچ صاحب - زوائد کو چھوڑکر عرض کرتا ہون - حضرت اسوقت چہ میگوئیون سے فرصت نہین - ورنہ آپکو تسلیم بجالاتا - معاف کیجئے گا - آپ نے فیض آباد کے میلے کی کچھ کیفیت سُنی - حضرت یہ سرجو کا نہان پچہتر برس کے بعد آیا تھا - آدمیون کا ہجوم اتنا تھا کہ اللہ اکبر تل رکھنے بھر کو جگہ نہ ملتی تھی - اگر تھالی پھینکتے تو اس سرے سے اُس سرے تک سرون ہی پر جاتی - انتظام کی جو پوچھئے تو طوائف الملوکی تھی - کوئی کسی کا پرسان حال نہ تھا - چاہے مردہ دوزخ کو جائے یا بہشت کو - پولیس والون کو حلوے کی چکھوتیون سے کام تھا واللہ

اس بندوبست کے قربان جائیے - ایسا تو جم غفیر اور سیر آمد و رفت کا راستہ ایک ہی آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُدھر کے لوگ نہا کے لوٹے اور ادھر سے اور لوگ غوطہ لگانے گئے - خوب آپسمین ہونڈ بھیڑ ہوئی - پہلے تو دھکمدھکے شروع ہوے - پھر اچھا غث پٹ کا معاملہ وقوع مین آیا - ایک ایک پر ہزار ہزار ٹوٹ پڑے - کسی کا سر پاش پاش ہوگیا - کسی کے پاؤن کے پرخچے اُڑ گئے - کسی کا کلیجہ پھٹ گیا کسی کا دم گھٹ گیا - کوئی دب گیا - کوئی کچل گیا - خلاصہ یہ کہ سَو دو سَو آدمی کھڑے کھڑے سیدھے بیکنٹھ سدھارے - ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دخل در معقولات سمجھکر چپکے بنگلہ مین بیٹھے بیٹھے چائے پانی اُڑایا کیے - کئی مرتبہ صاحب بہادر نے انتظام کرنے کے واسطے لٹکنا چاہا مگر کیا کرین مجبور تھے - استخارہ واجب نہ آیا اور کچھ یہ بھی سمجھے کہ ہندو ہی تو ہین - مر بھی جائین گے - تو کچھ ہرج نہ ہوگا - متبرک مقام مین مرنے سے تو بن داموں بہشت ملتی ہے - جب یہان آدمیونکا ستھراؤ ہوگیا تب حضور پر نور مقام واردات معائنہ کرنے ایک سیر کے طور پر تفریحاً تشریف لے گیے پہونچے بھی تو کسوقت بعد خرابی بصرہ خیر مقام شکر ہے کہ اُسوقت انتظام ذرا اچھا ہوا آنے جانے کے دو راستہ کر دیے گیے تو یہ ہر بونگ موقوف ہوا - آپکا کارسپانڈنٹ بھی کچھ دوربین سے کم نہین - یہ سب ماجرا دریاے سرجو کے کنارے ہو رہا تھا - اور یہ گلاب باڑی مین مقبرے کی چوٹی پر بیٹھے ہوے گشت لگا رہا تھا - جناب اخبار پایونیر کے آج ہم قائل ہوئے کہ اوس نے بھی اس واقعہ پر بڑے شد و مد سے لکھا ہے - اور منتظمان ضلع کو اچھا آڑے ہاتھوں لیا - ہم کچھ اُن سے زیادہ تحریر کرتے مگر افسوس سفید رنگت نہ ہونے سے ہچکچا گئے - اب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ دمڑی کی کھریا مٹی خاص انگلستان سے منگا کر تمام بدن کو کلحکمت کرین گے - اُسوقت البتہ ہمارے تیور ہی کچھ اور ہون گے - جوتون مین بھی اگر خدا جھوٹ نہ بُلائے تو کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ پائے جائینگے -

ے اب پرتاپگڈھ کا حال ملاحظہ کیجئے - ہولی تو ہولی وہ طوفان بے تمیزی بھی جاتا رہا - سرکار نے آبکاری کی بدولت خوب پوچھلے اُڑائے - بھئی واللہ ہولی کے دن یار لوگون کو دل کے غبار نکالنے کا اچھا موقع ہاتھ آتا ہے بڑون بڑون

کو بے نقط سُنانے سے نہیں چوکتے - اور پھر خاکساری بھی دکھلاتے ہین - تو حد درجہ کی گلی کوچوں مین جدھر دیکھیے کوئی تو اوندھا مُنھ کے بل پڑا - کوئی انتا چت - ماشاءاللہ اچھی کسرنفسی اور خاکساری ہے - شراب مین چور بھنگ کے نشہ مین مخمور - عبیر و گلال ہے - چہرہ لال ہے - کیچڑ مین کپڑے لتھ پتھ - فی الحقیقت تہذیب اسی کا نام ہے - بہت خاصی وضعداری ہے - لے حضت اب آئندہ سامعہ خراشی کیجائیگی - اسوقت لکھتے لکھتے اشہب قلم کی گاپھیان درد کرنے لگین -

گلخت

۱۳ مارچ سنہ ۱۸۷۷ء

ایک پرانے فیشن کے مکان کے دیوانخانے مین آٹھ نو بجے شب کو دو چار صاحب زمانہ دیدہ - تجربہ کی گٹھریان ساتھ لیے ہوے بیٹھے ہین - حقے اُڑ رہے ہین اور اگلے پچھلے زمانہ کے حالات پر رائین دے رہے ہین -

بڑے مرزا - کیون حضت اب تو گرمیان آ ہی گئین - اب باہر بیٹھا کیجیے - واللہ اسوقت مین جو مکان سے یہانتک آیا تو پسینا آگیا -

صاحب مکان - جی ہان گرمیان تو اچھی خاصی ہین - وہ تو کہیے اب کچھ فصلین کچھ کی کچھ ہوگئین نہین تو اب کی مدت کی آگئی ہوتین - ہمکو اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے زمانے مین کبھی کبھی ایسی گرمیان ہوئی ہین - کہ ان دنون چیل انڈا چھوڑتی تھی -

نادر مرزا - ارے صاحب وہ زمانے لدگئے - وہ آب ہوا ہی نہ رہی - ایک گرمی آپ لیے پھرتے ہین - فرمائیے تو اب کس بات کا ٹھیک ہے - نہ لکھنؤ کے سے جاڑے نہ گلی سی برسات نہ اگلی سی گرمیان - واللہ ہے جو بچپن مین کسی رات کو جاڑے دنین یونہین اشناں سے ٹھیکرے مین پانی بھر کر بابا جان کے کمرے کی چھت پر رکھدیا ہے تو صبح کو جما ہوا پایا ہے - اور اب برفخانون ہی مین چھ چھ دن تک نہ پڑتی ہوگی - بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگلی سی کوئی برسات اس زمانہ مین ہوئی - بخدا ایسی لایزال پندرہ پندرہ بیس بیس دن مارے پانی کے وار نہ ملتا تھا - اور بھلا ہفتہ بھر کی

بھیڑی ہی تو اکثر رہتی تھی۔
تعلیم یافتہ (کمبختی کے مارے اتفاق سے وہان موجود تھے) جناب بزرگ صاحب اصل یہ ہے کہ موسم تو ویسے ہی ہین صرف اپنا اپنا خیال ہے۔
نادر مرزا۔ واہ واہ سبحان اللہ آپ نرے صاحبزادے ہی ہین آپنے ابھی دیکھا کیا ہے آب و ہوا آپ لیے پھرتے ہین۔ اجی ملک ہی مرمٹا۔ جو پہلے غلہ ہوتا تھا اب پیدا ہوتا ہی سنا شیخ صاحب آپنے (صاحب مکان کی طرف مخاطب ہوکر) ابھی کل ارجن سنگھ زمیندار روشن دولہ کی کوٹھی سے آتا ہوا ملا تھا مین نے پوچھا کیون ابکی ربیع کیسی ہے جناب اسکو راست تصور فرمائیگا کہ رونے لگا کہتا تھا کہ ہم زمین پر محنت کرتے کرتے مرے جاتے ہین اور ٹکا نہین وصول ہوتا جن جن کھیتو مین پہلے دو دو سو من غلہ ہوا ہی۔ اب مرکے بیس من نکلتا ہے۔
بڑے مرزا۔ ہان یہ تو کھلی بات ہے سارا زمانہ کہتا ہے۔
صاحب مکان۔ اجی حضرت یہ سب نیت کی برکت ہی۔
نادر مرزا۔ اور پھر یہ مصیبت ہے کہ اس ریل کے مارے اور غلہ ٹھہرنے نہین پاتا خدا جانے کس ولایت کو لدا چلا جاتا ہے نہین پہلے شاہی مین کیا مجال تھی کہ ایک دانہ تو باہر جائے۔
تعلیم یافتہ۔ یہ تو بات ہی اور چھیڑ دی۔ ارے صاحب پہلے زمین اکثر سال دو سال بیکار ہی پڑی رہتی تھی۔ قوت زیادہ ہوتی تھی۔ غلہ بیشک کسیقدر زیادہ پیدا ہوتا تھا اب برابر ہر سال کھیت بوئے جاتے ہین اسوجہ سے طاقت کم ہوگئی ہے اور غلہ کم پیدا ہوتا ہے اور اب زمین بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے اوسکی کسر ادھر ہر سال کھیتون کے بوئے جانے مین نکلجاتی ہے۔ اور باہر غلہ جانا تو تجارت کی رو سے اچھی بات ہی جب یہان کم پیدا ہوگا تو آپ کے یہان آویگا۔
نادر مرزا۔ اجی ہٹئے بھی آپ تو کچھ انگریز نژاد معلوم ہوتے ہین۔ تجارت کیا چیز ہے۔ ہمکو اس سے کیا سروکار۔ آجی ہم اپنے شہر کی بربادی کہتے ہین۔
بڑے مرزا۔ جی اور کیا۔ انھون نے دنیا ہی نہین دیکھی یہ کیا جانین۔

خوابِ خرگوش

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

ہین جو بیہوش اُنھین کب یہ خبر ہوتی ہے
شام ہوتی ہو کدھر صبح کدھر ہوتی ہے

بہت جلد چونکے پے درپے توپون کی دھون دھان جو ہوئی۔ تو افیونیون کی آنکھ کھلی۔

دور اندیش خانصاحب۔ کیون شفق من آج یہ دہنا دھن کیسی ہوئی۔

مرزا بیہوش خانصاحب۔ غرض کسے۔ مطلب کیا۔ اپنی ایسی تیسی ہین جائے، ہمین کچھ واسطہ۔

دور اندیش خان۔ چہ خوش واسطہ بے واسطہ کیا۔ کیا یہ دلّی کا دربار بیکار ہوا تھا۔ ہم نے ایک خانساماں سے تحقیق سُنا ہے کہ جاڑے بعد روسیون کا ہندوستان کی ہوا کھانے کا ارادہ ہی بلکہ پیش خیمہ تو کابل قندھار تک آ چکا ہے

میر صلح کل صاحب۔ یہ خوب بات ہوئی ارے میان روسیون کے آنے کی کیا مناہی ہے۔ اہین خوف کاہے کا۔ تم نے شاید نہین سُنا۔ ہمارے شہزادے سے وہان کی شاہزادی بیاہی گئی پھر کیا! شوق سے آئین وہ تو ہمارے سمدھی ہین خدانا کردہ ڈانڈا میڈی کاہے کی اور ہمین اندیشہ کیا۔ ہم جانتے ہین شاید سمدھی ملاوے کا قصد ہوگا۔

نواب ہشیار بخت صاحب۔ مُنہ سے حقہ ہٹا کے بندہ پرور۔ تو وہ خدا کرے آپ کے یہان آئین۔ ہمارے لکھنؤ مین تشریف نہ لائین۔ آپ سمدھیانے کے بھروسے بھولے ہین اور سمدھی دلمین چھریان بھرے بیٹھے۔ خدا نے اتنی قدرت ہی نہین دی شیطان کے کان بہرے۔ اگر موقع پائین تو کچا کھالین اور ہنسی بوٹیان چبا جائین۔ پھر ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ اللہ جانے۔ اخبار والے لکھتے ہین۔ کہ ردم والون سے اُن سے بھی لڑائی۔ بلکہ مسلمانون سے شکست کھائی ہے۔

شیخ معصوم صاحب - واللہ بھائی مانتا ہوں کسی سے نہ ہو۔ ترکوں نے خوب لڑائی لڑی - دیکھئے جا پڑے آنے اور باہر سے ینیدے نے گرمی کی - ابھی لاہور شہر کو چھوڑ دیا ہم پر پڑی بلائیں ان کو … ہیں لیکن اگر دشمنی سے ہم پر دانت لگائے ہیں تو وہ ہی اپنا سر کھائیں - اتنا کہیں گے پھر تو حضرت ہوی کے بغیر ہیں بنا ہے - ادھر کوئی آنکھ بھر کے دیکھے تو اندھا ہو جائے اور پھر گیا - وہ شام کا سلطان - کجا بیچارہ ہندوستان - وہاں لڑائی ہو اگر سے ہمارے ان کے پیر تفتیش کیا ہے -

مرزا واثق صاحب - اتنی عقل ہوتی تو پھر کیا - آپ تو ہر سے علم ڈھیک ہیں جتنا سب ہم سے سنو - اول تو مسلمان مسلمان سب ایک ہیں دوسری ملکہ معظمہ اور سلطان - وہ ہے باہم ربط و اتحاد ہے کہ نہ ان کی … واللہ … ہیں ہرگز … فوج نے ہمدردی ہوگی - وہ ادھر کا غصہ ادھر کو … آئے - اب خداوند کریم اس کے ظلم سے ہم غریبوں کو بچائے -

میر او جعفر صاحب - بگڑ بیٹھے (اور کتنا … کے … ہر … روی روی روی کیا - … فوج بیٹھے گا مجھے ہم لوگوں کو حلوا مقرر کیا - یا ہندوستان … ترکستان ہے کہ جس نے چاہا غصب لیا - قسم جناب امیر کی ایک … تو مارے مارے کے ہاتھ پیر ڈھیلا کر دیئے جائیں - کیا نرا بنیا سمجھا ہے نہیں … دال کا بھاؤ کھل جائے گا - … اسیری ہم کے گولوں سے بھاگتے رستہ نظر نہ آئے گا - قبلہ ہم تو تو قلم سو روپے … کا صدقہ پا سکتے ہیں - اوسی کی بڑھتی مناتے ہیں - سنئے جو وقت … بچ ہی جائیگی - پھر یہاں کے لوٹے بھی قیامت ہیں - وہ … تو سنگین پکین کیسی مارے چکوؤں کے بولا دیں - قسم تمہارے … کی … پیادہ ایک طرف، ہماری علی غول فوج کیا کم ہے آسمان زمین کے قلابے ملا دیں - یہی ناکارے مدک چانڈو والے دھوئیں اڑا دیں - تلواریں بندوقیں تو چھپر پہ … رہنے دو - نشے کے سرور میں جو پھر منہ اٹھائیں پھر معاملہ غت پٹ ہو -

نواب … صاحب - دیکھو دیکھئے ذرا میاں سے باہر نہ ہو جایئے - اپنے جامے میں آیئے - صاحب آپ ہی بڑے … بھیا سپاہی زادے بلکہ تیس مار خان ہیں مجھے تو خود … سے نفرت ہے - ہوش میں آیئے اتنی لمبی چوڑی باتیں نہ بنائیے

خدا نہ کرے اگر ابھی کچھ اینڈی بینڈی آپڑے تو چوہیا کا بل ڈھونڈتے پھرینگے
یہان کے تُرّے اسیطرح ہوا کرتے ہین۔

شیخ معصوم صاحب ۔ چلو چلو چلو چپ بھی رہو۔ اپنی طرف دیکھو۔ ہم اپنی کیون نہ کہین چاہے ادھر کی دُنیا اودھر ہو جائے۔ خدا غارت کرے۔ جو چانڈو خانہ سے قدم آگے بڑھائے۔ ہماری لڑائی اور سپہ داری یہی قوام کا تار دیکھنا۔ ہر پھر کے اسی مشکل کی سواری۔

مرزا بیہوش صاحب ۔ ویسے تو ہم سوتے تھے ہان تین بجے بعد کی آواز سنی کہ ہم نے سر کی کلیجا ہلنے لگا۔ ہمان نکل آئی سبب کیا۔ یہی جو لوگ ایسی ویسی خبرین اڑاتے ہین۔ تو بُرے بُرے وسواس آتے ہین۔ خدا کرے بادہوائی بات ہو جائے۔ اخبارون مین افیون کی سستی ہونیکی خبر آئے۔

منشی طلاقت حسین صاحب ۔ آپ خاموش بھی رہیے گا (قاضی جی دُبلے کیون کہا شہر کے اندیشے سے) خالی بکواس مین تمام نشہ مٹی کر دیا۔ بے ناحق کی ٹھائین۔ صاحب یہ کیون ہوا۔ وہ کیون ہوا۔ آج کوئی چھینکا۔ کل کوئی کھانسا اسی گل گل نے شہر کو تہس نہس کر دیا۔ اب ہم کہین (خدا دیکھا نہین عقل سے پہچانا) آپ تین سال پھر بعد میگزین سیل جاتا ہے اس سے رہنے نہین پاتا۔ یا چاند ماری ہوئی ہوگی اور کچھ بھی نہ تھا۔

میر اُلجھن صاحب ۔ یہ پانچ تو پلٹون کی چاند ماری ہمنے نہین سُنی۔

منشی طلاقت حسین صاحب ۔ اچھا کسی راجہ بابو کی سلامی۔ یا کسی برات کے ساتھ آتشبازی کے گولے۔ یہ بھی نہ ہو گا تو کہین کوٹھا گرتا ہو گا آپ کان بجنے لگے۔

مرزا بیکار صاحب ۔ بات ٹالنے کو جسمین لڑائی جھگڑا نہ ہو ارے سنا ہے آئی گی کون سی ایدر یہی چوسنے والی۔

میر اُلجھن ۔ جی ہان کہین آئی نہو۔ ابکی بیڑہ صاحب پھنسی۔ عظیم آباد ہی مین کل کے پانسو ہوئی۔

منشی طلاقت حسین ۔ پھنسنا کیسا یہ کہئے کہ ایک بیٹھا پھانسا۔ یہان ان بی بیجا کون پوچھتا۔ دونون مین سے پانچ صورت شکل کا وہ نقشہ گڑ گڑ نور برستا ہے۔

رہ گیا تھوڑا بہت گانا اوسکا نرخ بھی لکھنؤ مین سستا ہی - یہان رات بھر گا ئین تو بارہ روپیہ خرچ کاٹ کے پا ئین - پٹنے کا کیا پوچھنا ایک راتمین بچاسا -

گن رس خان (بہت مُنہ بنا کے نہایت غصّے مین آکے) ایسے ہی ناقدرونکی وجہ سے تو ہولاکے وہ چلی گئی - اور اُسے کون پوچھتا - بھلا چھوٹے کے مُنہ مین کیا ؟ خدا نے اوسے وہ چاند گلا عنایت کیا ہی کہ ایک سے ایک اچھی صورت والے کی حقیقت کیا ہے - آپ ایسون کا ذکر نہین ، اور سیکڑون جان دیا کیے - وہان سال بھر مین پونے تین مجرے ہوتے ہونگے - یہان ایک ایکدن مین ہزارون سمیٹ لیے - ذرا موٹی سی بات ہی - دس روپیہ کے مجرے نے تو ہاتھی بندھوا دیا - بچاس روپیہ روز مین تو ایک گدھا بھی نہ خریدا گیا -

میر صلح کل - (رفع شر کو) قبلہ معاف کیجئے - غصّہ تھوکدائے - آپ سچے یہ جھوٹے - کہین جان تو چھوٹے -

نواب جھمن صاحب - نہین نہین - واللہ میرے نزدیک بھی نہین کی ٹھیک ہے ا بندگی ! عظیم آباد کی خوب کمائی ہے - ایسے بھاری مجرے کو سلام کہ امام حسین ع کے نام پر جو سال بھر نبدلگاتی تھی وہ بھی نہین - اکی سال اُسکا تعزیہ خانہ جو دیکھا تو حاجی نسیتا کی کربلا معلوم ہوتا تھا خیرات نے اپنے ہاتھہ پاؤن کے صدقے مین (کھانا پکا کے) دو چار بتیان جلا دین - اور نو بجے تک خانم صاحب گُل کترتی پھرین مجاوری کو ایک لڑکا نگہبانی کو سیدہ موہانی - بڑی دلسوز میلان کلو اکی زوجہ برائے نوحہ خوانی -

نواب سعادتمند خانصاحب - بڑی تُن پھُن سے - لعنت بکار شیطان انھین باتون سے میرا دم گھبراتا ہے - یہان تو حول کی باتین سُن کے لہو پانی ایک ہوا جاتا ہے - انھون نے یہ کہانی شروع کی کہ ملانی آئین ڈھمکی آئین - آئین - چاہین نہ آئین جہنم مین جائین - روس کی آمد آمد تو تھی ہی اب سُنا ہے کابلی میوے والے بھی بگڑ گئے - دیکھیے یہ اونٹ کس کل بیٹھے - اخبار والے دنگل دشور مچاتے ہین کہ آئے حواس جاتے ہین -

مرزا بے فکر - دیکھیے پھر وہی قصہ پھیلا - پیش زمرگ واویلا - (باقی آئندہ)

روح سخن

حضرت ریاض خیرآبادی

جس دن سے حرام ہو گئی ہے — مے خلد مقام ہو گئی ہے
قابو میں ہے اونکے وصل کا دن — جب آئی ہیں شام ہو گئی ہے
اُفتادِ چمن یہ ہے کہ بلبل — اُڑ کر تہِ دام ہو گئی ہے
توبہ سے گھٹی یہ قدر و قیمت — مے دام کے دام ہو گئی ہے
آتے ہی قیامت اون کی گلی میں — پامال خرام ہو گئی ہے
توبہ سے ہماری بوتل اچھی — جب ٹوٹی ہے جام ہو گئی ہے
لب تک جو کبھی نہ آئی وہ آہ — اونچی سرِ بام ہو گئی ہے
مینوش ضرور ہیں وہ نااہل — جن پر یہ حرام ہو گئی ہے
بجھ بجھ کے جلی بھی قبر پر شمع — جل جل کے تمام ہو گئی ہے
ہر بات میں ہونٹ پر ہے دشنام — اب حسن کلام ہو گئی ہے
سر خم ہے حرم میں سوئے طیبہ — کچھ خوئے سلام ہو گئی ہے
دولت دل کی بتو سے محفوظ — اللہ کے نام ہو گئی ہے
پھر پھر کے نظر ہوئی ہے صدقے — جم کر خطِ جام ہو گئی ہے
ہے دور ابھی ریاض منزل — دن ختم ہے شام ہو گئی ہے

جناب رضا فرنگی محلی

جمع آ کر ہر طرف سے یاس و حرمان ہو گئے — قدرتی موجود لاش اُٹھنے کے سامان ہو گئے
دوست سمجھے تھے جنھیں ہم دشمن جان ہو گئے — جو کبھی دامن تھے اپنے اب گریبان ہو گئے
جھک کر محراب ابرو پر لیے سجدہ جھکا — سامنے اک بت کے جا کر ہم مسلمان ہو گئے
اک قیامت ہو گئی بیٹھے جو دل کر آبلے — سر سے لیکر پاؤں تک چھالے نمایاں ہو گئے

جلیوں سے کسکو کچھ پہونچے دنیا میں بھی سکون
دلمیں جتنے تیر آئے تھے سب ارمان ہوگئے

دل ہمارا ہو ہمارا دنیا میں کس منہ سے ہم
وہ تمہارا ہو چکا تم جسمیں مہمان ہوگئے

پوچھتے ہی رہ گیا کچھ حیرت کے انداز سے
سیکڑوں آباد گھر دنیا میں ویران ہوگئے

آئے جب دیکھا جب تیار نعشیں میں لاش کو
وار جو کرنے والے خود پشیمان ہوگئے

کس قیامت کے [illegible] تیور ہوئے [illegible]
انکی خاموشی پہ لاکھوں دلسی قربان ہوگئے

[illegible] دل اور دل [illegible] لیے اچھا ہوا
دیکھکر بکھرے ہوئے گیسو پریشان ہوگئے

وارے قاتل [illegible] دکھلائی تیغ قتل [illegible]
خون میں ڈوبے ہوئے لاشے گلستان ہوگئے

تیر کھاتے تھے [illegible] تیر [illegible]
جب کمان سے تیری دلمیں آئے ارمان ہوگئے

سامنا ہوتا قیامت میں قیامت ہوگیا
داغ جتنے دلمیں پنہان تھے نمایان ہوگئے

آنکھ آنسو [illegible] قید پھر رو دیے
[illegible] کر جو پاسبان باغ [illegible] ہوگئے

ٹپکی تو دل کی ٹھہری کہیں [illegible] نشین
[illegible] دیر و کعبہ میں گبر و مسلمان ہوگئے

یوں کبھی اتراتا نہیں دنیا میں کوئی [illegible]
اک پری کیا مل گئی تمکو سلیمان ہوگئے

حضرت صفدر مرزا پوری

وہی اس سے نگاہ خشمگیں معلوم ہوتی ہے
بڑی نازک تری چین جبیں معلوم ہوتی ہے

نہاں آنکھیں ہیں جب [illegible]
زمین تو آسمان اب یہ زمین معلوم ہوتی ہے

یہ کیوں حسن ادا [illegible] آئینہ میں ہے نظر [illegible]
ادا [illegible] تو اسے بھی [illegible] معلوم ہوتی ہے

فلک ہمکو مٹاتا اور ہم یوں خاک میں ملتے
تمہاری آنکھیں سازش بالیقین معلوم ہوتی ہے

سوال وصل پہ انکار کرتا جا بو نہیں ظالم
بڑی پیاری تری [illegible] نہیں معلوم ہوتی ہے

یہ آنسو پونچھنے آنا کسی کا رنگ لائے گا
چھری پوشیدہ زیر آستین معلوم ہوتی ہے

رگ جاں میں وہ [illegible] کیوں تیری تیغ [illegible]
یہ چنچل تو بہت ہی نازنین معلوم ہوتی ہے

یہ صورت جیتے جی [illegible] کیا ہو بعد مرنے کے
کہ صفدر تنگ اب ہم پر زمین معلوم ہوتی ہے

حضرت مہدی مچھلی شہری

نعش کو پامال کرنا [illegible] تو قیصر کی
لگ گئی مٹی ٹھکانے عاشق دلگیر کی

آپ اُٹھ جائیگی قاتل میرے مر جانے کے بعد
نہ رہیگی پھر کسی کی بانک کی شمشیر کی

زلف میں شانہ کیا اُسنے تو عقدہ کھل گیا
دست گیر ہو گئیں زنجیر بان میری زنجیر کی

فاتحہ پڑھنے وہ آئے آج مجھ کشتہ کی قبر پر
آبرو رکھلی خدا نے خاک دامنگیر کی

جناب ہادی مچھلی شہری

کسی کی بیقراری کا اثر پیدا نہیں کرتی
ستم یہ ہے تری اے دل وفا اچھا نہیں کرتی

چھپا لیتا ہوں میں پیکان حسرت دل کے پردوں میں
مری ہمت جفائے یار کو رسوا نہیں کرتی

محبت کو ستانے کے ہزاروں ڈھنگ آتے ہیں
مگر صورت کوئی تسکین کی پیدا نہیں کرتی

ترا راز تم خاموشیوں سے چھپ نہیں سکتا
زبان بے زبانی میری کب شکوا نہیں کرتی

سمجھتی ہے مسیحائی تری میں خوگر غم ہوں
مجھے اچھا نہیں کرتی تو کیا اچھا نہیں کرتی

دل محروم راحت کو مرے صبر آگیا شاید
کہ اسکی بیقراری اب جوش غم پیدا نہیں کرتی

دل خوں گشتہ کے ہمراہ خود بھی بہ گئی شاید
تمنا میری سینے میں خلش پیدا نہیں کرتی

تری تیغ جفا سے منہ نہ موڑیگی قیامت تک
وفاداری مری اے بیوفا دھوکا نہیں کرتی

مری تنہا ہوں میں بیٹھے بٹھائے تمکو ندامت آتا تھا
مگر اب بے نیازی آپکی کچھ بھی پروا نہیں کرتی

بہ مانا میں نے نا اہل تمنا ہوں مگر ہادی
مری حسرت کسی کی شکل کیوں پیدا نہیں کرتی

جناب مضطر بدایونی

وہ خوگر ہیں اگر جور و جفا کے
تو بندے ہم بھی ہیں صبر و رضا کے

ہیں قربان آپکے ظلم و ستم پر
میں صدقے آپکی جور و جفا کے

بہت بیتاب ہیں کیوں لگے ہیں
اُٹھا دیں گے سب پردے حیا کے

نہیں بیباکیاں اچھی ستمگر
ابھی دن ہیں ترے شرم و حیا کے

پڑیگا صبر مضطر کا کسی دن
بہت پچھتاؤ گے اسکو ستا کے

جناب حمر لکھنوی

ہو لطف کی نظر تو ہیں کیا اے نگار داغ
مٹتے ہیں ایک نگاہ میں دل کے ہزار داغ

کرتا ہون اپنی عمر کی منزل اسی پہ طے
ہے میرے نام ابلق لیل و نہار داغ

ابرو و زلف و خال و خط اسپر ہین خوب نقش
کھائے ہین ایک چھوٹے سے دل نے چار داغ

توڑا ہے پاس اشرفیون کا یہ دل نہین
کیا ہمکو عاشقی مین ہوئی سازوار داغ

ناصح کا منھ کھلا ہی نصیحت پہ بے طرح
اسکی زبان سوز جگر ایک بار داغ

قبرون پہ دل جلونکے یہ روشن نہین چراغ
اُبھرے ہین توڑ توڑ کے سقفِ مزار داغ

دل ہے جو بیقرار تو وہ ہین شرر فشان
فرقت کی شب مین چھوڑ رہے ہین انار داغ

ٹھنڈا کیا کبھی کبھی بھڑکا لیا آہ سے
سینے مین گاہ نور بنے گاہ نار داغ

اب بھی لٹائین اشرفیان گو نہین ہے کچھ
دلمین جو آؤ تم تو کرین ہم نثار داغ

تارے جو آسمان کے گن جائیگا سب
کر لیجئے گا پھر مرے دل کے شمار داغ

برسات کی ہو رات شب غم جو روئین
دکھلائین جگنوؤنکی چمک کر بہار داغ

اے حمد پھونک پھونک کے کرتے ہین خاک اُسے
لکھتے ہین دل کے صفحہ پہ خط غبار داغ

جناب وصف لکھنوی

میرا وجود دہر مین شرح فنا ہوا
اک نقش پا بنا ہون سو وہ بھی مٹا ہوا

یہ بعد ذبح تیغ کے شعلہ کا تھا اثر
خون کے عوض گو تمین دھوان تھا بھرا ہوا

امید آہ بھی نہ رہی ضعف قلب سے
ہا تو لئے ضبط عشق کے خون وفا ہوا

وہ شمع ہون کہ پائی نہ اک رات کی بھی عمر
ہین قبل صبح بزم جہا نمین فنا ہوا

پہلو مین داغ رہ گئے کچھ دل کی یادگار
تھا جن پہ حال سوز محبت لکھا ہوا

عبرت کی سیر کرتا ہون دُنیائے عشق مین
ہین اک چراغ قبر ہون وہ بھی بجھا ہوا

اس انتظام عشق کا بھی کیا ہوا اعتبار
مارا ادای حسن نے نام قضا ہوا

سوہان روح ہو گیا نظارۂ قفس
آنکھونکے سامنے تھا نشیمن جلا ہوا

تھا کوئی ولولہ ہی نہ عہد شباب مین
دُنیا کے حادثات سے تھا دل بجھا ہوا

روحی ہے مجھکو حسرت پرواز بعد مرگ
مجبور یون لئے در تھا قفس کا کھلا ہوا

کی زندگی نے کچھ نہ وفا عہد عشق مین
کیا وصف دلمین سوچتے تھے ہم اور کیا ہوا

بکسر اول وسکون دوم اور آخر مین کاف فارسی ہے) - مذکر - ایک زہریلے درخت کی جڑ -

بچھو - (ھ) مذکر ۱ عقرب - کژدم (کاٹنا کے ساتھ) (منیر) نیش زن ہوتے ہین بنکر زرم ظاہر ہین رقیب کاٹتے ہین موم کے ایجان بچھواندون ۲ ایک پہاڑی پودا جسکے چھونے سی سوزش پیدا ہو جاتی ہے ۳ صفت چالاک - تنفنی -

بچھو کا کاٹا روے - سانپ کا کاٹا سوئے - مقولہ - بچھو کے ڈنک مارنے سے بہت ایذا ہوتی ہے اور سانپ کے ڈسنے سے آدمی مرجاتا ہے -

بچھو کا منتر نہ جانے بانبی مین ہاتھ ڈالے ۱ (مثل) اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جو معمولی کام کی لیاقت نہ رکھتا ہو اور بڑے بڑے کامون کا حوصلہ کرے -

بچھو کا منتر یاد نہین سانپ پکڑنے کو دوڑے - مثل - چھوٹا کام آتا نہین بڑے کام کا حوصلہ کرتا ہے -

بچھوا - (ھ) مذکر ۱ ایک قسم کی چھوٹی چھری جسکا پھل ٹیڑھا ہوتا ہے ابھرا پیٹ سے پاؤن نکالے ہین کچھ ابتو تم نے - چھو لیا بن نے جو انوٹ کو تو بچھوا کھینچا ۲ ایک قسم کا زیور جسے ہندو ستورات مین پاؤن کے انگوٹھے مین پہنتی ہین (ناسخ) کرتے ہین عام کو جسکے پاؤن کے بچھو - شعر -

اُس ستمگر کی بلا لیتی ہے بچھوا نکلا مین ۳ سن کی پھلی جس سے سن کا بیج لیا جاتا ہے ۴ ایک قسم کا جٹ پٹا اچار

بچھوانا - (ھ) متعدی - فرش کرانا -

بچھوڑنا - (ھ) متعدی - اوٹمنا یعنی کا بیج سے علیحدہ کرنا -

بچھونا - (ھ) مذکر ۱ بستر - توشک (سحر) پائنتی راتون کا سونا بھی ہمین بھول گیا - وہ ڈوبے کا بچھونا بھی تمھین بھول گیا ۲ فرش - (قدر) مارے بوجھ ادون کے پھولونکا بچھونا کردیا ۳ (اہل ہنود) چٹائی یا فرش جسپر ہندو عورتین بیٹھکر ماتم کرتی ہین اُس زمانے کو بھی کہتے ہین جسمین ماتم کیا جاتا ہے -

بچھونا اٹھانا - ۱ - متعدی بستر اٹھانا - فرش کو تہ کرنا ۲ (مجازاً) چلے جانیکی جگہ -

بچھونا اٹھنا - لازم - فرش کا تہ ہونا ۲ (ہنود) ماتم یا سوگ کا زمانہ ختم ہونا

بچھونا بچھانا - ا - متعدی - بستر بچھانا
فرش بچھانا -

بچھونا بچھنا - لازم -

بچھونا کرنا - متعدی ۱ بستر بچھانا
۲ بہت کثرت سے کسی چیز کو ڈالنا -
پھیلانا (قدیم) ایسا سونا کیا جو تو نے
کان لے ابر بہار - مارے بوچھار دنا
کے پھولوں کا بچھونا کر دیا ۳ خوب مارنا

بچھوڑا - بچھوڑا - (ہ) مذکر - غم - جدائی
مفارقت - غیر (حاضری) -

بچھی - (ہ) مونث - گائے کا مادہ بچہ

بچھیا - (ہ) بچھی کی تصغیر) مونث
۱ گائے کا مادہ بچہ ۲ ہندوؤں کی ایک
رسم جو مردے کی تیرہویں ستر ہویں
کو ہوتی ہے -

بچھیا کا باوا - (ہ) (مجازاً) کم
عقل - بیوقوف - احمق - گدھا - نادان

بچھیرا - بچھیڑا - (ہ) مذکر - گھوڑی
کا نر بچہ -

بچھیرا پلٹن - مونث - نوعمر لڑکوں
کی فوج -

بچھیری - بچھیڑی - (ہ) مونث
گھوڑے کا مادہ بچہ گھوڑی -

بچی - (ہ) مونث ۱ چھوٹی کم عمر
لڑکی ۲ بڑے بوڑھے پیار سے جوان
عورتوں کو بھی کہتے ہیں ۳ وہ چند بال
جو مردوں کے نیچے کے ہونٹ اور
ٹھوڑی کے بیچ میں نکلتے ہیں -

بچی - (ہ) صفت مونث - کان کٹی

بچے - بچہ کی جمع -

بچے بکھرانا - دیکھو بچہ -

بچے کا ہاتھ سے نکل جانا - ا -
لازم - عو - بچے کا مر جانا -

بچے کچے - مذکر - اولاد - چھوٹے بڑے
بچے - لڑکے بالے - اس جگہ کچے بچے
بھی بولتے ہیں -

بچے نکلوانا - ا - متعدی ۱ انڈے سہانا
انڈے دینے والے جانوروں کے بچے لینا
۲ عم - اولاد جنوانا -

بچے والی ۱ اولاد والی - زچہ ۲ وہ
مرغی جس کے ساتھ بچے ہوں -

بچے - بچنا سے صیغہ جمع ماضی -

بچے تو آپ سے اور نہ بچے تو سگے
باپ سے - مقولہ - فاحشہ عورت کی
نسبت کہتے ہیں -

بچے تو نو بارہ نہیں تو تین کانے
تو ہیں - مثل - نفع ہوا تو ہوا ورنہ نقصان
تو لازمی ہے -

بچیانا - ا - لازم - گھوڑے کا کان کھڑے
کرنا - گھوڑا جب شوخی سے یا خوشی

مین اپنے کانون کو سر سے ملا دیتا ہے تو کہتے
ہین کان بجھا لئے۔
بحّاث ۔ (ع) صفت۔ بہت بحث
کرنیوالا۔
بحار ۔ (ع) مذکر۔ بحر (دریا سمندر)
کی جمع۔
بحال ۔ (ف) قایم۔ برقرار) ۱۔
تابع فعل۔ بدستور۔ حالت اصلی پر
(کرنا۔ ہونا۔ رکھنا رہنا کے ساتھ)۔
(داغ) جسکی موقوفی ہوئی ہوتا ہے
پھر وہ بحال ۲ صفت۔ خوش چاق
اچھی حالت مین۔ درست (داغ)
امید مین وصال کے اپنا وصال ہو
خوش حال ہین وہ انکی طبیعت بحال
ہے ۳ صفت مرض سے چھٹکارا
پانے والا۔ صحیح (سحر) وہ نام ہی کے
مسیحا ہین کیا جانینگے۔ کوئی مریض
محبت بحال بھی ہوا۔
بحالی ۔ ۱ ۔ مونث ۱ بر طرفی کی ضد
(اسیر) فصل گل مین رنگ پھر آنے
لگا رخ پر مرے۔ نالہ معزول مشتاق
بحالی ہوگیا ۲ افاقہ۔ بیمار کی طبیعت
کی درستی۔ خوشدلی۔ فرحت تازگی
(رشک) تھی فوج یاس ورنج والم
روز ہجر تک۔ غم برطرف ہے دل
کی بحالی کی رات ہے۔ (نوٹ) ان
معنی مین بحالیون پر بھی کہا ہے۔ ای
مصحفی بتا تو کیا کچھ خوشی ہوئی ہے۔ بر
اندنون جو چہرہ ترا بحالیون پر ۳ قبضہ
قبضے کا بدستور سابق ہو جانا۔ قبضے کی
واپسی۔
بحث ۔ (ع۔ لفظی معنی کھودنا)۔
مونث ۱ مباحثہ۔ نزاع لفظی۔ جھگڑا
سوال وجواب۔ دلیل۔ تحقیق
تفتیش (فسانہ عجائب) شہزادی بچشم
پر آب دیا دل کباب۔ غیظ مین
ٹھہر ٹھہرا توتے سے بحث رہی تھی ۲
باب فصل سے تعلق مطالب (فقرہ)
ہمکو اس سے کیا بحث تم جانو تمھارا
کام جانے ۳ (قانون) وہ گفتگو جو
وکلا حاکم کے روبرو کرتے ہین۔
بحث آپڑنا ۔ ۱۔ لازم۔ مقابلہ
ہو جانا۔ تکرار ہو جانا۔ (داغ) آپڑی
ہے بحث مرے قطرے ہائے اشک
سے۔ آج بوندین گن رہا ہون ابر گوہر
بار کی۔
بحثا بحثی ۔ ۱۔ مونث۔ باہمی تکرار
حجت۔ مناظرہ۔ اختلاف۔
بحث بڑھنا ۔ ۱۔ لازم۔ گفتگو
مین طوالت ہونا۔ (داغ) نوبت

جنگ پہنچی ناصح سے۔ بڑھ گئی بحث باتون
باتون مین۔

بحث پڑنا۔ ا۔ لازم۔ مقابلہ ہونا
حجت ہونا۔ تکرار ہونا۔ (عاشق) مجھکو
لیجا نہ باغ مین اے گل۔ بحث پڑجائیگی
عنادل سے۔

بحثِ تمادی۔ میعاد کی بحث۔

بحث چھڑنا۔ ا۔ لازم۔ تذکرہ
ہونا۔ گفتگو ہونا۔ مناظرہ ہونا (فقرہ)
معمولی تمہید کے بعد تعلیم پر بحث
چھڑ گئی۔

بحث قانونی۔ وہ بحث جو کسی
قانون کے رو سے ہو۔ بحث واقعاتی
کے خلاف۔

بحث کرنا۔ ا۔ لازم۔ جھگڑنا حجت
کرنا۔

بحثنا۔ (بحث سے بقاعدہ
اردو مصدر بنایا ہے) ا۔ لازم۔ حجت
کرنا۔ ضد کرنا۔ تکرار کرنا (ناسخ) نطق
ہو گا بند اور زاہد نہ میخوارون سے بحث
بے صدا ہو جائیگا گنبد تری دستار کا
(داغ) دیکھ ناصح تجھکو سمجھاتے ہین
ہم۔ عاشقون سے بحثنا اچھا نہین

بحث نکال کھڑی کر دینا
متعدی۔ جھگڑا پیش کر دینا۔

بحث نہ ہونا۔ ا۔ لازم۔ تعلق نہ
ہونا۔ مزاحمت نہ ہونا۔ حجت نہ ہونا
(داغ) حور سے بحث نہین ہان یہ
بتا اے واعظ۔ لاکھ دو لاکھ مین
ہو ایک وہ صورت کیسی۔

بحثِ واقعاتی۔ وہ بحث جو
واقعات مقدمہ کے متعلق ہو۔

بحر۔ (ع)۔ مذکر۔ بڑا دریا۔ سمندر
بحار جمع (نوازش) دیکھ کر عشاق
کی چشم پرآب۔ پانی پانی بحرِ اعظم
ہو گیا۔

بحرِ ابیض۔ ایک سمندر کا نام
جو روس کے شمال مین ہے۔

بحرِ احمر۔ اُس سمندر کا نام
ہے جو افریقہ اور عرب کے درمیان
واقع ہے۔

بحرِ اخضر۔ ۱۔ ایک سمندر کا نام
جسکے مشرق مین چین واقع ہے۔
دریائے ہند ۲ (اصطلاح شعرا مین)
آسمان۔

بحرِ اسود۔ (ف) ایک سیاہ
رنگ کے سمندر کا نام جو قسطنطنیہ
کے جنوب و مغرب مین واقع ہے۔

بحرِ اعظم۔ بڑا سمندر۔

بحرِ الکاہل۔ سمندر کے ایک

وسیع حصے کا نام جو نئی دنیا کے مغرب کی طرف اور برّاعظم ایشیا کے مشرق کیطرف واقع ہے۔

بحر اوقیانوس- ایک بڑا حصہ سمندر کا جو امریکہ کے مشرق اور یورپ اور افریقہ کے مغرب کیطرف واقع ہے

بحر روان- (مجازاً) کشتی۔

بحر ظلمات- بحر اوقیانوس

بحر عمان- بحر اعظم- دریاے محیط۔

بحر و بر- تری و خشکی -

بحر وسیع- (ف) کنایۃً آسمان فلک۔

بحری- (ع) صفت- دریائی بحر سے منسوب جیسے بحری فوج-

بحرین- (ع ...) ... کی علامت ہے) مذکر- دریاے روم اور دریاے فارس (رشک) ہو گیا بحرین میرے رونے سے مجھے ہوں صاف عالم ہو گیا بیچ محلے بیچ ... کا

بحر- (ع) بحور- جمع- مونث- (مجازاً) وزن شعر- چند کلمات موزون کا نام جن پر اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہیں- بحریں ارکان[1] سے مبنی ہیں اور ارکان شعر کے آٹھ ہیں۔

بحر اصول- (ف) نغمہ کا وزن تال-

بحر خفیف[2] (خفیف- ہلکا- چونکہ اس بحر کے سب ارکان ہلکے ہیں یعنی دو سبب خفیف[3] کے درمیان ایک ایک وتد[4] ہے اس وجہ سے یہ نام ہوا) یہ بحر مسدس ہی مستعمل ہے- مسدس کے مصرع کی

---

[1] ارکان- رُکن کی جمع- بحر کے اجزا میں سے ایک جزو کا نام رکن ہے اور زیادہ کار ارکان فاعیل- افتعال- بولتے ہیں [2] ہم نے صرف دہ بحریں لکھی ہیں جو اردو میں زیادہ رائج ہیں [3] لفظ دو حرفی کو سبب کہتے ہیں- جب دو حرفوں میں اول متحرک دوسرا ساکن ہو تو سبب خفیف جیسے سر اور جب دونوں حرف متحرک ہوں تو ... ثقیل ہے جیسے سرمن میں سر کا لفظ [4] سہ حرفی لفظ کو وتد کہتے ہیں- جب تینوں حرفوں میں سے اول کے دو حرف متحرک ہوں تو وتد مجموع جیسے قلم اور جب تینوں حرفوں میں سے بیچ کا حرف ساکن اور بقیہ دونوں حرف متحرک ہوں تو وتد مفروق ہے جیسے مشق علی میں مشق کا لفظ-

اجزا فاعلن مستفعلن فاعلاتن ہیں - ارکان سالم[1] بر شعر نہیں پائے جاتے ہیں - زحافات[2] سے اسمین خبن[3] قصر[4] اور حذف[5] آتے ہین خبن سے فاعلاتن کا فعلاتن اور مستفعلن کا مفاعلن ہوجاتا ہے اور قصر کیوجہ سے فاعلاتن سے فاعلات رہ جاتا ہے اور حذف کیوجہ سے فاعلاتن کا فاعلن ہو جاتا ہے - بحر خفیف مخبون مقصور وزن فاعلاتن مفاعلن فعلات جسمین صدر[6] وابتدا[7] سالم ہین اور حشو[8] مخبون اور عروض[9] وضرب[10] مخبون مقصور (غالب) [illegible] توسنین ہم اسکا نام [illegible] کے

کو رہا ہے سلام اور اگر عروض و ضرب محذوف ہون تو فعلات کی جگہ فعلن ہوگا (رند) دیکھون طالع کی اب رسائی کو میری بلا کی کو کیا بناتا ہے -

بحر رجز ازاع رجز - اضطراب [illegible]

اس بحر کے اشعار اکثر سرکہ جناب میں پڑھے جاتے ہین وہ وقت اضطراب اور تعجیل کا ہوتا ہے لہذا یہ نام ہوا - مستفعلن کے چار بار دہرانے سے ایک مصرع بنتا ہے - زحافات میں سے اس بحر میں اکثر اذالہ[11] اور طے[12] اور خبن واقع ہوتے ہین - اذالہ کے سبب سے

---

[1] سالم - وہ بحر یا رکن جس میں تغیر نہ ہوا ہو [2] زحاف - شعر کے ارکان میں اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جائے یا کچھ زائد ہو جائے تو اس تغیر کو زحاف کہتے ہین اور اس رکن کو جس میں تغیر واقع ہوا ہو مزاحف کہتے ہین [3] خبن بفتح خا معجمہ و سکون با ہے ہو دو [illegible] رکن میں اول سبب خفیف ہو اسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونیکو خبن کہتے ہین جس رکن میں یہ عمل ہو اسکو مخبون کہتے ہین - مثلاً فاعلن سے الف ساقط ہو تو فعلن بکسر عین رہیگا - یہ رکن مخبون ہے [4] قصر جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو اور اس سبب میں سے ساکن کو دور کرین اور اسکے ماقبل کو ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے نون گرا کر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون لام رہیگا اور رکن مقصور کہلائیگا [5] حذف - آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنا جیسے فعولن سے لن گرا یا جائے تو فعو رہیگا - اسکی جگہ فعل مستعمل ہے اور رکن کا نام محذوف ہے [6] صدر مصرع اول کے رکن اول کا نام اور اسکے آخر رکن کو عروض کہتے ہین [7] ابتدا مصرع دوم کے رکن اول کا نام - اسکے آخر رکن کو ضرب کہتے ہین [8] حشو - وہ رکن جو صدر اور عروض یا ابتدا اور ضرب کے درمیان واقع ہو [9] عروض دیکھو صدر [10] ضرب دیکھو ابتدا [11] اذالہ بکسر اول و فتح سوم جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرتے ہین جیسے مُستفعِلن سے مُستفعِلان - ایسے جزو کو مُذال کہتے ہین [12] طے بفتح اول و تشدید دوم - جس رکن میں دو سبب خفیف ہوں انمین سے چوتھا ساکن حرف دور ہوجائے - مثلاً مُستفعلن سے ف دور ہوجاے تو مُستَعِلن رہیگا - اسکی جگہ اسکا ہموزن مُفتَعِلن بولتے ہین اور رکن کو مطوی [13] طوی - دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ نمبر ۵

عروض و ضرب مستفعلان ہو جاتے ہین -
طے کے سبب سے ف گر جاتی ہے اور
مستعلن رہ جاتا ہے اسکا ہموزن مفتعلن
ہوتا ہے اور خبن کے سبب سے س
دور ہو جاتا ہے تو متفعلن رہ جاتا ہی
اسکی جگہ مفاعلن بولتے ہین مستفعلن
کے چار بار دُہرانے سے ایک مصرع
بنتا ہے [1] بحر رجز مثمن سالم مستفعلن
مستفعلن مستفعلن مستفعلن (ظفر) طرز
آنکھوں کی نرگس ہین یہ خم زلف کا سنبل
ہین ہے نقشہ ہے قد کا سرو مین
پیچ کی شباہت گل مین ہی [2] بحر رجز
مثمن مذال - اس مین سب ارکان سالم
ہین صرف عروض و ضرب مذال ہین
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان
(ناسخ) جی سے ہوئی بیزار اندیون
ہے ترک در کار اندرون [3] رجز مثمن
مطوی مخبون مستفعلن مفاعلن مستفعلن
مفاعلن دو بار یعنی ایک رکن مطوی
ہے اور دوسرا مخبون بہ ترتیب (حافظ
شیراز) مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ
نو بنو - بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو -
مسدس اس بحر کا متروک ہے -

بحر رَمَل - ر ع - رمل بفتح اول و
دوم کے لغوی معنی بوریا بنا -
اس بحر مین اول و آخر مین دو سبب
ہین اور بیچ مین ایک وتد ملا دیا ہی -
فاعلاتن کو چار بار دُہرانے سے ایک
مصرع بنتا ہے - ارکان سالم پر شعر
بہت کم پائے جاتے ہین - زحافات
مین سے جو اس بحر مین اکثر آتے ہین
تسبیغ[1] - خبن[2] - قصر[3] - حذف[4] - شکل[5]
ہین - تسبیغ سے فاعلاتن کی جگہ فاعلیان
اور خبن سے فعلاتن اور قصر سے
فاعلات بسکون تا - اور حذف
سے فاعلن اور شکل سے فعلاتُ

---

[6] عروض و ضرب دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [1] تسبیغ جس رکن مین آخر کو جب خفیف ہو اسمین الف زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہو تو فاعلاتان ہوگا اسکی جگہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مسبغ ہے [2] خبن دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [3] قصر - دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [4] حذف - دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ [5] شکل - اجتماع خبن اور کف کا نام ہی مثلاً فاعلاتن سے اگر دوسرا اور ساتوان حرف گرا دیا جائے تو فعلات بکسر عین و ضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلائیگا [6] [7] عروض - ضرب - صدر - ابتدا - حشو دیکھو فٹ نوٹ بحر خفیف

بضم تا ہو جاتا ہے -
۱ رمل مثمن مشعث - فاعلاتن - فاعلاتن
فاعلاتن فاعلیان ۵ ہی برا تو ہی اگر
نکلتا ہے تو سبکی خطائین - تو ہی اچھا ہے
تری نظرون مین گر سب خوب ائین ۲
رمل مثمن مقصور - فاعلاتن فاعلاتن
فاعلات (بحر) بھرکا چھپتا ہے دل تیغ
دار - اسکی آہین نیش ہین دلبر پھیر ۳ رمل
مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن -
فاعلاتن فاعلن (ذوق) سرپرقت غم
اپنا اسکے زیر پاے ہے - یہ نصیب اللہ اکبر
لوٹنے کی جاے ہے ۴ رمل مثمن مشکول جسمین
ایک رکن مشکول اور ایک سالم ہو ترتیب
فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن -
(غالب) ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ
جان جھوٹ جانا - کہ خوشی سے مر نہ جاتے
اگر اعتبار ہوتا ۵ رمل مثمن مخبون محذوف
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن ۵
اسکے الطاف تو ہین عام شہیدی سب پر
تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا
۶ رمل مثمن مخبون مقصور - فاعلاتن
فعلاتن فعلاتن فعلات ۵ اے ظفر
یہ ترے اشعار ہین یا نالہ زار - کیا

ہلا ہین سب جو یون دل مین اثر کرتے
ہین - اگر ارکان شعر کے چھ ہون تب
بھی سالم پر شعر نہین کہتے ہین ۷
رمل مسدس مقصور محذوف - اس
مین عروض[۱] مقصور ہے اور ضرب[۲]
محذوف اور باقی ارکان سالم ہین
فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (غالب)
پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال - پھر مہ
خورشید کا دفتر کھلا ۸ رمل مسدس
مخبون مقصور - اسمین صدر و ابتدا
سالم ہین وحشو مخبون اور عروض
وضرب مخبون مقصور - فاعلاتن
فعلاتن فعلات (غالب) تیری
فرصت کے مقابل اے عمر - برق کو
پابہ حنا باندھتے ہین -

بحر سریع (سریع بروزن
کریم دوڑنے والا - جلدی کرنیوالا
اسباب خفیفہ کے اوتاد پر مقدم
ہونیکی وجہ سے وزن اور ترنم مین
سرعت آجاتی ہے - اسلئے اس بحر کا
یہ نام رکھا) - یہ بحر مسدس ہی آتی
ہے اور سالم متروک ہے - وزن اصلی
اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ۲

۱ ۲ ۳ - عروض ضرب - صدر - ابتدا حشو - دیکھو فٹ نوٹ بحر خفیف

زحافات مین سے اسمین خبن اور
طے اور وقف اور کشف واقع ہوتے
ہین۔ خبن کیوجہ سے مستفعلن مفتعلن
ہوجاتا ہے اور مفعولات مین طے ہونے
سے واو دور ہوجاتا ہے اور وقف کی
جہت سے ت ساکن ہوجاتی ہے تو مفعلاتْ
ہوتا ہے اسکی جگہ فاعلات کہتے ہین اور
اگر کشف و طے واقع ہون تو فاعلن ہوتا
ہے ۱۔ بحر سریع مخبون مطوی موقوف
مفتعلن مفتعلن فاعلات۔ دوبار (سودا)
صدر کے بازار مین تھا اک دبنگ۔
عارا طبۂ و طبابت کا تنگ۔ اس مین
صدر و ابتدا و حشو مخبون ہین اور
عروض و ضرب مطوی و موقوف
۲۔ بحر سریع مخبون مطوی مکشوف
مفتعلن مفتعلن فاعلن (مومن)
آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے
آنکھ کے لگ جانیکا چرچا کیا۔ اس
مین عروض و ضرب مطوی و مکشوف
ہین اور باقی اجزا مخبون۔
بحر طویل۔ یہ بحر فعولن مفاعیلن
دوبار دُہرانے سے پیدا ہوتی ہے۔
یہ خاص بحر عربی کی ہے جو شعراے
عجم کے نزدیک متروک ہے۔ وہ اوزان
جو بحرون کو مضاعف کرکے بنا لیتے
ہین اور وزن بحر کامل کا عوام مین
بحر طویل کے نام سے مشہور ہے۔
بحر کامل (یہ بحر جیسی واضع نے
وضع کی تھی ویسی ہی مستعمل ہے ارکان
مین کچھ تغیر نہین ہوا۔ اسلئے کامل نام
ہے) یہ بحر عربی زبان کے لئے خاص
تھی اسکے ارکان سالم اور مذال پر
شعراے عجم بھی شعر کہتے ہین اور مثمن
ہے مروج ہے۔ وزن اسکا متفاعلن
متفاعلن متفاعلن متفاعلن ہی دوبار
۱۔ بحر کامل مثمن سالم (جرات) جو
چمن مین گزرے تو اے صبا تو یہ کہیو
بُلبل زار سے۔ کہ خزان کا دن بھی

۱ دیکھو بحر خفیف کا فٹ نوٹ ۲ دیکھو بحر رجز کا فٹ نوٹ ۳ وقف
وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولاتُ
مین ت کو ساکن کرین تو مفعولاتْ بسکون تا ہوجائیگا اور رکن کو موقوف کہین
گے ۴ کشف بفتح کاف و سکون شین معجمہ۔ مفعولات کی ت دور کرنیکا نام ہی
منعولا رہیگا اسکی جگہ مفعولن کہتے ہین اور رکن مکشوف بولا جائیگا۔

ہے سامنے نہ لگا نا دل کو بہار سے
بحر کامل مثمن مذال جسمین صرف عروض وضرب مذال ہین) بروزن متفاعلان اور باقی ارکان سالم (آتش) عجب اسکا کیا نہ سماؤن مین جو خیال ہو دوست مین - وہ مقام ہون کہ گزر نہین وہ مکان ہون کہ پتا نہین -

بحر متدارک (ع) مُتَدارِک - ملنے والا - یہ بحر ہند مین ایجاد ہو کر پہلی بحرون مین ملائی گئی) وزن اصلی اسکا فاعلن ہے آٹھ بار - ارکان سالم پر شعر کم پائے جاتے ہین - زحافات - خبن[1] قطع[2] حذذ[3] کے ساتھ مستعمل ہے خبن کے سبب سے فاعلن کا فعِلن بکسر عین اور قطع کے سبب سے فعْلن بسکون عین اور حذذ کی جہت سے فع رہ جاتا ہے ۱ بحر متدارک مقطوع - فعلن فعلن فعلن فعلن - سب ارکان مقطوع ہین - تم نے بات نہ میری مانی - کس کام آئی یہ نادانی ۲ بحر متدارک مخبون فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن (ظفر) مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا - ترا تو بھی مین دوست یگانہ رہا -

اردو والے - اکثر اس وزن کے ارکان کو مضاعف کر کے اشعار رکھتے ہین یعنی ایک شعر مین بجائے آٹھ رکنون کے سولہ رکن لاتے ہین (شرر) گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے - نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے -

۳ بحر متدارک مقطوع احذ - یہ وزن بھی مضاعف ہی مستعمل ہے اسمین سب ارکان مقطوع ہین اور عروض وضرب احذ - وزن یہ ہے فعلن سات بار اور آٹھوان فع (میر) اُلٹی ہو گئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا - آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

---

[1] دیکھو بحر خفیف کا نٹ نوٹ [2] قَطْع جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اسکے آخر کا حرف گرا کر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے نون گرا کر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہو جائیگا اسکی جگہ فعْلن کہین گے اور رکن مقطوع کہلائیگا [3] حذذ بفتح حائے حطی وہر دو ذال معجمہ اس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جائے مثلاً فاعلن سے فا رہ جائے تو اسکی جگہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولین گے

اس بحر مین عروض و ضرب وزن فاع بھی آجاتے ہین (ظفر) میری طرف سب تاک رہے ہین عقل مین ہین جتنے حریف ۔ ساقی تجھسے ساغر مے مین آنکھ بچا کر کیونکر لون ۔ اور کبھی حذف حشو مین بھی واقع ہوتا ہے (تراب) باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا تھا خارستان ۔ دم سے ترے لے باد صبا آگ لگی گلشن مین ہے اسمین تین رکنون کے بعد ایک رکن احذ ہے اور باقی مقطوع ۔

بحر متقارب (اس بحر مین وتد اور سبب قریب قریب ہین اس کو تقارُب بھی کہتے ہین) یہ مثمن ہی مُروّج ہے ۔ اردو والے وزنون کو مضاعف کرکے شعر کہتے ہین ۔ وزن اصلی اسکا فعولن ہے آٹھ بار زحافات مین سے اس مین تسبیغ[1] قصر ۔ حذف قبض[2] اور ثلم[3] واقع ہوتی ہین ۔ تسبیغ سے عروض و ضرب مین فعولان ہو جاتا ہے اور قصر کی جہت سے فعول بسکون لام اور حذف کی جہت سے فعو رہ جاتا ہے جسکی عوض فعل مستعمل ہے اور قبض کی وجہ سے فعولُ بضم لام ہو جاتا ہے اور ثلم سے عولن رہتا ہے اسکی جگہ فعلن لاتے ہین ۔ ۱ بحر متقارب مثمن سالم فعولن فعولن فعولن فعولن ۔ دو بار (رشک) لب و چشم کا جسکو بیمار دیکھا ۔ کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا ۲ بحر متقارب مثمن مسبغ ۔ عروض و ضرب مسبغ اور باقی ارکان سالم ۔ وزن فعولن فعولن فعولن فعولان (سودا) گدا دست اہل کرم دیکھتے ہین ۔ ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہین ۳ بحر متقارب مثمن مقصور ۔ عروض

---

[1] تسبیغ ۔ قصر ۔ حذف ۔ دیکھو بحر خفیف اور بحر رمل کے فٹ نوٹ [2] قبض جب رکن مین پانچوان حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہو اسکے دور کرنیکو قبض کہتے ہین اور ایسے رکن کو مقبوض ۔ جیسے فعولن مین سے نون گرا دین تو فعولُ بضم لام رہے گا [3] ثلم ۔ بفتح ثاے مثلثہ و سکون لام اس زحاف کا نام ہے کہ وہ رکن فعولن سے ف کو ساقط کرین اس صورت مین عولن رہے گا اس کی جگہ اسکا ہم وزن فعلن مستعمل ہے ۔ اُس زحاف کے رکن کو اثلم کہتے ہین ۔

وضرب مقصور بروزن فعول اور باقی
ارکان سالم ہین ۔ وزن ۔ فعولن فعولن
فعولن فعول (سحر) زمرد کی بوتل ہو
ہیرے کا کاگ ۔ نظر آئے یاقوت احمر
شراب ۴ بحر متقارب مثمن محذوف
اس مین عروض وضرب محذوف ہین
باقی ارکان سالم وزن فعولن فعولن
فعولن فعل ۔ (سحر) ہمین کیا جو تربت پہ
میلے رہے ۔ یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے
رہے ۔

۵ بحر متقارب مقبوض اثلم
ایک رکن مقبوض دوسرا اثلم بترتیب
ہوتا ہے وزن فعول فعلن فعول
فعلن ـــ ملک محمد کھت کہانی کہان
کا راجا کہان کی رانی ۔ یہ وزن ہندی
مین بہت مستعمل ہے ۔ اردو والے
اکثر اسکو مضاعف کرکے شعر کہتے ہین
(سودا) نہین جنھین عقل وہ کرین
ہین طلب ہوس سے کیمیا کی ۔ جو
عقل ہووے تو یہ زاکسیر ہے یہ مشت
غبار اپنا ۶ بحر متقارب مثمن مقبوض
اثلم مسبغ جسمین عروض و ضرب مسبغ
ہین بروزن فعلان اور باقی ارکان مثل
سابق ۔ وزن فعول فعلان فعول فعلن
فعول فعلان فعول فعلان دوبار ـــ نشہ
ہے کسکا شراب کسکی کسکیلئے مین انتظار مین ہا
ہون ۔ ہے محبت جو پی ہے مین نے ابھی کے
ابتک خمار مین ہون ۔

بحر مجتث (ع ۔ اجتثاث جڑ سے
اکھاڑنا ۔ یہ بحر خفیف کو جڑ سے اکھاڑ
کر بنائی گئی ہے) یہ بحر سالم مربع نہین
ہے اسکے مثمن کا وزن اصلی مستفعلن
فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہے دوبار
زحافات مین سے اسمین خبن[1] قصر حذف
آتے ہین جب اسکے سب ارکان مین
خبن ہوتا ہے تو اسکا وزن یہ ہوتا ہے
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن ۔
اسپر بھی اشعار کم پائے جاتے ہین مگر
عروض وضرب مقصور یا محذوف
بہت آتے ہین ۱ بحر مجتث مثمن مخبون
مقصور مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان
ـــ فریب دانہ نہ کھاتا مین زینہار لے
رند ۔ نہ کرتا دام اگر خاک مین نہان
صیاد ۔ عروض وضرب مقصور ہین اور
باقی ارکان مخبون ۲ بحر مجتث مخبون
محذوف ۔ عروض وضرب محذوف ہین

[1] خبن ۔ قصر ۔ حذف دیکھو بحر خفیف کے فٹ نوٹ ۔

اور باقی ارکان مخبون- مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن (غالب) ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے تمہیں بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے-

بحر مُضارع (ع- مُضارِع بمشابہ) یہ بحر بحر ہزج سے مشابہ ہے اس بحر کا اصلی وزن مثمن مفاعیلن فاعلاتن- مفاعیلن فاعلاتن ہے دوبار- ارکان سالم پر شعر نہیں کہتے- زحافات وہی ہیں جو بحر رمل اور بحر ہزج میں ہیں [1] بحر مضارع مثمن اخرب جس میں ایک جزو اخرب ہے یعنی مفعول اور دوسرا سالم بترتیب- وزن مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن (سحر) ہم کو اگر مٹایا تو نے تو کیا بنایا- ناحق بگاڑتا ہے نقشہ بنا بنایا [2] بحر مضارع مثمن اخرب مُسَبَّغ جس میں عروض و ضرب مُسَبَّغ ہوں بر وزن فاعلیان اور باقی ارکان مثل سابق مفعول فاعلاتن مفعول فاعلیان (اسیر) مرد جلیل ہوں میں لیکن ہوں دست زن میں تیغ اصیل ہوں میں لیکن ہوں دست زن میں [3] بحر مضارع مُثمّن اخرب مکفوف مقصور- وزن مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات (مومن) گلشن میں لالہ میں ہوں کہ ہے دل میں جاے داغ- اپنے تو دل نشین نہیں کچھ بھی سواے داغ- صدر و ابتدا اخرب ہیں اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب مقصور [4] بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف وزن- مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن اس میں عروض و ضرب محذوف ہیں بر وزن فاعلن اور باقی ارکان مثل سابق (برق) کیا شوخیاں ہیں ابلق لیل و نہار کی- جمتی نہیں ہے ران کسی شہسوار کی- اس بحر کا مسدس متروک ہے-

بحر مُنسَرِح (ع- مُنسَرِح آسان اس بحر میں سبب مقدم ہے وتد پر اس وجہ سے بآسانی پڑھی جاتی ہے) اس بحر کا مُسدّس مروج نہیں وزن اصلی مثمن سالم کا یہ ہے- مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات- ارکان سالم پر شعر نہیں کہتے زحافات میں سے اس میں خبن- طے- وقف- کشف مستعمل ہیں-

[1] بحر منسرح مثمن مخبون مطوی

[1] دیکھو خفیف- بحر رجز- بحر سریع کے فٹ نوٹ-

موقوف۔ اسمین صدر ابتدا حشو کا رکن
دوم مخبون اور حشو کا اول رکن مصرعہ
اولی مین مطوی اور دوسرے مین مطوی
ومکشوف اور عروض وضرب مطوی
وموقوف ہین (سودا) سننے سمجھ مفتعلن
نے کو بات فاعلات حق نے دے مفتعلن
گوش وہوش فاعلات حق بطرف مفتعلن
جس کے ہو فاعلن آج نہ رہے مفتعلن
یوخموش فاعلات اور کبھی دونون مصرعونکا
رکن اول حشو مطوی مکشوف ہوتا ہی
وزن مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن
دوبارہ سیر نہین بیر تم کا ہلی اللہ رے
نام خدا ہو جوان کچھ کیا چاہیئے۔
بحر ہزج (ع ہزج۔ خوش آیند
سُریلی آواز۔ عرب والے اسی وزن
کے اشعار اکثر گاتے ہین) اس بحر کا
وزن اصلی مفاعیلن ہے آٹھ بار۔
ا۔ بحر ہزج مثمن سالم۔ (ذوق) جہان
مین عرصہ عشرت سے زیادہ چند ہی
غم کا۔ اگر ہے عید کا اک دن تو عشرہ ہی
محرم کا۔ زحافات مین سے تسبیغ۔[1] قصر
حذف۔ خرم[2]۔ کف[3]۔ شتر[4]۔ خرب[5]۔ جب[6]
ہتم[7] ہین۔ تسبیغ سے مفاعیلان عروض
وضرب مین ہوجاتا ہے اور بعض کو

[1] تسبیغ قصر حذف۔ دیکھو بحر رمل بحر خفیف کے فٹ نوٹ [2] خرم بفتح خاے معجمہ وسکون رای مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونیکو کہتے ہین فاعیلن رہ جاتا ہے اس جگہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہے۔ رکن کا نام اخرم ہوتا ہے [3] کف بفتح کاف وفاے مشدد۔ حرف ہفتم ساکن کو گرادینا جیسے مفاعیلن سے نون گرادیا جائے تو مفاعیل بضم لام ہیگا اور رکن مکفوف کہلائیگا [4] شتر بفتح شین معجمہ وسکون تاے فوقانی اجتماع خرم وقبض کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے میم خرم کی جہت سے اور ی قبض کی وجہ سے دور ہوجاے تو فاعلن رہیگا اور رکن کو اشتر کہین گے [5] خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہملہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہے مثلاً خرم کیوجہ سے میم اور کف کیوجہ سے نون گرایا جائے تو فاعیل بضم لام رہتا ہی اسکی جگہ مفعول بولتے ہین اور رکن کو اخرب کہتے ہین [6] جب بفتح جیم وتشدید باے موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گرجائین صرف مفا رہ جاے اسکی جگہ فعل بولتے ہین اور اس رکن کو مجبوب کہتے ہین [7] ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہی مثلاً مفاعیلن سے اول حذف سے لن دور ہو پھر مفاعی سے بوجہ قصر کے ی دور ہوکر عین ساکن ہوا تو مفاع رہا اسکی جگہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے

مفاعلن-قصر سے مفاعیل بسکون لام-حذف سے مفاعی یعنی فعولن خرم سے فاعیلن یعنی مفعولن-کف سے مفاعیل بضم لام-شتر یعنی اجتماع خرم وقبض سے فاعلن اور خرب یعنی اجتماع خرم اور کف سے فاعیل یعنی مفعول اور جب سے مفا یعنی فعل اور ہتم سے مفاع یعنی فعول بسکون لام ہوتا ہے-

۲ بحر ہزج مثمن مُسَبَّغ-سب ارکان سالم ہین-عروض وضرب مسبغ ہین وزن-مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان (آتش) یہ کیفیت اُسی ملتی ہی ہو جسکے مقدر مین- مئے الفت نہ خُم مین ہے نہ شیشے مین نہ ساغر مین-

۳ بحر ہزج مثمن اخرب جسمین ایک جُز اخرب اور ایک سالم ہے بترتیب وزن-مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن دوبارہ دل عشقی رنگین سے لبریز ہے سودا کا-اِس غنچے مین پھولا ہے گلزار بہت تحفہ-

۴ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور-صدر وابتدا اخرب ہین-حشو مکفوف-عروض وضرب مقصور وزن مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل دوبارہ رونیکو مرے دیکھ گھٹا چرخ پہ گھٹ جائے-فریاد کرون مین تو جگر رعد کا پھٹ جائے-اگر عروض وضرب محذوف ہوتے ہین تو وزن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن دوبار ہوتا ہے موٴمن بخدا سحر بیانی کا جبھی تک-ہر ایک کو دعویٰ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا-

۵ بحر ہزج مسدس مقصور جسمین عروض وضرب مقصور ہین اور باقی ارکان سالم-وزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (سودا) کیا غارت اُنھین ایسا ہی یکبار-نہ چھوڑا ایک کی تسبیح مین تار-

۶ اگر عروض وضرب محذوف ہون تو ہزج مسدس محذوف ہوگی (سودا) یہ دعوے گو کوئی شاعر نہ ملتی ولیکن جو سخندان ہووہ جانے-اسکی ترتیب وتقطیع مین نمبر ۵ سے یہ فرق ہے کہ اسکے عروض وضرب محذوف بروزن فعولن ہین اور اُسکے بروزن مفاعیل-

۷ بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور یا محذوف-اول مصرع کا

وزن مفعول مفاعلن مفاعیل اور دوسرے کا مفعول مفاعلن فعولن ابتدا اخرب حشو مقبوض اور عروض مقصور ہے اور ضرب محذوف ہے
مومن ہے زبان عرض احوال میں
نے مجھے بحیز و حبتا یا۔

۸۔ بحر ہزج مسدس اخرم اہتم
اس میں صدر و ابتدا و حشو اخرم ہیں اور عروض و ضرب اخرب اہتم۔ وزن مفعولن مفعولن فاع دو بار (میرا) ضبط
کرون میں کبتک آہ چل ای خامۂ بسم اللہ
یہ بحر بہت مشہور و مروج ہی اسکے ارکان سالم ہوں یا مزاحف سب پر اشعار پائی جاتی ہیں رباعی کا وزن بھی اسی بحر میں ہوتا ہی رباعی کے وزن کی دو صورتیں ہیں الف مفعول مفاعیلن مفاعیلن فع زحافات کیوجہ سے بارہ وزن ہوتے ہیں

(۱) مفعول مفاعیل مفاعیلن فع (۲) مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
(۳) مفعول مفاعلن مفاعیلن فع (۴) مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
(۵) مفعولن مفاعلن مفعولن فع (۶) مفعول مفاعیلن مفعول فاع
(۷) مفعول مفاعیل مفاعیل فعل (۸) مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
(۹) مفعول مفاعلن مفاعیل فعل (۱۰) مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
(۱۱) مفعول مفاعیلن مفعول فعل (۱۲) مفعول مفاعیلن مفعول فعول

(ب) مفعولن مفعولن مفعولن فع ۔ زحافات کیوجہ سے اسکے بھی بارہ وزن ہیں

(۱) مفعولن مفعولن مفعولن فع (۲) مفعولن مفعولن مفعولن فاع
(۳) مفعولن فاعلن مفاعیل فعل (۴) مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
(۵) مفعولن مفعولن مفاعیلن فع (۶) مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
(۷) مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع (۸) مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
(۹) مفعول مفعول مفعول فعل (۱۰) مفعولن مفعولن مفعول فعول
(۱۱) مفعول مفعول مفاعیل فعل (۱۲) مفعولن مفعول مفاعیل فعول

مستزاد۔ شعرائے متاخرین نے ایک نیا وزن ایجاد کیا ہی اسکو مستزاد یعنی زیادہ کیا ہوا کہتے ہیں۔ یعنی بحر کے ارکان اصلی پر ایک رکن خواہ دو رکن زیادہ کر دیتے ہیں اسکے دو طریقے ہیں ۱ کہ رکن مستزاد جدا نہ کیا جائے بلکہ داخل وزن اصلی کر دیا جائے (ظفر)
ہو کے خاک اپنا مٹا دنیا جسے منظور ہو

نمبر ۳

فصلی بخار و طحال کی دوا

فصلی بخار اور طحال کیلئے یہ ایک ہی دوا ہے

آج کل سیکڑون اشتہار فصلی بخار و طحال کے دوا کا آپ دیکھتے ہون گے انمین عموماً کونین رہتی ہے اس لئے یہ دوائین بخار کو کچھ وقت تک ٹال دیتی ہین لیکن جڑ سے آرام نہین کر سکتی ہین ایسے بخار کے لئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار کی دوا چند روز مین ایکدم آرام کرنے کا خاص دعویٰ رکھتی ہے اور عوام کے فائدہ کو مد نظر رکھ کر قیمت بھی بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ اس مین تین خاص خاصتین ہین (۱) یہ ملیریا کے کیڑون کو مار دیتی ہے اسلئے چار پانچ ہی خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے (۲) یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور رائس کے خرابیون کو مٹاتی ہے (۳) یہ طحال کو گلاتی ہے قیمت فی شیشی کلان عہ شیشی خورد ۱۰ محصولڈاک کلان ۸ خورد ۷

داد کا مرہم

ہر وقت کے کھجلانے سے آرام کرنا بہتر ہے

دیکھئے جناب مہاراجہ صاحب۔ ریاست شنکرپور ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہین یہ ”دسر موقع ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھلایا جس سے مین نے ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی مین آپ کا نہایت درجہ ممنون و مشکور ہون اس کے استعمال کرنیوالے بھی جناب مہاراجہ صاحب کی طرح سے مداح ہین کیونکہ دو ہی تین مراتب کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے ایکدم اچھا کر دیتا ہے قیمت فی ڈبہ ۶ محصول ڈاک ۵

پتہ
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دتا اسٹریٹ کلکتہ

علمی خزانہ

مرزا غالب مرحوم

- عود ہندی ۱۲/
- اردوئے معلی ۳/
- دیوان غالب قسم اعلیٰ ۲/
- شرح حسرت موہانی زیر طبع
- نظم طباطبائی ۱۰/
- کلیات نظم فارسی ۱۴/

مولانا حالی مرحوم

- مجموعہ نظم حالی ۱۴/
- یادگار غالب ۱۰/
- مقدمہ دیوان حالی ۱۰/
- حیات سعدی ۱۰/
- مسدس حالی ۴/ و ۸/
- دیوان حالی ۱۰/ و ۱۰/
- چہار گلزار ۳/
- حیات حالی ۴/
- شکوہ ہند ۳/
- بیوہ کی مناجات ۲/
- تحفۃ الاخوان ۵/
- مرثیہ محمود خان ۱/
- چپ کی داد ۱/
- ننگ خدمت ۱/
- بھوٹ اور ایک کا مناظرہ ۱/

(بلا عنوان)

- حب وطن ۱/
- تعصب اور انصاف ۱/
- تدبیر ۲/
- مناظرہ رحم و انصاف ۱/

مولانا آزاد مرحوم

- آب حیات ۱۲/
- دربار اکبری ۳/
- قند پارسی ۱۰/
- نصیحت کا کرن پھول ۱/
- مکتوبات آزاد ۱۰/
- رسالہ سیاک نماک ۱۰/
- نظم آزاد ۱۲/

مولانا نذیر احمد مرحوم

- ترجمۃ القرآن کلاں مجلد ۱۰/
- ترجمہ حمائل شریف ۱۰/
- دہ سورہ ۸/
- مطالب القرآن ۱۰/
- الحقوق والفرائض ۳ جلد ۱۰/
- نبات النعش ۹/
- مجموعہ بے نظیر ۱۴/
- چند پند ۶/
- منتخب الحکایات ۱۰/
- مبادی الحکمۃ ۱۰/

(بلا عنوان)

- موعظہ حسنہ ۱۴/
- ابن الوقت ۱۲/
- ایامیٰ ۱۴/
- فسانہ مبتلا ۱۴/
- مکمل مجموعہ لکچر ۲ جلد ۱۰/
- نصاب خسرو ۶/
- لکچر بنفیہ ۴/
- آزادیٔ نسوان ۲/
- رسم خط ۶/

مولانا شبلی مرحوم

- سیرۃ النبی جلد دوم ۳/
- الفاروق ۳/
- الغزالی ۱۰/ و ۸/
- المامون ۱۲/
- سوانح عمری مولانا روم ۱۰/
- علم الکلام ۱۰/
- الکلام ۱۰/
- سفرنامہ مصر و شام و روم ۱۰/
- رسائل شبلی ۱۲/
- شعر العجم جلد اول ۳/
- 〃 دوم ۱۰/
- 〃 سوم ۱۰/
- 〃 چہارم ۱۰/

(بلا عنوان)

- شعر العجم جلد پنجم ۱۰/
- مجموعہ کلام شبلی اردو ۱۲/
- مثنوی صبح امید ۴/
- دیوان شبلی فارسی ۸/
- بوئے گل 〃 ۴/
- دستۂ گل 〃 ۴/
- برگ گل 〃 ۴/
- قصیدہ امرتسر 〃 ۴/
- نوحہ اسحٰق اردو ۱/
- اسلامی مدارس ۴/
- اسلامی حکومت ۲/

حکیم محمد علی خان

- عبرت کا ل ۱۴/
- حسن و ہرد کا ل ۳/
- دیوال دیوی ۱۲/
- گورا ۱۴/
- نیل کا سانپ ۱۲/

مولانا عبد الحلیم شرر

- جنید بغدادی ۱۰/
- ابو بکر شبلی ۱۰/
- قیس و لبنیٰ ۱۴/
- خواجہ معین الدین ۶/
- عصر قدیم ۸/

منیجر ادیب بک ایجنسی نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ